سچائی کا نقیب حقائق کا ترجمان
Daily RNI Regn. No. BIHURD/2017/72577
روزنامہ
NADA-E-WAQT Patna
ندائے وقت پٹنہ
दैनिक नदा-ए-वक्त पटना

اسرائیل کا قطر میں فضائی حملہ، حماس رہنما کو بنایا نشانہ

دوحہ 09 ستمبر (ایجنسی) قطری راجدھانی دوحہ میں منگل کے روز یکے بعد دیگرے کئی دھماکوں کی آواز نے لوگوں میں زبردست افراتفری پیدا کر دی۔ میڈیا ذرائع کے حوالے سے جو خبریں سامنے آ رہی ہیں، ان میں بتایا جا رہا ہے کہ دھماکوں کے بعد شہر کے قطارہ ڈسٹرکٹ علاقہ سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر سامنے آئی کچھ ویڈیوز میں بھی ہوائی حملہ کے بعد تباہی کے نشانات دکھائی پڑ رہے ہیں۔ یہ دھماکے حماس لیڈران پر اسرائیلی حملے کا حصہ ہیں۔ یعنی دوحہ میں حماس لیڈران پر اسرائیل نے مبینہ حملہ کیا ہے، جس نے قطر کو بھی تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ حملہ حماس کے سرکردہ لیڈران، جن میں غزہ چیف خلیل اسماعیل ابراہیم الحیہ بھی شامل ہیں، کو نشانہ بنانے کے لیے کیا گیا۔ الجزیرہ نے حماس ذرائع کے حوالے سے مطلع کیا ہے کہ حملہ ان حماس مذاکرین پر کیا گیا ہے جو امریکہ کی طرف سے مجوزہ جنگ بندی منصوبہ پر بحث کرنے کے لیے دوحہ میں موجود تھے۔ اس حملہ کے بعد قطری وزارت خارجہ نے (بقیہ صفحہ 6 پر......)

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ ستمبر میں بہار کا دورہ کریں گے

پٹنہ 09 ستمبر (وقت نیوز سروس)۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اب بہار اسمبلی انتخابات کو لے کر پوری طرح سرگرم ہو گئے ہیں۔ امت شاہ ستمبر کے مہینے میں دو بار بہار کا دورہ کریں گے۔ وہ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی انتخابی تیاریوں کا جائزہ لیں گے اور حکمت عملی طے کریں گے۔ ان کے دورے کے حوالے سے سیاسی گلیاروں میں ہلچل ہے۔ وزیر داخلہ امت شاہ 18 اور 27 ستمبر کو پٹنہ آئیں گے۔ دونوں دوروں کے دوران وہ این ڈی اے کے سرکردہ لیڈروں سے ملاقات کریں گے اور اسمبلی انتخابات کی حکمت عملی طے کریں گے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے انتخابات کے لیے بہار کو پانچ زونوں میں تقسیم کیا ہے اور شاہ ان پانچ زونوں کی الگ الگ میٹنگ کریں گے۔ امت شاہ اپنے دورے کے دوران این ڈی اے کے اندر سیٹوں کی تقسیم کو لے کر جاری تنازع کو بھی حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ پہلے ہی دہلی میں بی جے پی لیڈروں سے رائے لے چکے ہیں اور اب سیٹوں کی تقسیم کو حتمی شکل دینے کے لیے (بقیہ صفحہ 6 پر......)

PATNA, Vol. No. 09, Issues No. 245 WEDNESDAY 10.09.2025, Rs.2.00 Page -8
پٹنہ، جلد-9، شمارہ نمبر-۲۴۵، ۱۰ر ستمبر ۲۰۲۵ء بروز بدھ مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت 2.00 روپیہ

سی پی رادھا کرشنن نائب صدر جمہوریہ منتخب

انڈیا اتحاد کے امیدوار بی سدرشن ریڈی کو 152 ووٹوں کے فرق سے ہرایا

نئی دہلی 9 ستمبر (و س) قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے امیدوار سی پی رادھا کرشنن ملک کے نئے نائب صدر جمہوریہ کے طور پر منتخب ہو گئے ہیں۔ مسٹر رادھا کرشنن نے نائب صدر جمہوریہ کے عہدے کے انتخاب کے لیے منگل کے روز پارلیمنٹ ہاؤس میں ہونے والے ووٹنگ میں انڈیا الائنس کے امیدوار سابق جج بی سدرشن ریڈی کو 152 ووٹوں سے ہرا دیا۔ انتخابی افسر پی سی مودی نے ووٹوں کی گنتی کے بعد مسٹر رادھا کرشنن کو نائب صدر جمہوریہ کے لیے منتخب قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ کل 781 ووٹوں میں سے 767 ووٹ پڑے، جن میں سے مسٹر رادھا کرشنن کو 452 جبکہ ان کے حریف مسٹر ریڈی کو 300 ووٹ ملے۔ انہوں نے کہا کہ 15 ووٹ کالعدم قرار دیے گئے۔ نائب صدر جمہوریہ کے عہدے کے انتخاب کے لیے منگل کے روز ووٹنگ شام پانچ بجے مکمل ہو گئی، جس میں تقریباً 96 فیصد اراکین نے اپنے ووٹ کا استعمال کیا۔ نائب صدر جمہوریہ کے عہدے کے انتخاب میں وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر دفاع راجناتھ سنگھ، وزیر داخلہ امت شاہ، کانگریس کی سینئر رہنما سونیا گاندھی اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی سمیت کئی لیڈران ووٹ ڈالا۔ مرکزی وزیر گریراج سنگھ، نتن گڈکری، جی کشن ریڈی، روینیت سنگھ بٹو نے بھی ووٹ ڈال دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اطلاعات ونشریات کے وزیر اشونی ویشنو، مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی، وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن، مرکزی وزیر جیوترادتیہ سندھیا نے بھی ووٹ ڈال دیا ہے۔ اس کے علاوہ رکن پارلیمنٹ بانسری سوراج، رام ویر بدھوڑی، منوج تیواری، مرکزی وزیر ہرش ملہوترا اور رکن پارلیمنٹ کمل جیت سہراوت نے بھی ووٹ ڈال دیا ہے۔ جناب نڈا نے کہا کہ NDA کے سبھی ساتھیوں نے اس فیصلے کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کا مقصد (بقیہ صفحہ 6 پر......)

وزیر اعلیٰ نے شاہ جلال شہیدؒ کے مزار پر چادر پوشی کی

ریاست کی ترقی، خوشحالی، بھائی چارہ اور خیرسگالی کیلئے دعا کی

پٹنہ 9 ستمبر (وقت نیوز سروس)۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے آج نہسرو پٹنہ واقع درگاہ حضرت شاہ جلال شہید رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پر چادر پوشی کی اور عقیدت کے پھول پیش کیے۔ اس موقع پر امام مولانا عظمت اللہ رحمانی نے ریاست کی خوشحالی، امن وسلامتی کے لیے دعا کی۔ وزیر اعلیٰ نے ریاست کے عوام کے درمیان باہمی محبت، بھائی چارے اور خیرسگالی کے رشتوں کو مضبوط بنانے کی بھی دعا کی۔ درگاہ حضرت شاہ جلال شہید رحمتہ اللہ علیہ کی انتظامی کمیٹی نے وزیر اعلیٰ کا استقبال شال اور پھولوں کا (بقیہ صفحہ 6 پر......)

نیپال میں تشدد کے بعد بہار میں ہائی الرٹ، سرحد سیل

پٹنہ 09 ستمبر (وقت نیوز سروس)۔ نیپال میں اولی حکومت کے

خلاف پرتشدد مظاہروں کی وجہ سے اررپہ ضلع سے متصل نیپال سرحد پر بھی سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے۔ سرحد پر سیکورٹی فورسز مستعد ہیں اور نیپال سے ہندوستان میں داخل ہونے والے لوگوں پر سخت نظر رکھی جا رہی ہے۔ غور طلب ہے کہ نیپال کی کھلی سرحد اررپہ ضلع سے تقریباً 85 کلومیٹر دور ہے۔ نیپال کی سرحد سے متصل اررپہ کے فوربس گنج تھانہ، بسمتیا، پھلکاپا، جوگبنی، کوادی اور سکٹی تھانے کے علاقوں میں الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ بہار کے سات اضلاع کی سرحد کو سیل کر دیا گیا ہے، جس میں مغربی چمپارن، سیتامڑھی، مدھوبنی، اررپہ، سپول، مشرقی چمپارن اور کشن گنج شامل ہیں۔ کھلی سرحد کی نگرانی ایس ایس بی 56 اور ایس ایس بی 52 بھی کر رہی ہے۔ واضح ہو کہ نیپال میں (بقیہ صفحہ 6 پر......)

سیویکا اور سہائیکا کے اعزازیہ میں اضافے کو کابینہ کی منظوری

نوجوان کو روزگار سے جوڑنے کیلئے حکومت نے بڑے فیصلے کئے، 25 تجاویز پر لگی مہر

پٹنہ 09 ستمبر (و س)۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں منگل کے روز ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں کل 26 تجاویز کو منظوری دی گئی۔ ریاستی حکومت نے جہاں آنگن باڑی سیویکا اور سہائیکا کے اعزازیہ میں اضافہ کیا، وہیں انہوں نے تھانہ میں سی سی ٹی وی نصب کرنے اور نئے اداروں کی تعمیر کو بھی ہری جھنڈی دے دی۔ اس کے علاوہ مکھیہ منتری کنیا وِواہ منڈپ یوجنا کے تحت 50 کروڑ کی رقم منظور کی گئی۔ بہار میں وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں آنگن باڑی سیویکا کے اعزازیہ کو سات ہزار (7000) روپے ماہانہ سے بڑھا کر نو ہزار (9000) روپے ماہانہ اور آنگن باڑی سہائیکا کا اعزازیہ چار ہزار (4000) روپے ماہانہ سے بڑھا کر ساڑھے چار ہزار (4500) روپے ماہانہ کرنے کی تجویز کو منظوری دی گئی ہے۔ یہ اضافہ یکم اکتوبر سے نافذ العمل ہوگا۔ اس کے تحت 3 کروڑ 45 لاکھ 19 ہزار 200 روپے (تین سو پینتالیس کروڑ انیس لاکھ بیس ہزار) کے اضافی اخراجات کی منظوری دی گئی ہے۔ کابینہ کے اجلاس میں مونگیر ضلع میں صنعتی علاقے کی توسیع کے لیے 49.466 ایکڑ اراضی کے حصول کے لیے 1 ارب 24 کروڑ 62 لاکھ 50 ہزار 175 روپے کی رقم کو منظوری دی گئی۔ پٹنہ میں جیویکا ہیڈ کوارٹر کی عمارت کی تعمیر کے لیے 73 کروڑ 66 لاکھ 15000 روپے کی انتظامی منظوری بھی مل چکی ہے۔ مالی سال 26-2025 میں ریاست کے میونسپل اداروں کے بقایا بجلی بلوں کی ادائیگی کے لیے 400 کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی۔ میٹنگ میں فیلوشپ اسکیم کو بھی منظوری دی گئی۔ اس کے علاوہ ریاست کے چھ شہروں پٹنہ، گیا جی، چھپرہ، سہرسہ، بھاگلپور اور بیگوسرائے میں ایل پی جی گیس پر مبنی شمشان کے قیام اور آپریشن کے لیے متعلقہ شہروں میں کوبنیورو واقع ایم ایف ایل اور فاؤنڈیشن کو ایک ایکڑ زمین دینے کی تجویز کو بھی منظوری دی گئی ہے۔ یہ لیز 33 سال کی مدت کے لیے ہوگی۔ کابینہ کے اجلاس میں محکمہ ریونیو اینڈ لینڈ ریفارمز میں ریجنل دفاتر کے لیے ریونیو ملازمین کی 3303 اضافی آسامیوں کی منظوری دی گئی۔ اس کے علاوہ محکمہ گنا صنعت میں بہار شوگر کین سپروائزر کیڈر (بھرتی، پروموشن اور سروس کنڈیشن) رول 2025 کو منظوری دی گئی ہے۔ بہار اینیمل اینڈ فشریز ریسورسز سروس ریکروٹمنٹ (ترمیمی) رول 2025 کی تشکیل کو بھی منظوری دی گئی ہے۔ (بقیہ صفحہ 6 پر......)

ایس آئی آر کے عمل کو مکمل کرنے میں برسوں لگیں گے، جلد بازی ممکن نہیں: ممتا

کولکاتا 09 ستمبر (و س) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے

منگل کو ایک بار پھر واضح کیا کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے تجویز کردہ اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے عمل کو جلد بازی میں مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اس پورے عمل کو مکمل کرنے میں کم از کم تین سے چار سال لگیں گے، جبکہ کمیشن اسے صرف تین سے چار ماہ میں مکمل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کولکاتا کے نیتاجی سبھاش چندر بوس بین الاقوامی ہوائی اڈے سے شمالی بنگال کے لیے روانہ ہونے سے پہلے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا، یہ عمل اتنی مختصر مدت میں ممکن نہیں ہے۔ اسے مکمل کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ درمیں اثنا ممتا بنرجی نے پیر کو سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا، جس میں بہار اسمبلی انتخابات کو مد نظر رکھتے ہوئے (بقیہ صفحہ 6 پر......)

پٹنہ صاحب گرودوارہ کو آر ڈی ایکس سے اڑانے کی دھمکی، پولیس ہائی الرٹ

پٹنہ 09 ستمبر (وقت نیوز سروس)۔ پٹنہ شہر کے تاریخی تخت

شری ہری مندر جی پٹنہ صاحب گرودوارہ کو بم سے اڑانے کی دھمکی کو لے کر ہلچل مچ گئی ہے۔ گرودوارے کے ای میل پر ایک مشتبہ میل موصول ہوا، جس میں دھمکی دی گئی ہے کہ لنگر ہال میں آر ڈی ایکس رکھا گیا ہے۔ اس خبر نے گرودوارہ انتظامیہ، عقیدت مندوں اور انتظامیہ کو چوکنا کر دیا۔ دھمکی ملتے ہی چوک تھانہ پولیس، اعلیٰ افسران، بم ڈسپوزل اسکواڈ اور ڈاگ اسکواڈ کی ٹیمیں فوراً گرودوارہ پہنچ گئیں۔ پورے احاطے کو گھیرے میں لے کر حفاظتی انتظامات سخت کر دیے گئے۔ بم اسکواڈ نے لنگر ہال سمیت گرودوارہ کے تمام حصوں کی مکمل تلاشی لی۔ جیسے ہی بم کی خبر پھیلی، گرودوارہ میں موجود عقیدت مندوں کو فوری طور پر بحفاظت باہر نکال لیا گیا۔ پولیس نے احاطے کی ناکہ بندی کر دی اور کسی کو بھی مشکوک جگہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ اس دوران عقیدت مندوں میں خوف وہراس کا ماحول تھا۔ انتظامی کمیٹی کے چیئرمین نے بتایا کہ پیر کی رات ایک ای میل آئی تھی، (بقیہ صفحہ 6 پر......)

مودی نے سیلاب زدہ پنجاب اور ہماچل کا فضائی سروے کیا

نئی دہلی، 9 ستمبر (و س)۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو ہماچل پردیش کا دورہ کیا اور سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے منڈی اور کلو اضلاع کے متاثرہ علاقوں کا فضائی سروے کیا اور پھر کانگڑا پہنچے، وہاں انہوں نے متاثرہ لوگوں سے ملاقات کی اور امدادی کاموں کا جائزہ لیا۔ وزیر اعظم کے دفتر کی طرف سے دی گئی معلومات کے مطابق وزیر اعظم نے دو پہر کو کانگڑا میں حکام کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی۔ انہوں نے ہماچل پردیش میں سیلاب کی صورتحال پر ایک پریزنٹیشن دیکھا۔ اس دوران گورنر شیو پرتاپ شکلا اور وزیر اعلیٰ سکھویندر سنگھ سکھو بھی ان کے ساتھ تھے۔ اس دوران انہوں نے مرکزی حکومت کی طرف سے ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ انہوں نے نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، اسٹیٹ ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) اور آپدا دوست ٹیموں کے ساتھ بات چیت کی۔ انہوں نے متاثرہ لوگوں کے مسائل سنے اور ریلیف اور ریسکیو آپریشن کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ وزیر اعظم مودی نے آج نائب صدر کے عہدے کے لیے جاری ووٹنگ کے عمل میں حصہ لیا۔ پہلے ووٹ ڈالنے کے بعد وہ ہماچل کے لیے روانہ ہو گئے۔ بعد میں وہ پنجاب جائیں گے۔ سفر سے پہلے وزیر اعظم نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ حکومت ہند اس دکھ کی گھڑی میں متاثرہ لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے (بقیہ صفحہ 6 پر......)

مذہبی جذبات کو بھڑکانے والے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

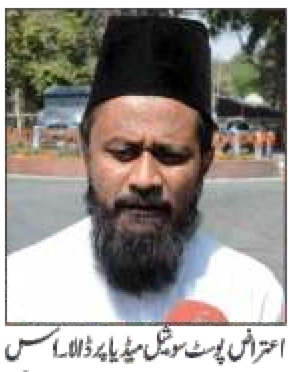

پٹنہ09 ستمبر (اسٹاف رپورٹر) بہار ریاست اقلیتی کمیشن کے چیئرمین مولانا غلام رسول بلیاوی کے ہدایت پر اقلیتی کمیشن نے ایک اہم خط ضلع مشرقی چمپارن (موتیہاری) کے ڈی ای ایم اور ایس پی کو ارسال کیا ہے۔ اس خط میں کمیشن نے مطالبہ کیا ہے کہ سوشل میڈیا پر اسلام کے مقدس مذہبی مقام (مدینہ شریف) اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے نازیبا اور اشتعال انگیز تبصرہ کرنے والے شخص ہیمانشو کمار کو فی الفور گرفتار کر کے سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ مورخہ 05 ستمبر کو عید میلاد النبی ؟ کے موقع پر جب مسلمان جشن منا رہے تھے، اسی دوران ہیمانشو کمار نے ایک قابل اعتراض پوسٹ سوشل میڈیا پر ڈالا۔ اس پوسٹ میں اسلام اور مقدس مقامات کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے گئے، جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی اور ماحول کشیدہ ہونے کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ اقلیتی کمیشن نے واضح کیا ہے کہ یہ حرکت سماج میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے اور مذہبی منافرت پھیلانے کی بدنیتی پر مبنی ہے۔ اس طرح کے افراد کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی کرنا ضروری ہے تاکہ مستقبل میں کوئی اور شخص ایسی حرکت کرنے کی جرات نہ کرے۔ خط میں مزید کہا گیا ہے کہ مقامی انتظامیہ کی جانب سے ابھی تک اس معاملے میں مؤثر کارروائی نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی ملزم کو گرفتار کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے مسلم سماج میں ناراضگی اور بے چینی پائی جا رہی ہے۔ اقلیتی کمیشن نے ضلع انتظامیہ سے کہا ہے کہ فوراً اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ملزم کے خلاف کارروائی کی جائے اور رپورٹ کمیشن کو بھیجی جائے۔

طلباء اپنے اساتذہ سے پورا استفادہ کریں: ڈاکٹر محمد صادق حسین

شعبۂ فارسی پٹنہ یونیورسٹی میں انڈکشن میٹ 2025ء کا انعقاد

پٹنہ09 ستمبر (وقت نیوز سروس)۔ شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی میں آج گیارہ بجے دن میں انڈکشن میٹ 2025 کا انعقاد کیا گیا جس میں نئے سیشن کے طلباء وطالبات کا تعارفی سیشن ہوا۔ پروگرام کا آغاز شعبہ فارسی ایم اے فرسٹ سمسٹر کے طالب علم محمد حماد رضا نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد تھرڈ سمسٹر کے طالب علم سید غلام ثانی نے نعت پاک سے سامعین کو محظوظ کیا۔ پھر 2025-27 سیشن کے نئے طلباء وطالبات نے یکے بعد دیگرے اپنا اپنا تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر صدر شعبہ فارسی ڈاکٹر محمد صادق حسین نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ فارسی شعبہ سب سے قدیم شعبہ ہے اس کا قیام 1917ء میں یونیورسٹی کے قیام کے ساتھ ہی ہوا تھا۔ اس شعبے کی خدمات سو سال سے زائد پر محیط ہے۔ اپنے زمانے کے بڑے بڑے اسکالرز یہاں سے پڑھے اور دنیا بھر میں مختلف عہدے پر بحال ہو کر اپنی خدمات انجام دیں۔ آپ تمام طلباء بھی خوب دلجمعی کے ساتھ محنت کریں اور فارسی علم وادب کی دنیا میں اپنی علمی خدمات پیش کریں۔ کلاس میں وقت کی پابندی کریں، شعبے کے اساتذہ سے استفادے کی پوری کوشش کریں۔ مزید انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے رول ریگولیشن کو فالو کریں، جدید تعلیمی نظام کو اچھے سے سمجھیں اور مقابلہ جاتی امتحانات کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔ نیٹ جے آر ایف کی بھی تیاری کریں۔ فارسی زبان وادب میں ایم اے کرنے کے بعد مختلف شعبہ جات میں روزگار کے سنہرے مواقع ہیں۔ فارسی کے ساتھ اضافی انگریزی زبان کی مہارت پر دنیا بھر میں قابل رشک پیکج پر ملازمت مل سکتی ہے۔ اس موقع پر شعبہ کے استاذ ڈاکٹر محمد ابو الکلام آزاد نے آج نئے بیچ کا پہلا کلاس لیا جس میں انہوں نے سمسٹر سسٹم، تعلیمی نصاب کو سمجھایا اور فارسی کے معروف ادباء وشعراء سے طلباء کو روشناس بھی کرایا۔ شعبہ استاذ ڈاکٹر محمد محمود عالم نے طلباء کو بتایا کہ ہم سب کا تعلق اخلاقیات سے ہے۔ فارسی زبان وادب کے اعتبار سے بھی اور اسلامی اعتبار سے بھی، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم سب با اخلاق اور باادب رہیں اپنے استاذ والدین اور بڑوں کے مقام و مرتبے کو جانیں اور اسے بخوبی نبھانے کی کوشش کریں۔ مقولہ ہے "باادب بانصیب بے ادب بے نصیب" اکثر باادب اور باتمیز طالب علم زیادہ کامیابیوں کی منزلیں طے کرتا ہے۔ اس موقع پر شعبہ کے ایم اے کے سینئر پرانے طلباء وطالبات کے ساتھ ساتھ پی ایچ ڈی کے اسکالرز عبدالمتین، پروین کمار اور محمد سجاد کے علاوہ دیگر حضرات وخواتین بھی شریک پروگرام ہوئے۔

مدرسہ جمیلیہ عظمت العلوم میں ششماہی امتحان اختتام

مظفرپور09 ستمبر (پریس ریلیز)۔ کانٹی بلاک کے مہرتھا واقع مدرسہ جمیلیہ عظمت العلوم میں ششماہی امتحان (تقریری، تحریری) نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ تحریری امتحان اساتذہ کی موجودگی اور CCTV کیمرہ کی نگرانی میں لیا گیا۔ اس موقع پر تقریری امتحان کے لیے ممتحن کی حیثیت سے تاج القراء والحفاظ حضرت عبداللہ واسطی صاحب مدھوبنی اور شیخ القراء حافظ محمد صغیر احمد صاحب نیپال تشریف لائے اور شعبہ حفظ بالغان وشعبہ حفظ اطفال کا امتحان لیا۔ درس نظامی، شعبہ حفظ کے جن طلبہ نے امتحان میں شرکت کی ان میں 48% فیصد نے اعلیٰ درجے سے اور 23% فیصد اوسط درجے سے اور 13 فیصد نے ادنیٰ درجے سے کامیابی حاصل کی ہے باقی طلبہ فیل ہے ہیں۔ تعطیل ششماہی سے قبل اور جلوس محمدی ﷺ کے بعد طلبہ سے مخاطب ہو کر ادارہ کے روح رواں حضرت حافظ قریشی کمال صاحب مہرتھوی نے کہا کہ بچوں خوب محنت کریں کیونکہ آپ کو بہترین استاذ بن کر قوم کے علمی افلاس کو دور کرنا ہے اس موقع پر ادارہ کے آڈیٹر ڈاکٹر الحاج محمد قیام الدین صاحب نے کہا ادارہ کا مقصد صرف رسمی تعلیم دینا نہیں ہے بلکہ دینی واخلاقی تربیت کے ساتھ ایک کامل انسان بنانا ہے۔ سکریٹری محمد علی رضا صاحب نے کہا ہمارا نظریہ ہے کہ ادارہ دینی وعصری تعلیم کا گہوارہ بنے اور یہاں سے فارغ التحصیل ملک وملت کی ترجمانی کرے بلکہ بہترین معاشرے کی تشکیل کرے۔ اس مجلس میں مدرسہ کے اساتذہ مولانا محمد اسماعیل رضوی، مفتی آصف رضا، مولانا مظہر علی برکاتی، قاری توصیف رضا، حافظ نوشاد عالم، قاری دلشاد صاحبان موجود رہے۔

سیلاب متاثرین کے درمیان امدادی اشیاء تقسیم

سونپور09 ستمبر (نمائندہ) ودھان سبھا حلقہ کے بیل پور دیارہ میں مغربی ٹولہ کے سیلاب سے متاثرہ خاندانوں میں امدادی اشیاء تقسیم کیا گیا۔ بی جے پی ریاستی ورکنگ کمیٹی کے رکن راکیش کمار سنگھ نے وہاں پہنچ کر تقریباً تین سو خاندانوں میں امدادی کٹس تقسیم کیں۔ کٹ میں چوڑا، گڑ، بسکٹ اور دیگر خشک اشیاء خوردنی موجود تھیں۔ ان کے ساتھ پنچایت سمیتی راہل سنگھ، مکھیا وکاس رائے، شیلیش شرما، وسمراٹ کیدار رائے، راد ھے رائے، کشور رائے، چندن رائے، وبھوتی رائے، برجو پاسوان، پرنس کمار، موتی سنگھ، سمنت کمار، اویناش شرما، انیل سکینہ اور کئی دوسرے موجود تھے۔ اس موقع پر مسٹر سنگھ نے کہا کہ اس عوامی خدمت کی تحریک ایم پی راجیو پرتاپ روڈی، ریاستی صدر دلیپ جیسوال اور نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری سے ملی ہے۔ جو ہمیشہ عوامی فلاح کے کام کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم عقیل پور میں بھی مدد کر رہے ہیں۔ ایم پی روڈی کی کوششوں سے گل سے اسٹیٹک کا کام تیزی سے جاری ہے۔ انہوں نے عوام کو مزید مدد کا یقین دلایا۔

مدرسہ میں طلبہ کی حوصلہ افزائی

سیتامڑھی09 ستمبر (وقت نیوز سروس) بھوتہی بازار پر واقع مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ رضویہ

میں انعامی مقابلہ منعقد کیا گیا انعامی مقابلے میں مدرسہ کے طلبہ نے حصہ لیا بہترین کارکردگی کرنے والے طلبہ کو ایوارڈ اور میڈل تحفہ دیکر حوصلہ افزائی کی گئی قاری عبدالحنان نے کہا کہ مدرسہ میں اس طرح کے پروگرام سے بچوں میں تعلیمی رجحان بڑھتی ہے بچوں میں پڑھائی کی خواہش بڑھتی ہے اس موقع پر مدرسہ کے سکریٹری محمد احمد حسین، قاری عبدالحنان، قاری محمد کلام رضا، حافظ محمد رضا حسین، مولانا محمد توقیر رضا خان، قاری محمد ظہیر عالم، مولانا محمد رحمت وغیرہ موجود رہے۔

لالو پرساد یادو نے آباؤ اجداد کیلئے پنڈ دان کیا

گیاجی09 ستمبر (نمائندہ) راجد سپریمو لالو پرساد یادو اپنے خاندان کے ساتھ گیاجی پہنچے، جہاں انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کی روحوں کی نجات کے لیے وشنوپد مندر کے صحن میں پنڈ دان کی رسم ادا کی۔ پنڈ دان کی رسم مقامی پجاری گجمنوال وٹھل نے ادا کی۔ اس دوران لالو یادو کے بیٹے تیجسوی یادو، سابق وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی، راج شری یادو اور خاندان کے کئی افراد موجود تھے۔ پنڈ دان کی رسم ادا کرنے کے بعد اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے کہا کہ ہمارے والد لالو پرساد یادو اور والدہ رابڑی دیوی نے آباؤ اجداد کی آتما کی شانتی کے لیے پنڈ دان کی رسم ادا کی۔ مسٹر لالو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اس کے باوجود ہم پورے خاندان کے ساتھ یہاں آئے اور پنڈ دان کی رسم ادا کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ بہار ایک ترقی یافتہ بہار بنے۔ ہر ہاتھ کو کام ملنا چاہیے۔ نوجوانوں کو روزگار ملنا چاہیے۔ بہار کو بدعنوانی سے پاک ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے کارکن محنت کر رہے ہیں۔ مائی بہن یوجنا کے لیے فارم بھرے جا رہے ہیں۔ نوجوانوں کو روزگار کے لیے ترغیب دی جا رہی ہے۔ آر جے ڈی کی اعلان کردہ اسکیموں کو دیکھ کر اب حکومت خواتین کو بھی 10 ہزار روپے دے رہی ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ آج نائب صدر کا انتخاب ہے، جس میں ہمارے انڈیا الائنس کے امیدوار مقابلہ کر رہے ہیں، ہماری پارٹی صرف ان کی حمایت کرے گی۔

نبی پاک ؐ کی ذات ہر طبقہ کے لیے رحمت ہے: روح الامین

دارالعلوم ملت اسلامیہ تیغیہ میں سالانہ رحمۃ للعالمین ؐ کانفرنس اور عرس اختر ملت

مظفرپور09 ستمبر (وقت نیوز سروس) ہمارے پیارے نبی پاک ؐ کی شخصیت میں اس طرح اعلیٰ طرح کی جاذبیت ہے کہ تمام مذہبی پیشواؤں نے حضور آقائے نامدار کی تعلیمات اور شخصیت کو بنی نوع انسان کے لیے آئیڈیل تسلیم کیا دنیا لاکھ مسلم مخالف ذہنیت بنالیں لیکن ہر ذی شعور طبقہ جب خاطر خواہ مطالعہ کرتا ہے تو انہیں یہی بات نظر آتی ہے کہ محمد ؐ کی ذات کی انسان کے لیے رہبر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔ مذکورہ باتیں ڈاکٹر مولانا روح الامین نے دارالعلوم ملت اسلامیہ تیغیہ سرا مظفرپور کے 31 سالانہ واں رحمۃ للعالمین کانفرنس اور پہلا سالانہ عرس اختر ملت میں مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ پروگرام کی صدارت مولانا شاہ احمد رضا امجدی صدر اعلیٰ دارالعلوم ملت اسلامیہ تیغیہ نے فرمائی۔ مجمع سے خطاب کرتے ہوئے شہزادہ طبیب ملت مولانا ارشد رضا امجدی نے کہا کہ اس علاقہ میں اس طرح علمی قلعہ قائم ہو جانا اور علاقہ و بیرون علاقہ تک اس علمی خوشبو پھیلی جانا یقیناً اس میں حضرت طبیب ملت علیہ الرحمہ اور ان کے شہزادہ اکبر حافظ وقاری مولانا شاہ اختر رضا قادری علیہ الرحمہ کی خدمات کا اثر ہے۔ واقعی اس علاقہ میں اگر ایمانی حرارت پائی جاتی ہے تو اس میں طبیب ملت علیہ الرحمہ اور برحق جانشین قاری صاحب علیہ الرحمہ کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مولانا امجدی نے آج ہم حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ کا پہلا عرس منا رہے ہیں وہ اپنی صورت وسیرت دونوں اعتبار اپنے والد شیخ طریقت طبیب ملت استاد العلماء والمشائخ حافظ وقاری مولانا الشاہ اخلاق احمد نوری یوسفی تیغی علیہ الرحمہ کے ہم مثل تھے۔ حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ اثر انگیز زبان رکھتے تھے، روحانی قائد اور ظاہری طور پر استاد کامل بھی تھے۔ مولانا امجدی نے مزید کہا آج حضرت طبیب ملت علیہ الرحمہ اور برحق جانشین کی تعلیمی اور تعمیری کو اگر کوئی شخص مکمل انہماک کے ساتھ اوج ثریا تک پہنچا دیا ہے تو ان کے شہزادہ حضرت شیخ طریقت مولانا احمد رضا امجدی ہیں جنھوں مصمم عزم کر لیا ہے کہ ادارہ نشاۃ ثانیہ میں سخت ضرورت ادارہ کو بہتر اور خوشنما عمارت مہیا کرنا ہے اور جس طرح ادارہ تعلیمی اعتبار سے مرکزیت کا حامل ہے، اس طرح تعمیری اعتبار سے بھی قابل دید ہو اس کے لیے شب و روز وہ اور ان کے ساتھ ادارہ کے سکریٹری مولانا غلام احمد رضا مصباحی مکمل طور پر سنجیدہ ہیں۔ مجلس کی ابتدا قاری نسیم الدین اخلاقی نے اپنی تلاوت سے کی اور شاعر اسلام طفیل شمسی اور نور مجسم نے اپنی مدحوری آواز سے مجمع کی کیفیت کی تبدیل کر ڈالی۔ مولانا اظہر القادری اور مولانا فیضان اور ذاکر گیاوی نے بھی پر مغز خطاب فرمایا۔ نظامت مولانا نعمت رضوی نے انجام دیا۔ دارالعلوم سے فارغ شدہ طلبہ کو دستار سے نوازا گیا۔ اس سے قبل دن میں حضرت استاد القراء حافظ وقاری شاہ اختر رضا قادری علیہ الرحمہ کے مزار پاک پر صبح 10 بجے سے قل شریف پڑھ کر عرس اور اجلاس شروع کر دیا گیا قل شریف کی روحانی فضا کی ابتدا تلاوت قرآن مجید سے ہوئی اور صاحب سجادہ شیخ طریقت مولانا احمد رضا امجدی صدر اعلیٰ دارالعلوم ملت اسلامیہ تیغیہ نے شجرہ خانی اور پر مغز دعا فرمائیں۔ دارالعلوم سے ملحق مدرسۃ البنات باغ آمنہ میں سالانہ اجتماع خواتین اور ردائے فضیلت بڑی شان وشوکت اور تاریخ ساز حیثیت سے منعقد کیا گیا دو درجن سے زائد طالبات مختلف شعبہ جات میں ردائے علم وفضل سے نوازا گیا۔ اجتماع خواتین جلسہ کی سرپرستی عالمہ فاضلہ ساجدہ شاہین نے فرمائی، صدارت خوشبو آپا نے فرمائی۔ بیان کرتے ہوئے خطیبہ عالمہ فاضلہ ساجدہ شاہین نے کہا کہ مدرسۃ البنات باغ آمنہ کی یہ تقریب اس بات کی روشن دلیل ہے کہ مسلم خواتین کے اندر علم و ہنر کی پیاس موجود ہے۔ ضرورت صرف مواقع دینے اور صحیح سمت دکھانے کی ہے۔ آج کی مسلم عورت اگر تعلیم یافتہ ہو تو وہ آنے والی نسل کو نہ صرف دینی اقدار سے روشناس کرائے گی بلکہ سماج کو ترقی کی راہ پر بھی گامزن کرے گی۔

غیر قانونی شراب کاروباریوں پر پولس کی کارروائی

سیتامڑھی09 ستمبر (نمائندہ) غیر قانونی شراب کے کاروبار پر روک لگانے کے لئے پولس اور ایکسائز ڈپارٹمنٹ کی مشترکہ ٹیم کی کارروائی سے پیر کو ضلع کے رونی سید پور تھانہ علاقے میں کھلبلی مچ گئی۔ یہ واقعہ دیونا بزرگ پنچایت کے تحت بلی گرحہ گاؤں کا ہے جہاں پولس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ کچھ لوگ کچی شراب بنانے اور بیچنے کا دھندہ کر رہے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی ایکسائز ڈپارٹمنٹ کی ٹیم نے چھاپہ ماری شروع کی۔ جیسے ہی چھاپہ ماری شروع ہوئی، مقامی لوگوں نے سخت احتجاج کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے حالات بے قابو ہو گئے۔ گاؤں والوں نے ایکسائز ڈپارٹمنٹ کے افسران اور پولیس ٹیم پر حملہ کر دیا۔ اس دوران ایک خاتون پولس اہلکار سمیت کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ حالات پر قابو پانے کے لیے پولس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا، جس سے کئی گاؤں والے بھی زخمی ہو گئے۔ اس کے خلاف مشتعل مقامی لوگوں نے پوپری۔ رونی سید پور مین روڈ کو بانس بلا لگا کر کئی گھنٹوں تک جام رکھا اور زبردست ہنگامہ کیا۔ اطلاع ملتے ہی پولس کے اعلیٰ افسران موقع پر پہنچے اور حالات پر قابو پایا۔ تاہم دیر شام تک گاؤں میں کشیدگی کا ماحول بنا رہا۔ اس پورے واقعہ نے علاقے میں سنسنی پھیلا دی ہے اور انتظامیہ کے لئے امن وامان قائم رکھنا ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے۔

مشکوک حالت میں خاتون کی لاش برآمد، سسرال والوں پر قتل کا الزام

سنگھواڑہ دربھنگہ (نمائندہ) بیرول گاؤں میں راکیش داس کی بیوی سنگیتا دیوی 23 کی لاش مشکوک حالت میں ملنے سے سنسنی پھیل گئی ہے۔ مہلوکہ کی والدہ منجو دیوی نے سسرال والوں پر گلا دبا کر قتل کرنے کا الزام لگایا ہے جبکہ مہلوکہ کے سسرال والوں کا کہنا ہے کہ یہ خودکشی کا معاملہ ہے۔ ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق مہلوکہ کی لاش منگل کی صبح اٹیچڈ سے بنے گھر کے بنیڈی میں دوپٹہ کی مدد سے جھولتی ملی جس کو دیکھ کر گاؤں میں سنسنی پھیل گئی۔ مہلوکہ کی والدہ منجو دیوی جو کہ سیتامڑھی ضلع کے بوکھرا تھانہ حلقہ کے بتھول گاؤں کی ہے، نے بیٹی کے سسرال والوں پر جہیز کا مطالبہ پورا نہیں کرنے کو لے کر قتل کا الزام عائد کیا ہے۔ میڈیا کو اس نے بتایا کہ ان کی بیٹی سنگیتا کو لگاتار دو لڑکی ہونے کی وجہ سے سسرال والے ناراض تھے، میری بیٹی کو بڑی دی سے بات چیت کرنے سے بھی ناراض تھے۔ اس نے مزید الزام عائد کیا ہے کہ کچھ دن قبل داماد راکیش نے دھمکی دی تھی کہ جہیز کا مطالبہ پورا نہیں ہوا تو بیٹی دوبارہ لوٹ کر نہیں آئے گی۔ اس نے بتایا کی 9 دن قبل میری بیٹی مائیکہ سے سسرال آئی تھی۔ اس اندوہناک حادثہ کی اطلاع ملنے پر تھانہ صدر بسنت کمار و ایف ایس ایل کی ٹیم نے موقع واردات پر پہنچ کر معاملے کی تفتیش شروع کی جائے وقوع سے شواہد کے طور پر دوپٹہ و مہلوکہ کا موبائل ضبط کیا ہے، شادی شدہ کے گردن پر رسی سے دبا ہونے کے نشان کے ساتھ زبان باہر نظر آ رہا تھا۔ پولس نے لاش کو ضبط کر پوسٹ مارٹم کے لئے ڈی ایم سی ایچ بھیج دیا ہے۔ مہلوکہ کے مائیکہ سیتامڑھی ضلع کے بوکھرا تھانہ حلقہ کے بتھول سے اہل خانہ موقع پر پہنچ گئے، ماں منجو دیوی نے سنگیتا کے سسرال والوں پر بیٹی کے قتل کا الزام عائد کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ بیرول گاؤں باشندہ راکیش داس کی شادی سال 2019 میں سیتامڑھی کے بتھول گاؤں کی سنگیتا دیوی سے ہوئی تھی۔ اہل خانہ کی کفالت کو لے کر راکیش پونا میں مزدوری کرتا ہے۔ واقعہ کے دن بھی وہ پونے میں ہی تھا۔ راکیش کی بیوی اپنے دو لڑکی روبی کماری 2 سال، و ایک نوزائیدہ بچی کے ساتھ گاؤں میں اپنے گھر پر رہ رہی تھی منگل کو موت سے بے خبر مہلوکہ کی دونوں معصوم بچی لاش سے لپٹ کر اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی گھر پر مہلوکہ کے ساس سسر و جیٹھ کے علاوہ کوئی نہیں تھا گاؤں میں موت کی وجہ سے متعلق معاشقہ بھی بتایا جا رہا ہے تھانہ انچارج بسنت کمار نے بتایا کہ مہلوکہ کا فون اور موبائل برآمد کر تفتیش کی جا رہی ہے مہلوکہ کے اہل خانہ کی جانب سے موصول ہونے والی درخواست پر آگے کی کارروائی کی جائے گی۔

اپنی اولاد کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ کریں: نظر الباری

دربھنگہ09 ستمبر (نمائندہ) مدارس اسلامیہ اور مکاتب دینیہ کی اہمیت وافادیت کل بھی تھی

اور آج بھی ہے بلکہ موجودہ وقت میں اسکی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ ان ہی مدارس سے حفاظ، علماء، مفتیان کرام اور قضات پیدا ہوتے، دین کی حفاظت، اسلام کی تبلیغ، اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور باطل افکار و تحریکات کی یلغار سے محفوظ رکھنے میں ان مدرسوں نے روز اول ہی سے کلیدی کردار ادا کیا ہے، والدین کی ذمہ داریوں میں سے ایک بڑی ذمہ داری یہ ہے کی وہ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ کریں۔ مذکورہ بالا باتیں معروف عالم دین امام وخطیب مرکزی جامع مسجد پالی الحاج مفتی محمد نظر الباری ندوی صدر جمعیت علماء ہند ضلع دربھنگہ نے گزشتہ دنوں مدرسہ اعجاز القرآن الختوارہ بورام میں ایک شاندار روحانی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے صدقہ جاریہ کی تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا مدارس اسلامیہ میں اپنا جان و مال لگانا، طلباء وطالبات کی تعلیم وتربیت پر خرچ کرنا یہ صدقہ جاریہ ہے، مفتی صاحب نے مزید فرمایا مدارس کا معاون بننا خوش بختی کی علامت ہے، صدر جمعیت علماء نے مدارس کی اہمیت کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان ہی مدارس سے مساجد میں ائمہ کرام و دارالافتاء میں مفتیان عظام، عیدگاہ اور نماز جمعہ میں خطباء، دینی اور شرعی مسائل بتانے والے علماء پیدا ہوتے ہیں، حضرت مفتی صاحب نے زور دیکر فرمایا ان مدارس اسلامیہ کی معاونت مسلمانوں کی شرعی اور ایمانی ذمہ داریوں میں داخل ہے، مدرسہ اعجاز القرآن الختوارہ کے روح رواں اور عمدہ تعلیم وتربیت کے لئے فکر مند الحاج حافظ عبدالقادر کی کوشش سے مفتی صاحب کی وہاں تشریف آوری ہوئی، جس میں مدرسہ ہذا کے تمام طلباء وطالبات، اساتذہ، اراکین اور مقامی لوگوں کی شریک رہے اس موقع سے مدرسہ ہذا کے طلباء وطالبات نے شاندار تعلیمی مظاہرہ بھی پیش کیا، مفتی صاحب کی رقت آمیز دعا پر یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔

وزیر اعلیٰ مہیلا روزگار منصوبہ کے نفاذ کیلئے ڈی ایم کی افسران کے ساتھ میٹنگ

بہار شریف09 ستمبر (نمائندہ) نالندہ کے ضلع مجسٹریٹ کندن کمار کی صدارت میں خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت میں ضلع بھر میں وزیر اعلیٰ مہیلا روزگار یوجنا کے کامیاب انعقاد کے لیے ایک جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ واضح ہو کہ وزیر اعلیٰ مہیلا روزگار یوجنا حکومت بہار نے خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے اور خود روزگار کے فروغ کے لیے شروع کی ہے۔ یہ اسکیم خواتین کو خود کفیل بنانے کی سمت میں ایک بڑی پہل ہے۔ اسکیم کے تحت ہر مستفید کو 2 لاکھ 10 ہزار تک کی مالی امداد فراہم کی جائے گی تاکہ خواتین اپنی پسند کا روزگار شروع کر سکیں۔ اسکیم کی اہم خصوصیات: ہر خاندان کی ایک خاتون کو پہلی قسط کے طور پر 10 ہزار براہ راست بینک اکاؤنٹ میں فراہم کیے جائیں گے۔ اسکیم میں شامل ہونے کے لیے درخواست دینے کی کوئی آخری تاریخ نہیں ہے۔ دلچسپی رکھنے والے استفادہ کنندگان جب چاہیں درخواست دے سکتے ہیں۔ خواتین کے ملازمت شروع کرنے کے بعد 2 لاکھ تک کی اضافی مالی امداد دی جائے گی۔ اسکیم دیہی اور شہری دونوں علاقوں کے لیے لاگو ہے۔ دیہی علاقوں میں درخواست کا عمل 7 ستمبر سے گاؤں کی تنظیم کی ایک خصوصی میٹنگ میں سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین کا انتخاب کیا جائے گا اور درخواستیں لی جائیں گی۔ جو خواتین سیلف ہیلپ گروپس سے وابستہ نہیں ہیں وہ گاؤں کی تنظیم سے رابطہ کر کے درخواست دے سکتی ہیں۔ شہری علاقوں میں درخواست کا عمل 10 ستمبر سے۔ درخواست کا عمل علاقائی سطح پر تنظیموں کے ذریعے شروع کیا جائے گا۔ جو خواتین سیلف ہیلپ گروپس سے وابستہ نہیں ہیں وہ www.brlps.in کے ذریعے آن لائن درخواست دے سکتی ہیں۔ اہلیت: درخواست دینے والی خاتون کسی سیلف ہیلپ گروپ سے وابستہ ہو یا اس میں شامل ہونے کے لیے تیار ہو۔ عمر 18 سے 60 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ عورت یا اس کے شوہر کی آمدنی کا تعلق سرکاری ملازمت یا پنشن سے نہیں ہونا چاہیے۔ شکایت اور مدد: دیہی علاقوں کی خواتین اپنے بلاک، ضلعی دفتر سے رابطہ کریں۔ شہری علاقوں کی خواتین متعلقہ میونسپل باڈی آفس سے مدد حاصل کر سکتی ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ مسٹر نے ڈسٹرکٹ پروجیکٹ منیجر جیویکا کو ہدایت کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ درخواستیں حاصل کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ خواتین خود انحصار بن سکیں اور اپنے خوابوں کو پورا کر سکیں۔ یہ اسکیم خواتین کے لیے ایک نئی اڑان ہے، تاکہ وہ اپنے روزگار کے ذریعے خاندان اور معاشرے میں خود اعتمادی اور عزت حاصل کر سکیں۔ سخت ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس اسکیم پر عمل درآمد میں کسی بھی قسم کے درمیانی افراد کی شمولیت کو سنجیدگی سے لیا جائے گا اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس موقع پر ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر، ضلع پنچایتی راج افسر، ضلع پروجیکٹ منیجر جیویکا، ضلع پبلک ریلیشن افسر وغیرہ موجود تھے۔

پٹنہ: وزیر اعلیٰ نتیش کمار حضرت شاہ جلال شہیدؒ کے مزار پر چادر پوشی کرتے ہوئے ساتھ میں آبی وسائل و پارلیمانی امور کے وزیر وجے کمار چودھری، اقلیتی فلاح کے وزیر محمد زماں خان، سنی وقف بورڈ کے چیئرمین محمد ارشاد اللہ، مینجمنٹ کمیٹی کے صدر مہر اقبال حیدر خان، محمد تحسین ندیم و دیگر۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی زندگی سے بچوں کو سبق سیکھنے کی ضرورت: وزیر تعلیم

پٹنہ 09 ستمبر (اسٹاف رپورٹر) حکومت بہار کے ذریعہ سکریٹریٹ واقع ڈاکٹر مدن موہن جھا کانفرنس ہال میں بچوں کی تخلیق سے متعلق ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا۔ وزیر تعلیم سنیل کمار کی صدارت میں بچوں کی 9 کتابوں کا اجراء اور بال سنواد منعقد کیا گیا۔ پروگرام کی شروعات 11.30 بجے محکمہ تعلیم کے مینک بڑبڑے ریاستی پروجیکٹ ڈائریکٹر کے ذریعہ گلدستہ پیش کر کیا گیا۔ اس کے بعد کلکاری کی ڈائریکٹر جیوتی پرسہار مینک وڑوڑے ریاستی پروجیکٹ ڈائریکٹر ونیش کمار، سہلا، پرائمری ٹیچر ڈائریکٹر کو گلدستہ پیش کیا گیا۔ کلکاری کے بچوں کی کامیابیاں اب بین الاقوامی سطح پر پہنچ چکی ہیں۔ بچے تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں کے میدان میں بھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ بچوں کو ہندوستان کی مشہور آرٹ یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا ہے۔ سال 2024-25 میں پچاس سے زائد بچوں کی کامیابیاں بہت اہم ہیں۔ کلکاری بہار بال بھون، پٹنہ کے بچوں کی لکھی ہوئی نو کتابوں کا اجراء سکریٹریٹ کے مدن موہن جھا آڈیٹوریم میں وزیر تعلیم سنیل کمار کے ہاتھوں کیا گیا۔ یہ موقع بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں، تخلیقی وژن اور ادبی صلاحیتوں کا جیتا جاگتا ثبوت بن گیا۔ ان کتابوں میں بھارت رتن ڈاکٹر راجندر پرساد اور قومی شاعر رام دھاری سنگھ دنکر کے بچپن کی یادیں، جنگاوی بابا کار جن کی آوارہ فطرت، فطرت اور ماحول سے بچوں کا گہرا تعلق، اور چائلڈ رائٹرز کی زندگی کی جدوجہد اور حساس تجربات شامل ہیں۔ وزیر تعلیم سنیل کمار نے بچوں کی کاوشوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "یہ تخلیقات صرف ادبی کام نہیں ہیں، بلکہ یہ بچوں کی حساس وژن، محنت اور سیکھنے کے جذبے کی ایک مثال ہیں۔ کلکاری نے جو موقع بچوں کو دیا ہے، وہ انہیں آنے والے وقت میں معاشرے اور قوم کے لیے تخلیقی کردار ادا کرنے کی ترغیب دے گا۔" انہوں نے کہا کہ ہمیں پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام، ادیب رینو جی اور دنکر جی جیسی عظیم ہستیوں کی زندگیوں سے سادگی، بے ساختگی جیسی زندگی کی خوبیاں سیکھنی چاہئیں۔ بہار کے بچے قومی اور بین الاقوامی سطح پر پہنچ رہے ہیں۔ پروگرام میں بچوں، ٹرینرز، میڈیا کے نمائندوں اور محکمہ کے اہلکاروں کی اچھی خاصی تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام کی خصوصی توجہ وزیر تعلیم کی بچوں کے ساتھ گفتگو اور تقریر تھی۔ انہوں نے بچوں کے ادبی اور تخلیقی کام کی حوصلہ افزائی کی اور محکمہ تعلیم کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ پروگرام کے آخر میں بی ای پی سی کے اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر مسٹر میانک وروڑے نے شکریہ ادا کیا۔ یہ تقریب بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو ایک پلیٹ فارم دینے اور ان کے اعتماد میں اضافے کے لیے ایک اہم کوشش ثابت ہوئی۔

جشن میلاد النبی میں حصہ لینا انسان کا فریضہ: مولانا پرویز

موتیہاری 09 ستمبر (وقت نیوز سروس) ہر سال کی طرح اس سال بھی ہاشم فیملی کی جانب سے بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ جشن میلاد النبی کا انعقاد گزشتہ شام کیا گیا۔ اس موقع پر مقامی و بیرون مقامی نعت خواں و خطیب کی اجتماع اور قریب و جوار سے معزز اشخاص کی موجودگی نے جشن کو دو بالا کر دیا۔ مقررین نے مقدس ماہ ربیع الاول کی تاریخی پس منظر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی و مدنی زندگی پر سیر حاصل گفتگو کی اور آمد رسول کی معنویت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمایا۔ تلاوت کلام سے جلسہ میلاد النبی کا آغاز ہوا۔ شہنشاہ خطابت مولانا پرویز اعظم خان نے سیرت رسول اور اصلاح معاشرہ پر مفرط خطاب کیا۔ انہوں نے علامہ اقبال اور مرزا غالب کے تصوفانہ اشعار سے اپنے خطاب کا آغاز کیا۔ محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔ اس عالم گیتی میں جو بھی انبیاء آئے پیدائشی طور پر پیغمبر اور نبی حاصل کئے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے امین و صادق اور زندگی میں انسانیت کا فرض ادا کیا کردار و صاعت کو بلند کیا عمر کے ایک بڑے حصے کو انسان کی بھلائی میں صرف کیا۔ چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا، وحدانیت کا درس دیا، قرآن نازل ہوا، معراج میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا۔ غلام ربانی مصباحی نے جشن منانے پر زور دیا۔ قرآن مقدس کے حوالے سے آپ کی عظمت و مرتبت کی بابت فرمایا کہ آپ سردار انبیاء ہیں۔ آپ رحمت العالمین ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی آپ کا ہمسر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تمام چیزیں انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں، کبھی احسان نہیں جتایا مگر جب رسول اکرم کو دنیا میں بھیجا تو احسان جتایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سراپا سراپا نور ہیں۔ اس بات سے جشن کی معنویت اجاگر ہو جاتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو جشن میں اپنے کو شامل کریں۔ مفتی رضاء اللہ نقشبندی نے حضور کی مکی و مدنی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے جہاں امن و شانتی کا پیغام دیا وہیں باطلانہ نظام کو سماج سے مٹا دیا۔ قاری نظیر ضیاء مولانا کوثر نوری، سید اکرم نوری کی تقریر سے سامعین کرام محظوظ ہوئے۔ ان کا موضوع کا عنوان اصلاح معاشرہ رہا۔ شمس تبریز نے نعت سے محظوظ کیا۔ مولانا عادل رضا مصباحی، حافظ فردوس عالم اور قاری مصطفیٰ نے سیرت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ہاشمی فیملی کے افراد میں فیض ہاشمی، ریحان ہاشمی، سینیئر جدیو لیڈر، فرحان ہاشمی، عمران ہاشمی، رومان ہاشمی، یاسر ہاشمی، حامر ہاشمی، سابر ہاشمی، راحل ہاشمی، کیفی ہاشمی، صیفی ہاشمی اور ڈاکٹر اسد کمال گرم جوشی سے شرکاء کا استقبال کیا اور ضیافت کا نظم کیا۔ شرکاء میں اظہر حسین انصاری، خورشید عالم، جویریہ خان، ممتاز احمد، محب الخان، ساجد رضا وغیرہ سیکڑوں اشخاص موجود تھے۔

سمریندر سنگھ نے وزیر تعلیم سے مل کر اساتذہ کا مسئلہ اٹھایا

چھپرہ 09 ستمبر (نمائندہ) پریورتنکاری پرادھیک شکشک سنگھ کے ضلع صدر سمریندر بہادر سنگھ نے وزیر تعلیم سنیل کمار سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے وزیر کو مطالبات کی ایک عرض داشت پیش کی۔ جس میں اساتذہ کے مسائل کی تفصیل دی گئی تھی۔ میمورنڈم میں نو بحالی اساتذہ کی ترقی کا عمل جلد شروع کرنے، بقیہ اساتذہ کو ریاستی ملازم کا درجہ دینے، خصوصی اساتذہ کو سروس تسلسل کا فائدہ فراہم کرنے جیسے مطالبات شامل تھے۔ اس کے ساتھ ہی مسٹر سنگھ نے ہفتہ کو آدھے دن کے نظام کو پہلے کی طرح بحال کرنے اور اساتذہ کے زیر التوا مسائل کو فوری حل کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ وزیر تعلیم نے یونین کے نمائندوں کو یقین دلایا کہ میمورنڈم میں رکھے گئے نکات پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

اللہ نے اپنے محبوب سرکار دو عالمؐ کو بھیج کر مومنوں پر احسان کیا: مولانا محمد توصیف عالم

بہار شریف 09 ستمبر (وقت نیوز سروس) حسب روایت شہر کا مشہور و معروف محلہ کہنہ سرائے میں 8 ستمبر بروز سوموار بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ عید میلاد النبی کا پروگرام کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کا آغاز حسب معمول تلاوت کلام الٰہی سے ہوا اور محلے کے بچوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بہترین نعت شریف کا گلدستہ پیش کیا۔ اس کے بعد مولانا محمد مرغوب رضا مصباحی امام و خطیب مسجد نہال فاطمہ نگر نے بہترین خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ اخلاق و کردار سے اسلام پھیلا۔ آج پوری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہے اور بڑی تیزی سے اسلام پوری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اس کے بعد مقرر خصوصی کی حیثیت سے جناب حافظ و قاری مولانا محمد توصیف عالم بہاری پچی تالاب امام و خطیب مسجد تاج خانقاہ نے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی۔ پروردگار عالم نے یہ نہیں کہا اے میرے بندوں میں نے تجھے اتنی نعمت دی کہ تجھ پر بڑا احسان کیا یعنی نعمتیں دی مگر احسان نہیں جتلایا لیکن جب اس کائنات میں اپنے محبوب سرکار دو عالم ﷺ کو بھیجا تو رب کائنات نے احسان جتلا دیا اور کہا کہ (اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان میں بڑی عظمت والا رسول بھیجا) یعنی اپنے محبوب کو اس دنیا میں بھیج کر رب کائنات نے احسان جتلا دیا اور کہا کہ آج قوم مسلم جو پریشانیوں سے دوچار ہے اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ دلوں سے خدا کا خوف نبی کریم کی محبت دین سے بے رغبتی اور اسلامی تعلیمات سے دوری نے امت مسلمہ کو ایک زندہ لاش بنا ڈالا ہے اور آخر میں شہر بہار شریف کے مشہور و معروف خطیب حضرت حافظ و قاری مولانا محمد سکندر حسین فردوسی نے اپنے انداز میں مجمع سے کہا کہ رسول کریم کی محبت ایمان کی جان ہے آج بھی اگر یہ دنیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرے تو دنیا میں بھی کامیابی ہوگی اور آخرت میں بھی تقریباً 1 بجے شب صلوٰۃ وسلام کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر محمد: سید محمد آشو اقبال سید محمد عدنان سمیع سید محمد سیف تبریز سید محمد فیضان انور محمد انور انصاری محمد سمیر انصاری محمد کاشف عالم محمد راشد قریشی محمد فیصل انصاری محمد عاطف عالم اس جلسے میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی محلے کے بڑے نوجوان اور بچوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے بہترین انتظامات کئے تھے تاکہ کوئی بدنظمی پیدا نہ ہو۔

محمدؐ پوری کائنات کیلئے رحمت بن کر آئے: قاری محمد انور علی

مظفرپور 09 ستمبر (پریس ریلیز) نقیب اہلسنت ہمدرد قوم و ملت حضرت حافظ و قاری محمد انور علی رضوی مظفرپوری صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ نبی دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے موقع پر محفل کا انعقاد کرنا خوش بختی اور ثواب کا کام ہے۔ آمد حضور سے قبل بھی انبیاء تشریف لاتے رہے لیکن وہ ایک مخصوص ملک کے لیے مخصوص معاشرہ کے لیے مخصوص خطہ کے لیے مخصوص سماج کے لیے مخصوص علاقہ کے لیے مگر آخری نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے لیے پوری انسانیت کے لیے نبی رحمت بن کر آئے۔ قاری محمد انور علی رضوی مظفرپوری صاحب نے مزید کہا کہ حضور پرنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسانیت و آدمیت کو اصل تخلیق کی دعوت تھی۔ مذہب و تہذیب کو بھول جانے والی قوم کے شریانوں میں فاسقانہ کردار دوڑ رہا تھا۔ شراب نوشی، جوا بازی، سود خوری، خواتین کی تذلیل، تحقیر، یتیموں کا حق مارنا، لڑکیوں کو جلا دینا عرب تہذیب کے لوازم میں سے تھے۔ بعثت سرکار کائنات نے تمام خرافات کا خاتمہ کیا اور ان کے شریانوں میں صالح لہو دوڑا دیا۔

نند کشور یادو اور سیتا ساہو نے دیرا کمیونٹی ہال کا افتتاح کیا

پٹنہ سٹی 09 ستمبر (نمائندہ) پٹنہ میونسپل کارپوریشن فنڈ اسکیم کے تحت بنائے گئے دیرا کمیونٹی ہال کا افتتاح قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر نند کشور یادو اور مہمان خصوصی میئر سیتا ساہو [illegible] دیرا جمنازیم اور پنچ مندر ٹرسٹ کے سرپرست [illegible] صدر رام جی [illegible] نوجوان [illegible] موجود تھے [illegible] خطاب کرتے [illegible] کہا کہ کمیونٹی [illegible] کمیونٹی کے [illegible] ہوگی انہوں [illegible] ترقیاتی [illegible] مقامی [illegible] کہ رواں [illegible] کمیونٹی ہال [illegible] روپے [illegible] ساہو نے [illegible] عہدیداروں کو مبارکباد دی اور کہا کہ صد سالہ سال میں دیرا جمنازیم اور پنچ مندر ٹرسٹ اپنے دیرینہ خوابوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ اس اجتماع سے کونسلر تارا دیوی چیف سرپرست ششی شیکھر رستوگی نوجوان سماجی کارکن روی روشن مہتا، مشری لال یادو وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔ افتتاح کے بعد مہمان خصوصی نے مندر کے احاطے میں مقدس پودے تلسی، شمی وغیرہ بھی لگائے۔ پروگرام کے آغاز میں میئر نے فیتہ کاٹ کر مقام پر نصب فوٹو گیلری کا افتتاح کیا۔ قابل ذکر ہے کہ پروگرام کے افتتاح کرنے والے نند کشور یادو اور مہمان خصوصی سیتا ساہو کو پٹنہ آرٹ کالج کے نوجوان پینٹر ہرشانا کاریہ نے ڈیجیٹل خاکے اور خطاطی پیش کر کے اعزاز سے نوازا۔ اسٹیج پر موجود مہمانوں نے اس موقع پر شائع ہونے والے دو فولڈرز 'دیرا جمنازیم اور پنچ مندر شادی کا سفر' اور 'نند کشور یادو: بہار کی سیاست کا چمکتا ہوا ستارہ' جاری کیا۔ پروگرام میں سماجی و ثقافتی میدان میں خصوصی خدمات انجام دینے والے تقریباً ڈیڑھ درجن افراد کو کپڑوں اور اسناد سے نوازا گیا۔ معززین میں آئی آئی ٹی حیدرآباد کے پروفیسر ڈاکٹر ششیر کمار جنہوں نے دنیا کی سب سے چھوٹی مائیکرو سکوپ بنائی تھی خود دیرا کے علاقے سے ہیں۔ آئی اے ایس اجے کمار سنگھ جنہوں نے سول سروسز کا امتحان پاس کر کے علاقے کا نام روشن کیا اور کوشل کشور کے اہل خانہ وغیرہ شامل تھے۔ پروگرام میں موجود دیگر سرکردہ لوگوں میں پنڈت بھوپال مشرا، دیپ کمل راجندر، بجھو کمار یادو، راجندر پرساد، شیو ناتھ راجک، منوج کمار، سہاجید اشند رائے، گوتم بھبوریا، شوبھا دیوی، گیتا پانڈے، بے بی کماری، شگفتہ دیوی، رگھوناتھ پرساد، کاسر یڈلال یادو، پروفیسر سنجے کمار، سریواستو، ایس رنجیت سنگھ، کانچی شانو مشرا، اشتوش گری وغیرہ موجود تھے۔

تلسی اور بھارتیندو ہندی شاعری اور ادب میں واحد مقبول رہنما ہیں: ڈاکٹر انیل سلبھ

یوم پیدائش کے موقع پر 'ڈرامہ ادب میں بہار کی شراکت' کے موضوع پر سیمینار اور مختصر کہانی کے سیمینار کا انعقاد

پٹنہ سیکٹی 09 ستمبر (نمائندہ) ہندی شاعری اور ادب میں عظیم شاعر تلسی داس کے بعد بھارتیندو کو واحد مقبول رہنما سمجھا جاتا ہے۔ بھارتیندو نے جدید ہندی کو سکھایا جسے ابتدا میں 'کھڑی بولی' کہا جاتا تھا انگلی پکڑ کر چلنا تھا اسی لیے جدید ہندی ادب کی تاریخ کے ابتدائی دور کو 'بھارتیندو دور' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بھارتیندو کے ڈرامے 'ستیہ ہریش چندر' اور 'اندھیر نگری' 150 سال بعد بھی متعلقہ ہیں۔ ان کی شاعری اور ڈرامے عوامی ذہن کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ یہ باتیں سمیلن کے صدر ڈاکٹر انیل سلبھ نے منگل کو بہار ہندی ساہتیہ سمیلن میں ہندی پکھواڑے کے 9 ویں دن اور پستک چودس میلہ کے موقع پر منعقد بھارتیندو جینتی اور سیمینار کی صدارت کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ کمال ہنر کے اس شاعر نے اپنی مختصر 35 برس کی زندگی میں جو کارنامے سرانجام دیے ہیں وہ ہندی ادب کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ تقریب کا افتتاح کرتے ہوئے پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس مندھاتا سنگھ نے کہا کہ انہوں نے بچپن میں بھارتیندو پڑھا تھا اس کے ڈرامے بھی دیکھے تھے وہ ہندی کے بڑے آدمی تھے۔ تقریب کے مہمان خصوصی اور پاپولر کلچر پروموٹر لکشمی نارائن پودار بطور مہمان خصوصی موجود تھے جن کا سمیلن کے صدر نے شال پہنا کر استقبال کیا۔ یوم پیدائش کے موقع پر 'ڈرامہ ادب میں بہار کی شراکت' پر ایک سیمینار کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں کلیدی مقرر کی حیثیت سے اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے مشہور ڈرامہ نگار اور ثقافتی کارکن ڈاکٹر اشوک پریہ درشی نے کہا کہ ابتدائی دنوں میں سنسکرت سے ترجمہ شدہ ڈرامے بھی بہار میں اسٹیج کیے جاتے تھے بعد میں تین قسم کے مراحل وجود میں آئے 'پارسی تھیٹر'، 'راملیلا منڈلی' اور 'رس لیلا منڈلی' بعد میں تھیٹر کے ادارے جو فعال ہوئے انھوں نے ہندی ادیبوں کو ڈرامے لکھنے کا موقع دیا۔ کیشو رام بھٹ بہار میں ڈرامہ ادب کے سرخیل تھے انھوں نے ڈرامے لکھے اور 'پٹنہ ناٹیہ منڈلی' قائم کر کے اسٹیج بھی کیا۔ ڈاکٹر چتر بھوج تاریخی ڈراموں کے عظیم ڈرامہ نگار تھے جنہوں نے ہندی ڈراموں کی دنیا میں بے مثال مقبولیت حاصل کی۔ پنڈارک میں 'بہاری کلب' کے نام سے ایک ڈرامہ گروپ قائم کیا گیا جس کے چیف ڈائریکٹر بہار کے موجودہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے والد کاویراج رام لکھن سنگھ تھے۔ بہار میں بہت سے ڈرامے لکھے گئے۔ بہت سے ڈرامہ نگار تھے وہ اب بھی لکھے جا رہے ہیں لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ مصنف ڈاکٹر کشور سنہا، جو آل انڈیا ریڈیو پٹنہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور پروگرام ہیڈ تھے نے کہا کہ بہار میں ڈرامہ ادب کی ایک بھرپور روایت ہے۔ مقبولیت کے لحاظ سے بہار میں سب سے پہلا نام بھکھاری ٹھاکر کا ہے جنہیں 'بہار کا شیکسپیئر' کہا جاتا ہے رام برکش بینی پوری کا ڈرامہ 'امرپالی' اپنے زمانے میں بہت مشہور تھا۔ سنگر اور معروف تھیٹر اداکار سمن کمار، سمیلن کے نائب صدر ڈاکٹر شنکر پرساد، ڈاکٹر مدھو ورما، سابق آئی اے ایس افسر اور شاعر بچہ ٹھاکر اور ڈاکٹر رتنیشور سنگھ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر منعقدہ مختصر کہانی سیمینار میں سمیلن کے نائب صدر ڈاکٹر شنکر پرساد نے اپنی مختصر کہانی بعنوان 'مستقولا'، ڈاکٹر پونم آنند نے 'پتر و پاکشتا' کے عنوان سے اپنی مختصر کہانی پڑھی۔ وبھا رانی سریواستو نے اپنی مختصر کہانی 'پرتیاگت' اور اندو بھوشن سہائے نے اپنی مختصر کہانی بعنوان 'کرشاک' پڑھی۔ پروگرام کی نظامت برہمانند پانڈے نے کی۔ اور شکریہ کا ووٹ بنکے بہاری ساو نے پیش کیا۔ سمیلن کے بلڈنگ کیئر ٹیکر پرادیو کمار، اسٹیج ڈائریکٹر وجے کمار سنگھ، پرانتے کمار سنہا، جگدیش پرساد گپتا، اپیتا کماری، بھرت کمار، دکھودمن سنگھ، راکیش رنجن اور دیگر دانشور موجود تھے۔ راجہ رادھیکا رمن پرساد سنگھ جینتی اور مختصر کہانی سیمینار کا انعقاد کل 10 ویں دن 4 بجے شام سے کیا جا رہا ہے۔

جے ڈی یو کی مشاورتی کونسل کے ارکان نے خیر مقدم کیا

اوریہ 09 ستمبر (نمائندہ) ریاستی صدر کے ذریعہ نامزد کردہ جنتا دل یونائیٹڈ کی سیاسی مشاورتی کونسل کے ارکان کا اوریہ ضلع کے گیسٹ ہاؤس میں پارٹی کارکنوں نے شاندار استقبال کیا۔ پارٹی کی اعلیٰ قیادت نے ایڈووکیٹ سنیل رائے اور اوریہ ضلع کے رتیش کمار عرف رتیش سردار کو ریاستی سیاسی مشاورتی کمیٹی کے ارکان کے طور پر نامزد کیا ہے۔ پارٹی کے دونوں پرانے ساتھیوں کی نامزدگی پر ضلع کے کارکنوں میں خوشی اور جوش و خروش کا ماحول تھا۔ درجنوں کارکنوں نے سیاسی مشاورتی کمیٹی کے نومنتخب دونوں ارکان کو گلدستے، پھولوں کے ہار اور شال سے نوازا۔ ان کی نامزدگی پر سنیل رائے اور رتیش کمار نے پارٹی کی اعلیٰ قیادت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ پارٹی کی طرف سے جو ذمہ داری سونپی گئی ہے اسے پوری لگن کے ساتھ نبھائیں گے۔ سنیل رائے نے کہا کہ ہمارے چچا اوریہ سے ایم ایل اے رہ چکے ہیں، میں بھی اسمبلی انتخابات میں کارکنوں سے بات چیت کے بعد اوریہ اسمبلی کے لیے اپنا دعویٰ پیش کروں گا۔ استقبال کرنے والوں میں الیکٹریشین بیک ورڈ سیل کے ریاستی نائب صدر اور بیرا اسمبلی انچارج سیتا رام منڈل، ریاستی سکریٹری اور ٹھاکر گنج اسمبلی انچارج رمیش سنگھ، ضلع نائب صدر ریشم لال پاسوان، ضلع نائب صدر اوم پرکاش رائے، انتہائی پسماندہ سیل کے ریاستی جنرل سکریٹری اپیندر منڈل، ریاستی جنرل سکریٹری ٹیکنالوجی کے ضلعی صدر سیتا رام منڈل اور ٹھاکر گنج اسمبلی انچارج رمیش سنگھ شامل تھے۔ بیریندر رائے، یوتھ سیل کے ضلعی صدر رمیش رائے، ٹیکنیکل سیل کے ضلع صدر سنجے رائے، میڈیا سیل کے ضلع صدر شاد عالم، ایجوکیشن سیل کے ضلع صدر نوجے کشواہا، درج فہرست ذات کے ضلع صدر امیش پاسوان، سٹی صدر گڈو ولی، وشیشور ورما، درج فہرست ذات کے ریاستی سکریٹری امیش دیو، اینشور ورما، یوتھ سیل کے ضلعی صدر راحت رشید، راؤ اور دیگر موجود تھے۔ منڈل، چندن رائے کے علاوہ درجنوں دیگر لوگ موجود تھے۔

راماشنکر گری سماجی انقلاب کے علمبردار تھے: ڈاکٹر راجندر

چھپرہ 09 ستمبر (مظہر امام) بہار گورنمنٹ پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن کے بانی راماشنکر گری کے 81 ویں یوم پیدائش کا اہتمام شہر کے نئی بازار واقع کیمپ آفس میں کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت سماجوادی مفکر کیلاش پنڈت نے کی اور اس کی نظامت انجمن کے ریاستی جنرل سکریٹری تصور حسین نے کی۔ پروگرام کا آغاز آنجہانی گری کی آئل پینٹنگ پر پھول چڑھانے سے ہوا۔ مقررین نے راماشنکر گری کی زندگی اور کام پر تبادلہ خیال کیا اور تعلیمی اور سماجی میدان میں ان کی سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مزدور لیڈر ڈاکٹر راجندر سنگھ اور شمبھو ناتھ تیواری نے کہا کہ مسٹر گری ایک جنگجو تھے جنہوں نے کھل کر سماجی برائیوں کے خلاف آواز بلند کی۔ چاہے وہ جہیز سے پاک شادی کی بات ہو یا سماج میں رائج امتیازی سلوک کے مسائل انہوں نے ہمیشہ بات کی اور معاشرے کو ایک نئی سمت دی۔ انہوں نے اساتذہ اور ملازمین کے مفاد میں کئی اہم تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

نیکوبار میں ماحولیاتی تباہی کی تیاری

سونیا گاندھی

گزشتہ 11 برسوں میں نیم پختہ اور ناقص سوچ پر مبنی پالیسی سازی خوب دیکھنے کو ملی ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال 'گریٹ نیکوبار' کا انفراسٹرکچر پروجیکٹ ہے۔ غلط جگہ لگایا جانے والا 72 ہزار کروڑ روپے کا یہ منصوبہ اس جزیرے کی مقامی قبائلی برادریوں کے وجود کے لیے خطرہ ہے۔ یہ دنیا کے انوکھے نباتاتی و حیوانیاتی نظام کو تباہ کرنے والا ہے اور قدرتی آفات کے لحاظ سے نہایت کمزور ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود حکومت بے حسی کے ساتھ اس منصوبے کو آگے بڑھا رہی ہے، اور یوں تمام قانونی و مشاورتی عمل کا مذاق اڑا رہی ہے۔

قبائل کی بے دخلی

گریٹ نیکوبار جزیرہ 2 مقامی برادریوں کا مسکن ہے: نیکوباری قبیلہ اور شومپین قبیلہ (جو خصوصی طور پر کمزور قبائلی گروہ میں شامل ہے)۔ نیکوباری قبیلہ کے آبائی گاؤں اسی زمین پر آتے ہیں جہاں منصوبہ بنایا گیا ہے۔ 2004 والے بحر ہند کے سنامی کے دوران نیکوباری باشندوں کو اپنا گاؤں خالی کرنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ اب یہ منصوبہ اس برادری کو ہمیشہ کے لیے بے دخل کر دے گا اور ان کے آبائی علاقوں میں واپسی کے خواب کو بھی ختم کر دے گا۔

شومپین قبیلہ اس سے بھی بڑے خطرے سے دوچار ہے۔ جزیرے کی شومپین پالیسی، جسے مرکزی وزارت برائے قبائلی امور نے نوٹیفائی کیا تھا، حکام کو پابند کرتی ہے کہ بڑے ترقیاتی منصوبوں پر غور کرتے وقت قبیلے کی فلاح و بقا کو ترجیح دی جائے۔ لیکن اس منصوبے کے تحت شومپین ٹرائبل ریزرو کے بڑے حصے کو ڈی نوٹیفائی کر دیا گیا ہے۔ ان کے جنگلاتی ماحولیاتی نظام کو تباہ کیا جا رہا ہے اور جزیرے پر بڑی تعداد میں لوگوں اور سیاحوں کا داخلہ ہوگا۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ شومپین اپنی آبائی زمین سے کٹ جائیں گے اور اپنی معاشرتی و معاشی زندگی برقرار رکھنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ اس کے باوجود حکومت ہٹ دھرمی سے آگے بڑھ رہی ہے۔

قبائلی حقوق کے تحفظ کے لیے آئینی و قانونی اداروں کو اس پورے عمل میں نظرانداز کیا گیا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 338-اے کے تحت حکومت کو قومی کمیشن برائے درج فہرست قبائل سے مشورہ کرنا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ حکومت کو گریٹ نیکوبار اور لٹل نیکوبار جزائر کی قبائلی کونسل سے بھی مشاورت کرنی چاہیے تھی۔ اس کے برعکس کونسل کے چیئرمین کی اپیل کہ نیکوباری قبائل کو اپنے آبائی گاؤں میں واپس جانے کی اجازت دی جائے، مکمل طور پر نظرانداز کی گئی۔ کونسل سے عدم اعتراض کا ایک خط لیا گیا لیکن بعد میں کونسل نے اسے واپس لے لیا اور کہا کہ حکام نے انہیں دستخط کرنے کے لیے جلدی میں مجبور کیا تھا۔

مقامی برادریوں کے تحفظ کے لیے بنائے گئے قوانین و طریقہ کار کو بھی نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ 'حق برائے منصفانہ معاوضہ اور شفافیت در زمین حصول، بازآبادکاری اور بحالی ایکٹ 2013' کے تحت کیے گئے سماجی اثرات کے جائزے میں نیکوباری اور شومپین کو اس عمل کے فریق سمجھ کر منصوبے کے اثرات کا جائزہ لینا چاہیے تھا۔ لیکن رپورٹ میں ان کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ اسی طرح 'فاریسٹ رائٹس ایکٹ 2006'، جو شومپین کو جنگلات کے تحفظ، دیکھ بھال اور انتظام کی طاقت دیتا ہے، کو بھی نظرانداز کر دیا گیا۔ قبائلی کونسل نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ شومپین سے اس مسئلے پر کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔ اس طرح ملک کے قوانین کا کھلم کھلا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور ناقابل معافی طور پر ملک کے سب سے کمزور گروہوں میں سے ایک کو اس کی بھاری قیمت چکانی پڑ سکتی ہے۔

زرعی شجرکاری کا ڈھونگ

ماحولیاتی اعتبار سے یہ منصوبہ کسی سانحے سے کم نہیں۔ اس کے تحت جزیرے کے تقریباً 15 فیصد رقبے پر درختوں کو کاٹنا پڑے گا، جس سے قومی و عالمی منفرد بارش والا جنگلاتی نظام تباہ ہو جائے گا۔ وزارت ماحولیات کے اندازے کے مطابق 8.5 لاکھ درخت کٹیں گے۔ یہ اعداد و شمار پہلے ہی تشویشناک ہیں، لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ اصل تعداد 32 لاکھ سے 58 لاکھ کے درمیان ہو سکتی ہے۔

حکومت نے اس ادھادھند کٹائی کا حل زرعی شجرکاری (compensatory afforestation) بتایا ہے، جو پرانے اور قدرتی جنگلات کے نقصان کا ناقص نعم البدل ہے۔ حیرت انگیز طور پر یہ شجرکاری ہریانہ میں کی جائے گی، جو ہزاروں کلومیٹر دور ایک بالکل مختلف ماحولیاتی نظام رکھتا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ اس شجرکاری کے لیے رکھی گئی زمین کا ایک چوتھائی حصہ ہریانہ حکومت نے کانکنی کے لیے نیلام کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زرعی شجرکاری صرف ضمیر کو تسلی دینے کا ذریعہ ہے، لیکن یہ حیاتیاتی تنوع سے بھرپور قدرتی جنگلات کے نقصان کا کبھی بدل نہیں ہو سکتی۔

مقررہ بندرگاہ کی جگہ بھی متنازعہ ہے، کیونکہ اس کا کچھ حصہ ساحلی ضابطہ زون (سی آر زیڈ) 1-اے میں آتا ہے، جہاں بندرگاہ کی تعمیر ممنوع ہے۔ اس کی وجہ وہاں موجود کچھوؤں کے انڈے دینے کی جگہیں اور مرجان کی چٹانیں ہیں۔

واضح شواہد موجود ہونے کے باوجود، جن میں نیشنل گرین ٹریبونل کا حکم بھی شامل ہے، حکومت نے ایک ہائی پاور کمیٹی بنا کر اس حقیقت کو بدلنے کی کوشش کی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ اور اس کے 'گراؤنڈ ٹروتھنگ' کا عمل عوامی سطح پر ظاہر نہیں کیا گیا۔

طریقۂ کار میں خامیاں

جنگلی حیات کے حوالے سے بھی یہ منصوبہ شدید خدشات پیدا کرتا ہے۔ ماہرین حیوانات نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ یہ منصوبہ نیکوبار لانگ ٹیلڈ مکاک (بندر) پر سنگین اثر ڈالے گا لیکن ان خدشات کو نظرانداز کر دیا گیا۔ حیاتیاتی تنوع کے جائزے بھی ناقص طریقۂ کار کے باعث سوالات کی زد میں ہیں۔ کچھوؤں کے انڈے دینے کی جگہوں کا جائزہ اس موسم میں کیا گیا جب انڈے دینے کا وقت ہی نہیں تھا۔ ڈوگونگ (ایک سمندری جانور) کے مطالعے کے لیے ڈرون استعمال کیے گئے، جن کی صلاحیت محدود ہے اور یہ صرف اتھلے پانیوں تک محدود رہتے ہیں۔ شواہد بتاتے ہیں کہ تحقیقی اداروں کو غیر معمولی حالات میں، دباؤ کے تحت یہ مطالعات کرنے پر مجبور کیا گیا۔

آخرکار، یہ پورا منصوبہ (بندرگاہ سمیت) ایک زلزلہ خیز علاقے میں تعمیر ہو رہا ہے۔ دسمبر 2004 کے سنامی نے تقریباً 15 فٹ زمین کو مستقل طور پر دھنسا دیا تھا۔ جولائی 2025 میں انڈمان و نیکوبار میں آنے والا 2.6 شدت کا زلزلہ ہمیں اس مسلسل خطرے کی یاد دہانی کراتا ہے۔ ایسے علاقے میں اس بڑے منصوبے کو قائم کرنا سرمایہ، انفراسٹرکچر، انسانوں اور ماحولیات سب کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

ہمارا اجتماعی ضمیر اس وقت خاموش نہیں رہ سکتا اور نہ رہنا چاہیے جب شومپین اور نیکوباری قبائل کی بقا خطرے میں ہو۔ ہماری آنے والی نسلوں سے وابستگی ہمیں اجازت نہیں دیتی کہ ہم اس منفرد ماحولیاتی نظام کی بڑے پیمانے پر تباہی پر آنکھ بند کر لیں۔ ہمیں اس ناانصافی اور قومی اقدار سے غداری کے خلاف اپنی آواز بلند کرنی ہوگی۔

(مضمون نگار کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئرپرسن ہیں، اور ان کا یہ مضمون روزنامہ 'دی ہندو' میں شائع انگریزی مضمون کا ترجمہ ہے)

گلوبل صمود فلوٹیلا: غزہ کے لیے امید کی کرن

خورشید عالم داؤد قاسمی

فلسطین کی سرزمین گزشتہ کئی دہائیوں سے ظلم، قبضے اور خونریزی کا میدان بنی ہوئی ہے۔ خاص طور پر غزہ کے محصور عوام مہینوں سے بھوک، پیاس، ادویات کی کمی اور روزانہ کی بمباری کے کربناک حالات برداشت کر رہے ہیں۔ لاکھوں معصوم جانیں عالمی سیاست کی بے حسی کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ ایسے وقت میں دنیا کے مختلف خطوں، مختلف نسل و رنگ اور مذاہب و ادیان سے تعلق رکھنے والے انسانیت کے علمبردار اکٹھے ہوئے اور انھوں نے یہ پیغام دیا کہ عوام اب بھی اپنی انسانی ذمہ داریوں سے دستبردار نہیں ہوئے ہیں۔ اسی سوچ کا عملی اظہار "گلوبل صمود فلوٹیلا" کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

گلوبل صمود فلوٹیلا کی روانگی:

اسپین کے بندرگاہی شہر بارسلونا سے یکم ستمبر 2025 کو گلوبل صمود فلوٹیلا غزہ کے لیے روانہ ہوا۔ اس بحری بیڑے میں مختلف ممالک کے سیکڑوں کارکنان شامل ہیں۔ اس قافلے کا دوسرا حصہ تیونس کے سیدی بوسعید بندرگاہ سے روانہ ہونا ہے؛ مگر موسم کی خرابی کی وجہ سے اس میں تاخیر ہو رہی ہے۔ اب یہ قافلہ دس ستمبر 2025 کو روانہ ہوگا، جو بحیرۂ روم میں، ایک ساتھ جا ملے گا جو پہلے سے اسپین اور اٹلی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ جس طرح اٹلی اور اسپین والے قافلے میں درجنوں یورپی ممالک کے کارکنان سوار ہیں، اسی طرح تیونس والے قافلے میں درجنوں افریقی اور عرب ممالک: تیونس، ساؤتھ افریقہ، الجزائر، لیبیا، مراکش، موریتانیا، قطر، بحرین، کویت، عمان، ملیشیا، پاکستان، ترکی وغیرہ کے کارکنان سوار ہوں گے۔ مجموعی طور پر اس قافلے میں تقریباً ستر جہاز اور کشتیاں شامل ہیں۔ اس قافلے میں تقریباً 44 ممالک کے ڈاکٹرز، اداکار، فنکار، پارلیمانی ارکان، انسان دوست، ملاح اور سماجی کارکنان شریک ہیں۔ یہ قافلہ اپنے ساتھ غذائی اجناس، ادویات، پینے کا صاف پانی، طبی آلات اور دوسری چیزوں کے ساتھ جا رہا ہے۔ اس قافلے کے اہم مقاصد: غزہ پر عائد اسرائیل کے غیر قانونی محاصرے کو توڑنا، غزہ کی امداد کے لیے انسانی راہداری قائم کرنا اور غزہ میں جاری نسل کشی کا خاتمہ کرنا ہیں۔ منتظمین کے مطابق 15/ستمبر 2025 تک اس قافلہ کے غزہ پہنچنے کی توقع ہے۔

گلوبل صمود فلوٹیلا کا انتظام:

گلوبل صمود فلوٹیلا مہم چار بڑی جماعتوں کے زیر انتظام ہے، جو پہلے بھی غزہ کے لیے زمینی اور بحری اقدامات میں شامل رہی ہیں۔ وہ چار گروپ یہ ہیں: گلوبل موومنٹ ٹو غزہ جو ایک عوامی تحریک ہے جس نے غزہ کی حمایت اور محاصرے کو توڑنے کے لیے عالمی یکجہتی کی کارروائیاں کی ہے۔ فریڈم فلوٹیلا اتحاد جو گذشتہ پندرہ سالوں سے بحری مشنز میں تجربہ رکھنے والا گروپ ہے۔ مغرب صمود فلوٹیلا شمالی افریقہ میں واقع ایک اقدام جو فلسطینی کمیونٹی کی مدد اور یکجہتی کے لیے امدادی مشن انجام دیتا ہے۔ صمود نسانتارا یہ ملیشیا اور دیگر آٹھ ممالک کی عوامی قیادت کا ایک قافلہ، جو غزہ کے محاصرے کو توڑنے اور گلوبل ساؤتھ ممالک کے درمیان یکجہتی پیدا کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔

خطرے اور دھمکیاں:

"گلوبل صمود فلوٹیلا" کو شدید خطرات اور دھمکیوں کا سامنا بھی ہے۔ یہ بیڑا سمندری طوفانوں اور شدید موسمی حالات کے باوجود اپنی منزل کی جانب بڑھ چکا ہے؛ لیکن اس سے بھی بڑا خطرہ قابض اسرائیلی حکومت کی طرف سے سامنے آیا ہے۔ اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر اتمار نے کھلے الفاظ میں کہا ہے کہ فلوٹیلا کے کارکنان کو "دہشت گرد" اور "جنگی مجرم" کے طور پر تصور کیا جائے گا اور اگر ضرورت پڑی؛ تو بیڑے کو بزور طاقت روکا جا سکتا ہے۔ یہ دھمکی نہ صرف اس اقدام کی سلامتی کے لیے ایک حقیقی خطرہ ہے؛ بلکہ عالمی انسانی حقوق کے معیارات اور بین الاقوامی قوانین کے لیے بھی ایک چیلنج ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دیگر انسانی حقوق کی تنظیمیں کہتی ہیں کہ کسی بھی پرامن امدادی بیڑے کو روکنا بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے اور اس پر عالمی رائے عامہ کو فوری ردعمل ظاہر کرنا چاہیے۔ فلوٹیلا کے کارکنان کے لیے یہ محض ایک بحری سفر نہیں؛ بلکہ ایک جسمانی خطرات کے باوجود انصاف اور انسانی بیداری کے لیے اٹھایا جانے والا جرأتمندانہ قدم ہے۔

عالمی شخصیات کی شمولیت:

اس گلوبل صمود فلوٹیلا کی اہمیت میں سب سے زیادہ اضافہ اس وقت ہوا جب دنیا کے معروف اور اثر و رسوخ رکھنے والی شخصیات نے اس اقدام میں شرکت کی۔ ان کی شمولیت نے نہ صرف اس فلوٹیلا کو بین الاقوامی توجہ دلائی؛ بلکہ ایک مضبوط اخلاقی اور انسانی پیغام بھی دیا کہ ظلم کے خلاف خاموش رہنا ناقابل قبول ہے۔ اس بیڑے میں شامل کچھ اہم شخصیات کے نام یہ ہیں۔ گریٹا تھنبرگ، سویڈن کی مشہور ماحولیاتی کارکن ہیں، جو اس سے پہلے میڈلین بحری جہاز سے امداد لے کر غزہ جا رہی تھی؛ جب کہ اسرائیل نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اغوا کر لیا تھا۔ سوزان ساریڈان، یہ ایک امریکی نامور اداکارہ اور سماجی کارکن ہیں، جو انسانی حقوق کے دفاع میں سرگرم رہتی ہیں۔ لیام کننگھم یہ ایک آئرش اداکار اور سماجی کارکن ہیں، جو عالمی سطح پر جانے جاتے ہیں۔ ایڈوارڈ فرنانڈیز یہ ایک ہسپانوی رکن پارلیمان ہیں، جو انسانی حقوق کے فروغ میں سرگرم ہیں۔ آداکولاو، بارسلونا کی سابق میئر ہیں، جنھوں نے مقامی اور بین الاقوامی سطح پر سماجی انصاف کے لیے کام کیا ہے۔ جنوبی افریقہ کے عظیم رہنما نیلسن منڈیلا کے پوتے، منڈیلا منڈیلا بھی تیونس سے اس قافلہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

ان شخصیات کا کہنا ہے کہ وہ غزہ میں جاری نسل کشی پر عالمی خاموشی کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔ ان کی شرکت محض ایک علامتی احتجاج نہیں؛ بلکہ ایک اخلاقی اور انسانی ذمہ داری ہے، جو دنیا کے سامنے یہ پیغام دیتی ہے کہ ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا ہر فرد پر فرض ہے۔ یہ اقدام اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ جب عالمی شہرت یافتہ افراد مظلوم کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں؛ تو یہ نہ صرف فلسطین کے مسئلے کو عالمی توجہ کا مرکز بناتا ہے؛ بلکہ انسانی ضمیر کو جگانے اور انصاف کی آواز بلند کرنے میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

عالمی اداروں اور عوامی تحریکوں کی حمایت:

"گلوبل صمود فلوٹیلا" کی عالمی اور انسانی حقوق کے اداروں کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا ہے۔ اس اقدام کو صرف ایک امدادی بیڑے کے طور پر نہیں دیکھا جا رہا؛ بلکہ اسے عالمی انصاف اور انسانی حقوق کے امتحان کے طور پر پرکھا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق نے واضح مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل بیڑے کو محفوظ راستہ فراہم کرے اور غزہ کے عوام تک امداد پہنچنے دی جائے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ بیڑے کو روکنے کی کوئی بھی کوشش بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی اور انسانی حقوق کی پامالی ہوگی۔ عالمی عدالت انصاف پہلے ہی غزہ کے لیے محفوظ انسانی راہداریوں کے قیام کا مطالبہ کر چکی ہے؛ اس لیے یہ فلوٹیلا اس عدالتی موقف کو مزید تقویت دیتا ہے۔

ادارہ جاتی سطح پر حمایت کے ساتھ ساتھ عوامی ردعمل بھی نہایت اہم رہا۔ یورپ، لاطینی امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیا میں متعدد سماجی اور عوامی تنظیموں نے احتجاجی مظاہروں، علامتی بحری ریلیوں اور انسانی زنجیروں کے ذریعے اس فلوٹیلا کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ ان سرگرمیوں نے یہ ثابت کر دیا کہ فلسطین کا مسئلہ صرف مشرق وسطیٰ تک محدود نہیں؛ بلکہ پوری دنیا کے عوام کے لیے ایک انسانی کاز بن چکا ہے۔ یہ حمایت اس امر کی علامت ہے کہ اگرچہ عالمی سیاست طاقت کے توازن کے گرد گھومتی ہے؛ مگر ادارے اور عوامی تحریکیں مظلوموں کی آواز کو عالمی ایجنڈے پر زندہ رکھنے میں بنیادی کردار ادا کر سکتی ہیں۔

انسانی ضمیر کی صدا:

اگرچہ یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ بیڑہ اپنی منزل تک پہنچ سکے گا یا نہیں؛ لیکن اس کی علامتی اہمیت اپنی جگہ بہت بڑی ہے۔ یہ قافلہ غزہ کے محصور و مظلوم عوام کے لیے امداد لے جانے سے زیادہ دنیا کے سامنے فلسطین کے مسئلے کو دوبارہ اجاگر کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ اس نے عالمی طاقتوں کی دو منافقت برہنہ کر دی ہے جو ایک طرف انسانی حقوق اور جمہوریت کے نعرے لگاتی ہیں؛ مگر دوسری طرف معصوم بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر ٹوٹنے والے مظالم پر خاموش تماشائی بنی رہتی ہیں۔ یہ فلوٹیلا در اصل انسانیت کے اجتماعی ضمیر کی صدا ہے، جو یہ پیغام دیتی ہے کہ ظلم اور نسل کشی کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

یورپی بندرگاہی مزدوروں کا سخت پیغام:

یورپی بندرگاہی مزدوروں نے اسرائیل کو سخت پیغام دیا ہے کہ اگر اس نے گلوبل صمود فریڈم فلوٹیلا کے قریب آنے کی کوشش بھی کی؛ تو سمندر کو ایک ناقابل عبور دیوار میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ یہ ایک سنجیدہ اور منظم اعلان ہے، جس کا ماضی میں بھی بار مظاہرہ ہو چکا ہے: یونان، اٹلی، اسپین اور دیگر ممالک کے مزدوروں نے صہیونی جہازوں کا بائیکاٹ کیا اور کئی دن تک انھیں یورپی ساحلوں پر بے یار و مددگار رکنا پڑا۔ اب صورتحال اس سے بھی زیادہ حساس ہے۔ فریڈم فلوٹیلا غزہ کے محصور عوام کے لیے زندگی اور انسانی حقوق کا ایک قافلہ ہے۔ اگر اسرائیل اس پر حملہ آور ہوتا ہے؛ تو یورپی بندرگاہی مزدور پورے بحیرہ روم کو مزاحمتی قلعہ میں بدل دیں گے، جس سے تل ابیب کی تجارتی اور عسکری رسائی شدید متاثر ہوگی۔ اسرائیل کے جہاز یورپ کی کسی بندرگاہ تک رسائی حاصل نہیں کر سکیں گے، چاہے وہ تجارتی ہوں یا عسکری؛ جب کہ اسرائیل کی برآمدات اور درآمدات کا بڑا حصہ بحری راستوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

استقامت کی نئی داستان:

یہ گلوبل صمود فلوٹیلا ایک صدا ہے جو جنگ، نسل کشی اور عالمی خاموشی کے مقابل بلند ہوئی ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ صمود اور استقامت میں وہ سب شامل ہیں جو دنیا بھر سے ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ قافلہ یاد دلاتا ہے کہ مزاحمت صرف میدان جنگ میں لڑنے کا نام نہیں؛ بلکہ وہ بھی مزاحمت ہے جب لوگ اپنی آرام دہ زندگیوں کو ترک کر کے سمندر کی تند و تیز موجوں میں اترتے ہیں اور مظلوموں کی حمایت میں اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ یہ داستان ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ استقامت کبھی سرحدوں میں قید نہیں ہوتی، نہ زبانوں اور رنگوں سے محدود رہتی ہے۔ جب ایک ماحولیاتی کارکن، ایک اداکار، ایک سیاست دان اور ایک عام شہری ایک ہی کشتی پر سوار ہو کر ظالم کے مقابل کھڑے ہوں؛ تو یہ اس بات کا اعلان ہے کہ انصاف اور آزادی کی جدوجہد ایک مشترک انسانی فریضہ ہے۔ یہی استقامت ہے جو غزہ کے ملبے سے اٹھنے والی چیخوں کو نیویارک، بارسلونا، جوہانسبرگ، تونس اور جکارتہ تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ قافلہ اس بات کی علامت ہے کہ صمود کا سفر رکنے والا نہیں۔

فلسطین پوری انسانیت کا مسئلہ ہے:

"گلوبل صمود فلوٹیلا" اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فلسطین پوری انسانیت کا مسئلہ ہے۔ یہ قافلہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ظالم کی طاقت ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی اور نہ ہی مظلوم کی چیخیں صدیوں تک دبائی جا سکتی ہیں۔ آج اگر دنیا کے حکمران طبقے اپنے مفادات کی خاطر آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں؛ تو بھی عوامی ضمیر جاگ رہا ہے اور دنیا کے مختلف خطوں سے اٹھنے والی یہ لہریں مل کر ایک عالمی طوفان بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ یہ فلوٹیلا ایک علامت ہے کہ ابھی دنیا مکمل طور پر اندھیروں میں گم نہیں ہوئی۔ ابھی بھی ایسی آوازیں ہیں جو قابض کی سنگینوں کے سامنے بھی حق گوئی کا علم بلند کرنے سے نہیں گھبراتیں۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ اسرائیل بزور طاقت اس بیڑے کو اپنی منزل تک نہ پہنچنے دے؛ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا اصل پیغام لوگوں تک پہنچ چکا ہے۔ اس نے دنیا کی بڑی طاقتوں کے دوہرے معیار کو بے نقاب کر دیا ہے اور فلسطینی عوام کی قربانیوں کو عالمی انصاف، انسانی حقوق اور آزادی کی تحریکوں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ یہ فلوٹیلا محض ایک سمندری سفر نہیں؛ بلکہ تاریخ کے صفحات پر ثبت ہونے والی ایک حقیقت ہے، جو آنے والی نسلوں کو بتائے گا کہ جب عالمی ضمیر سو رہا تھا؛ تب بھی کچھ انسان زندہ تھے، جو مظلوم کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ظالم کو للکارنے کی جرأت رکھتے تھے۔....

سیاسی زوال اور قوم کی حالتِ زار

عاشق الٰہی ارریاوی

دوسری و آخری قسط

وہ لوگ جن کے لیے کارکن اپنی جان تک کی قربانی دینے کو تیار ہو جاتے ہیں، اپنے عزیز و اقارب سے تعلق توڑ لیتے ہیں، اور کئی بار تو جیلوں کی صعوبتیں بھی برداشت کرتے ہیں، ان سیاست دانوں کے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ یہ کارکن محض ایک کھلونا ہیں جو سیاست دانوں کے ہاتھوں استعمال ہوتے ہیں۔

یہ بات کئی بار ثابت ہو چکی ہے کہ سیاست میں اصل جھگڑا مفادات کا ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں سیاست خدمت کا نام نہیں بلکہ مفادات کی دوڑ ہے۔ الیکشن سے پہلے سیاست دان عوام کے سامنے گھومتے پھرتے ہیں، خود کو ان کا سب سے بڑا ہمدرد اور نجات دہندہ قرار دیتے ہیں، لیکن الیکشن کے بعد انہیں ڈھونڈنا بھی محال ہو جاتا ہے۔ ہر نیا آنے والا سیاست دان عوام کو نئے خوابوں کے سبز باغ دکھاتا ہے، عوامی فلاح کا نعرہ لگاتا ہے، مگر اس کے پس پردہ اپنی جیبیں بھرتا رہتا ہے۔ اور جب اگلا الیکشن آتا ہے تو یہی لوگ ایک بار پھر مظلوم اور مجبور بن کر عوام کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کئی دہائیوں سے یہی تماشا جاری ہے۔ کردار بدل بدل کر عوام کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ قوم کے خوابوں کو ذاتی مفادات کی چکی میں پیس کر انہیں بے حس و بے اختیار بھیڑ بکریاں سمجھ کر ہانکا جاتا ہے۔ ان سیاست دانوں کو صرف اپنی کرسی، اپنی طاقت اور اپنے مفادات کی فکر ہوتی ہے۔ اگر معیشت تباہ ہو رہی ہے تو ہوتی رہے، لوگ بھوک سے مر رہے ہیں تو مرتے رہیں۔ ملک میں معاشی بدحالی اور معاشرتی مسائل کی جڑیں اصل میں یہی سیاسی عدم استحکام ہے۔

طاقت کا غلط استعمال، کرپشن اور سفارشات نے ہمارے قومی ڈھانچے کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ملک کے بیشتر سیاست دانوں پر کرپشن کے الزامات اور مقدمات چل رہے ہیں۔ یہ مقدمات خود بخود نہیں بنے، بلکہ یہ ان کے کرپشن، ملکی اثاثوں کے بے دریغ استعمال اور طاقت کے غلط استعمال کا نتیجہ ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اقتدار میں آنے کے بعد یہ سب سے پہلے اپنے مقدمات ختم کراتے ہیں اور یوں عوام کی نظر میں "پاک صاف" ہو جاتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں ایک بار پھر یہ ثابت ہو گیا کہ سیاست میں کوئی اصول نہیں، یہ صرف اپنے مفادات کی جنگ ہے۔ اقتدار کے حصول کے لیے یہ اخلاقی گراوٹ اور پستی کی آخری حد کو بھی چھونے سے گریز نہیں کرتے۔ جتنی محنت یہ اپنے ذاتی اور جماعتی مفادات کے لیے کرتے ہیں، اگر اس کا آدھا بھی ملک کے مسائل حل کرنے کے لیے کریں تو قوم کا مستقبل سنور سکتا ہے۔

یہ سیاست دان ذاتی مفادات اور کرسی کی خاطر اپنے بدترین مخالف کو بھی گلے لگا لیتے ہیں، لیکن جب ملک کی معیشت، اچھے طرز حکمرانی اور عوام کو سہولیات کی فراہمی جیسے اہم مسائل پر مل بیٹھ کر اتفاق رائے پیدا کرنے کی بات ہو تو یہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ عوامی فلاحی کاموں میں انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، انہیں صرف اپنے عہدوں اور اقتدار سے غرض ہوتی ہے۔ انہیں اپنی کئی نسلوں کے لیے دولت جمع کرنے کی ہوس ہوتی ہے۔ جب ملک میں بے روزگاری اور مہنگائی عروج پر ہوتی ہے، جب عوام ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہوتے ہیں، تب یہ سب خاموش رہتے ہیں۔ مگر جونہی ان کی کرپشن، بے ضابطگیوں اور بے قاعدگیوں کی بات کی جائے اور ان کے مفادات پر زد پڑتی ہے، تب ان کی "جمہوریت" خطرے میں پڑ جاتی ہے اور یہ حکومت کے خلاف احتجاج کرنے لگتے ہیں۔ کہنے کو تو یہ سیاست کو خدمت کا نام دیتے ہیں، لیکن حقیقت میں یہ ان کے لیے ایک کاروبار ہے۔ سیاست کے ذریعے یہ لوگ اقتدار حاصل کرتے ہیں اور اقتدار کے ذریعے اپنے لیے ملک کے وسائل کے انبار لگاتے ہیں اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے اس کاروبار کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ آپ کسی بھی سیاسی پارٹی کو دیکھ لیں، سیاسی رہنما مستقبل کی حکمرانی کے لیے اپنے بچوں کو تیار کر رہے ہیں تاکہ عوام ساری زندگی ان کے تابع اور مطیع رہیں۔ یوں عوام کو پہلے باپ اور پھر ان کی نسلوں کے اشاروں پر چلنا پڑتا ہے۔ کچھ خاندانوں کی ملک کی قومی سیاست اور قومی وسائل پر اجارہ داری قائم ہے اور یہ سلسلہ کئی نسلوں سے چل رہا ہے۔ ان خاندانوں کی اجارہ داری صرف قومی یا صوبائی اسمبلیوں تک ہی محدود نہیں، بلکہ مقامی حکومتوں میں بھی امیدواروں کی شرح موروثی سیاست کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ یہ موروثی سیاست دان اب بھی اسی طرح ملک پر مسلط ہیں۔ یہ گنے چنے خاندان مسلسل ایسی پالیسیاں بناتے اور قانون سازیاں کرتے چلے آ رہے ہیں جن کی وجہ سے قومی وسائل اور نجی شعبوں میں ان کی طاقت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس خاندانی سیاست میں بیٹے، بیٹیاں، قریبی رشتہ داروں، بھتیجوں، بھانجوں اور دامادوں کا حصہ ہوتا ہے۔ عوام کو ایک آزاد شہری کی طرح جینا چاہیے، اپنی زندگی ان مفاد پرست سیاست دانوں کے مفادات کی بھینٹ نہیں چڑھانی چاہیے۔

روزنامہ
Daily
NADA-E-WAQT
Patna
ندائے وقت پٹنہ
سچائی کا نقیب حقائق کا ترجمان
दैनिक नदा-ए-वक्त पटना

نیپال کے حالات کتنے سنگین

ان دنوں میں نوجوانوں کے باغیانہ تیور نے نیپال کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ سری لنکا اور بنگلہ دیش کے بعد اب نیپال بھی جین زی کی انقلابی لہر کا شکار ہو گیا ہے۔ ہزاروں نوجوان انٹرنیٹ میڈیا پر پابندی اور ملک بھر میں پھیلی کرپشن کے خلاف سڑکوں پر اتر آئے ہیں۔ یہ احتجاج کسی عارضی غصے کا نتیجہ نہیں ہے۔ وہاں کے حالات اُس گہرے سماجی اور سیاسی بحران کی عکاسی کرتے ہیں، جن کا جنم حکومت کی پالیسیوں کی ناکامی اور نوجوان نسل کی مایوسی کی کوک سے ہوا ہے۔ کٹھمنڈو اور دیگر شہروں میں 8 ستمبر کو مظاہروں کے درمیان بھڑک اٹھے تشدد میں، ایک 12 سالہ اسکولی بچہ سمیت 19 افراد کی ہلاکت اور 350 سے زائد افراد کا زخمی ہونا، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نیپال کے حالات کتنے سنگین ہو چکے ہیں۔ حکومت نے کرفیو نافذ کر دیا ہے، فوج تعینات کی ہے۔ وزیر داخلہ، اور نیپالی کانگریس کے لیڈر رمیش لیکھک نے موجودہ صورتحال کی اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ واضح ہو کہ 'جین زی' 1997 سے 2012 کے درمیان پیدا ہونے والی نسل کو کہتے ہیں۔ یعنی 2025 میں 13 سے 28 سال کی عمر کے نوجوانوں کو ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے دور کی پیدائش مانے جاتے ہیں۔ نیپال کی تین کروڑ آبادی میں 90 فیصد لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ جوانوں کی زندگی کا لازمی حصہ بن چکا ہے۔ نیپال کی حکومت کی جانب سے 26 انٹرنیٹ پلیٹ فارمز، جیسے فیس بک، واٹس ایپ، ایکس، انسٹاگرام، یوٹیوب اور دیگر پر، نیپال میں رجسٹریشن نہ کرانے کی بنیاد پر 4 ستمبر سے پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس پابندی نے براہ راست نوجوانوں کو براہ راست متاثر ہے۔ مظاہرین کے پلے کارڈز پر "کرپشن بند کرو، انٹرنیٹ میڈیا نہیں"، "انٹرنیٹ میڈیا پر سے پابندی ہٹاؤ" اور "نوجوان کرپشن کے مخالف" جیسے نعرے اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ احتجاج صرف تکنیکی نہیں بلکہ سیاسی اور معاشی مسائل سے بھی جڑا ہوا ہے۔ کٹھمنڈو میں پارلیمنٹ بلڈنگ کے سامنے اسکول اور کالج کی یونیفارم میں ہزاروں نوجوانوں کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ تعلیم یافتہ نسل اب خاموش نہیں رہنے والی نہیں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ نیپال میں انٹرنیٹ میڈیا پر پابندی اور کرپشن کے خلاف ہونے والے احتجاجوں کے دوران تشدد کی ابتدا 8 ستمبر کو ہوئی تھی۔ یہ تشدد سب سے پہلے کٹھمنڈو میں پھوٹا، جہاں ہزاروں نوجوان (جین زی) پارلیمنٹ بلڈنگ کے باہر جمع ہوئے اور پولیس کی کارروائی کے نتیجے میں جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ احتجاج کی ابتدا کٹھمنڈو کے میتی گھر محلے میں صبح 9 بجے ہوئی، جو کٹھمنڈو کا ایک مرکزی مقام ہے، اور پھر مظاہرین پارلیمنٹ کی طرف بڑھے۔ جب مظاہرین نے بیریکیڈز توڑ کر پارلیمنٹ کمپلیکس میں داخل ہونے کی کوشش کی، تو پولیس نے لاٹھی چارج، آنسو گیس، واٹر کینن، ربر بلیٹس اور لائیو فائرنگ کی، جس میں 17 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ، تشدد سنسری ضلع کے ایتاہری شہر میں بھی پھیلا، جہاں 2 مزید ہلاکتیں ہوئیں۔ اس طرح کل 19 ہلاکتیں رپورٹ ہوئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مظاہرین نے بیریکیڈز توڑے، ایمبولینس کو آگ لگائی اور سیکیورٹی فورسز پر پتھراؤ کیا۔ اس کے جواب میں پولیس نے لاٹھی چارج، آنسو گیس، ہوائی فائرنگ اور ربر کی گولیاں استعمال کیں۔ احتجاج کٹھمنڈو سے نکل کر برٹنگر، بھرت پور، پوکھرا، بٹول، چتون، نیپال گنج، بھیرہوا، ایتاہری، للت پور، جھاپا اور دمک تک پھیل گیا، جہاں اب کرفیو نافذ ہے۔ جھاپا میں وزیر اعظم کے پی شرما اولی کے رہائشی محل پر پتھراؤ بھی ہوا۔ یہ صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مسئلہ مقامی نہیں بلکہ قومی ہے۔ حالات کی سنگینی کے مدنظر بھارت نے سرحد پر سیکیورٹی بڑھا دی ہے۔ حکومت نیپال کا موقف ہے کہ یہ پابندی ریگولیشن کے لئے ہے۔ یعنی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو چاہئے کہ وہ اپنا رجسٹریشن کروائیں، ٹیکس ادا کریں اور جوابدہی لیں۔ وزیر اعظم اولی کا کہنا ہے کہ "ہم میڈیا پلیٹ فارمز کے خلاف نہیں بلکہ قانون کی خلاف ورزی، غرور اور ملک کی بے حرمتی کے خلاف ہیں"۔ صرف وائبر، ٹک ٹاک، وی ٹاک اور نیمبوز جیسے ایپس رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ باقی ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ تاہم، مظاہرین اور مبصرین اسے آزادیٔ اظہار پر حملہ سمجھتے ہیں۔ ایک دن پہلے یعنی 7 ستمبر کو صحافیوں کا مظاہرہ ہوا تھا۔ اسی دوران نیپال کمپیوٹر ایسوسی ایشن کی یہ تنقید سامنے آئی تھی کہ ملک کے موجودہ حالات تعلیم، تجارت، مواصلات اور روزمرہ زندگی پر اثر انداز ہوں گے اور ملک کو ڈیجیٹل دنیا میں پیچھے دھکیل دے گا۔ یہ احتجاج سری لنکا (2022) اور بنگلہ دیش (2024) کے 'جین زی' لڑائیوں سے مشابہ ہے، جہاں نوجوان، معاشی بحران اور سیاسی کرپشن کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ نیپال میں کرپشن کی شدت اور اولی حکومت کے وعدوں کی تکمیل نہ ہونے نے آگ میں تیل کا کام کیا۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ بحران حکومت کو مجبور کر سکتا ہے کہ پابندی واپس لے، یا مزید تشدد کو دعوت دے۔ عالمی سطح پر یہ ڈیجیٹل حقوق کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ساتھ ہی اس سے یہ بھی منکشف ہو رہا ہے کہ نوجوان نسل سوشل میڈیا کو اپنا ہتھیار سمجھتی ہے۔ چنانچہ نیپال کو چاہئے کہ ڈائیلاگ کی راہ اپنائے، ورنہ یہ بغاوت ایک بڑے انقلاب کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ 'جین زی' کی یہ آواز نہ صرف نیپال بلکہ پورے جنوبی ایشیا کے لئے سبق ہے۔ اور وہ سبق یہ ہے کہ نوجوانوں کی مایوسی کو مسلسل نظرانداز کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

Daily
NADA-E-WAQT
Patna
روزنامہ ندائے وقت پٹنہ

وشو گرو کے ڈھول کا پول؟

ڈاکٹر سلیم خان

بی جے پی کے بابا آدم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ نے اپنی صد سالہ تقریبات کا آغاز دہلی کے وگیان بھون میں تین روزہ کانفرنس سے کیا۔ اس موقع پر آر ایس ایس کے سربراہ ڈاکٹر موہن بھاگوت نے عصر حاضر میں اپنی تنظیم کی غرض و غایت اس طرح بیان کی کہ "سنگھ کی حقیقی معنویت تبھی ہے، جب بھارت وشو گرو (عالمی رہنما) بنے۔" کاش کہ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آتا جب کانگریسیوں یا مغلوں کی حکومت تھی تو سنگھ کے وجود کا جواز بھی موجود ہوتا لیکن پچھلے ۱۱ سالوں سے وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت ہندوستان کو وشو گرو بنانے میں جٹی ہوئی ہے۔ اس سے قبل ۶/ سالوں تک اٹل بہاری واجپائی بھی ایک ناکام سعی کر چکے ہیں۔ آپریشن سیندور کے دوران پاکستان پر قبضہ کرنے والے گودی میڈیا نے کروڑوں اندھ بھگتوں کو یہ باور کرا دیا ہے کہ ہندوستان اور مودی دونوں وشو گرو بن چکے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے تو اب سنگھ کی کوئی ضرورت ہی نہیں بچی لیکن شاید موہن بھاگوت کے نزدیک مودی اور واجپئی اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہوئے اس لیے وہ آر ایس ایس کے ذریعہ یہ ہدف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ایک سو سال تک جدوجہد کرنے کے بعد آر ایس ایس اپنے سیوک کو وزیر اعظم بنانے میں تو کامیاب ہو گیا مگر کیا وہ رہنما سنگھ کی مدد کے باوجود ملک کو وشو گرو (عالمی قائد) بنانے میں کامیاب ہو سکا؟ یا اس نے اقتدار کی خاطر خود کو وشو گرو (زہر یلا رہنما) بنا دیا؟ ان دونوں سوالات کا جواب جاننے کے لیے اگر عالمی قیادت کے تناظر میں وزیر اعظم نریندر مودی کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو مایوس کن صورتحال سامنے آتی ہے۔ وہ بغیر چیلوں کے گرو دکھائی دیتے ہیں۔ چیلا تو دور کوئی قابل ذکر بڑا ملک ہندوستان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونے کی خاطر تیار بھی نہیں ہے۔ دنیا کے بڑے ممالک کی بات کریں، امریکہ جیسے سپر پاور کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو مودی جی سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ مودی کو رسوا کرنے کا وہ کوئی موقع نہیں گنواتے۔ انہوں نے اپنے قدیم دوست کے لیے جو برے بھلے القاب استعمال کیے ہیں اس کے سامنے بہار کی گالی تو بھی بھلی لگتی ہے۔ ٹرمپ کم از کم چالیس مرتبہ تجارت کی دھمکی دے کر جنگ رکوانے کی بات کر چکے ہیں مگر مودی کے اندر ہمت نہیں ہے کہ ایک بار نام لے کر کہہ سکیں کہ جناب عالی آپ کا ایک جھوٹ کو بار بار دوہرانا سچ نہیں بنا دیتا۔ بعید نہیں کہ ٹرمپ درست ہو اور مودی جھوٹ بول رہے ہوں۔ واللہ اعلم۔

مودی ابھی حال میں چین گئے تو گودی میڈیا ان کے حوالے سے خوب جھوٹ پھیلایا کسی اور موقع کی تصویر کو چین سے جوڑ کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ ان کا بہت زبردست استقبال کیا گیا۔ یہاں تک کہ چینی ذرائع کو اس کی تردید کرنی پڑی۔ ان کے خیر مقدم کی خاطر لگائے جانے والے الٹرا لنک بینر کے بارے میں انکشاف ہوا کہ اس میں فریب دینے کے لیے فوٹو شاپ کی مدد سے مودی کا نام لکھ دیا گیا۔ مودی کی اہتفانہ نبی کی بے شمار تعریف و توصیف کی گئی۔ عالمی رہنماؤں کو انگلی دکھانے کو جو درحقیقت بدتمیزی کا مظاہرہ تھا مودی کے طاقتور ہونے کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا حالانکہ شی جن پنگ نے انہیں دو دن بعد وکٹری پریڈ میں بلانے کی زحمت تک نہیں کی جو ایک معنیٰ میں توہین ہے۔ ہندوستان کے پڑوسیوں میں نیپال سے لے مالدیپ تک سارے ممالک کو بلانا اور پاکستان سے تو وزیر اعظم کے ہمراہ کمانڈران چیف عاصم منیر کو دعوت دینا اسے غیر معمولی اہمیت دینے کے مترادف تھا۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ وزیر اعظم مودی جی 20 رفشت سے فارغ ہو کر نکل رہے ہوتے ہیں تو پاکستانی آرمی چیف امریکہ کی تاریخ میں پہلی بار ایک فوجی سربراہ کی حیثیت سے ٹرمپ کے ساتھ دعوت طعام اڑا رہے ہوتے ہیں۔ چین سے جس وقت وزیر اعظم نریندر مودی لوٹنے کی تیاری کے وقت پاکستانی جنرل چین کی جانب رواں دواں تھے۔ آپریشن سیندور میں ۶/ پاکستانی جنگی جہازوں کو گرانے والے ہندوستانی ایئر مارشل جنرل سنگھ یا سی ڈی ایس چوہان کو یہ اعزاز کیوں حاصل نہیں ہوتا؟ امریکہ کے دشمن نمبر ایک چین کا تو یہ حال کہ جب راجناتھ سنگھ ایس سی او کے وزرائے دفاع کی نشست میں مشترکہ اعلامیہ کے اندر پہلگام کے ہونے اور جعفر آباد کے تذکرے پر ناراضی کا اظہار کرتے ہیں تو انہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ کیا کسی وشو گرو کے ساتھ ایسا سلوک بھی ہوتا ہے؟ کاش کے اندھ بھگت اس سوال پر غور فرمائیں۔ ویسے اگر وہ اسے راجناتھ کی ذاتی ناکامی کہہ کر اس کو کامیابی میں بدلنے کی خاطر مودی جی کے دورے کی بات کی جائے تو وہ خوش فہمی بھی وزیر اعظم کے حالیہ دورے سے دور ہو گئی۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے چین جانے سے قبل توازن قائم رکھنے کے چکر میں جاپان جا کر جو عظیم غلطی کی اس نے بیجنگ کو مزید ناراض کر دیا۔ چین کی حالیہ وکٹری پریڈ جاپان کی شکست کا جشن تھا کیونکہ اس نے لاکھوں چینیوں کو نہایت بے دردی سے قتل کیا تھا۔ جاپان کے خلاف چین کے اندر زبردست نفرت اور غم و غصہ ہے۔ ایسے میں اگر کوئی سربراہ مملکت چین آنے سے قبل جاپان چلا جائے تو ان کے زخموں پر نمک پاشی ہوتی ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے خدانخواستہ ہندوستان آتے ہوئے پوتن اسلام آباد جا کر بڑے بڑے اعلانات فرما دیں۔ اس کے بعد ہندوستانی کیسا محسوس کریں گے؟ حکومت چین نے اپنی ناراضی کا اظہار وزارت خارجہ کے ذریعہ نشر کیے جانے والے ایس سی او اجلاس کے خلاصے میں کیا۔ اس میں وزیر اعظم نریندر مودی کے سوا سارے شرکاء کا ذکر ملک کے ساتھ درج کیا گیا۔ ہندوستان کے بارے میں لکھا گیا اس کے نمائندے نے شرکت کی۔ یہ ملک کی نہیں فرد کی توہین ہے اور اس کے لیے جاپانی دورہ ذمہ دار ہے۔ عالمی سیاست کی بساط پر چین کے علاوہ امریکہ بھی مودی جی سے کھیل رہا ہے۔ ٹرمپ ایک دن ڈانٹتے ہیں تو دوسرے دن دوست کو گنوانے پر افسوس کا اظہار کر کے امید جگاتے ہیں۔ تیسرے دن تعریف کر کے پچکارتے ہیں اور چوتھے دن اپنے وزیر خزانہ سے مزید ٹیرف کے بڑھانے کی دھمکی دے دیتے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی شریر بچے کو پہلے ڈانٹا جائے اور وہ منہ بسور کر بیٹھ جائے تو لالی پاپ پکڑا کر خوش کر دیا جائے۔ وہ اسے لے کر اچھلنے کودنے لگے اور پھر سے شرارت کا خطرہ لاحق ہو جائے تو دوبارہ ڈانٹ ڈپٹ دیا جائے۔ امریکہ یہی کر رہا ہے اور اسی لیے وزیر اعظم نے اس بار اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کے لیے بذات خود امریکہ جانے کے بجائے وزیر خارجہ کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن یہ حل نہیں ہے۔ ملک کی خارجہ پالیسی فی الحال تین پہیوں پر چلتی ہے۔ وزیر اعظم اکیلے چین جاتے ہیں اور روس اجیت ڈوبھال کو بھیجا جاتا ہے جبکہ امریکہ جانے کے لیے ایس جے شنکر کا انتخاب ہوتا ہے یعنی مودی امریکہ و روس نہیں جاتے۔ ڈوبھال چین اور امریکہ کا رخ نہیں کرتے اور جے شنکر کو چین یا روس نہیں بھیجا جاتا۔ اس طرح کی کٹی پھٹی خارجہ ٹیم دنیا پر کیسے اثر انداز ہو گی؟

دو قطبی دنیا میں ہندوستان کو آزادی ملی اور ملک تقسیم ہوا تو پاکستان نے امریکہ کا دامن تھاما اور ہندوستان کا جھکاؤ سوویت یونین کی جانب ہو گیا۔ ایک زمانے میں پوری دنیا ہندوستان کے ساتھ تھی۔ اس دور میں یہ نغمہ خوب چلتا تھا 'میرا جوتا ہے جاپانی اور یہ پتلون انگلستانی، سر پہ لال ٹوپی لیکن پھر بھی دل ہے ہندوستانی'۔ سر پہ لال ٹوپی کی علامت امتیاز و تفاخر کے ساتھ ساتھ اشتراکی فکر کا قلب و ذہن پر تسلط بھی تھا۔ اس کے بعد آگے بات آگے بڑھی تو پنڈت نہرو نے ناصر اور ٹیٹو کے ساتھ مل 'غیر جانبدار ممالک' کی تحریک نہ صرف شروع کی بلکہ قیادت بھی کی۔ اس تحریک میں ڈیڑھ سو سے زیادہ ممالک شامل ہو گئے۔ اس کے باوجود سوویت یونین نے ہر دکھ سکھ میں ہندوستان کا ساتھ دیا۔ درمیان میں ہندی چینی بھائی بھائی نعرہ لگایا جسے ایک 1962 کی جنگ نے باہمی تعلقات کو جھنجھوڑ دیا آگے چل کر امریکہ سے قربت بڑھی یہاں تک وزیر اعظم نریندر مودی ٹرمپ کے پرچار منتری بن گئے۔ نمستے ٹرمپ کہہ کر اب کی بار ٹرمپ سرکار کا نعرہ تک لگا دیا لیکن اب یہ حال ہے کہ روس، امریکہ اور چین ہندوستان کا ساتھ چھوڑ کر پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ جی ہاں اسی پاکستان کے ساتھ جس کو ناکام ریاست کہتے کہتے ہمارے مبصرین اور دانشوروں کی زبانیں گھس چکی ہیں۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس ہندوستان کو پنڈت نہرو نے کم از کم تیسری پاور ممالک کا عالمی رہنما بنایا تھا مودی جی جیسے نام نہاد وشو گرو نے اس مقام بلند سے بھی ہندوستان کو محروم کر دیا ہے۔ اس انحطاط میں آر ایس ایس کا بھی حصہ ہے کیونکہ وزیر اعظم ملک کے نہیں بلکہ سنگھ کے سیوک (خادم) ہیں۔ کاش کے یہ بات موہن بھاگوت کی سمجھ میں آجائے کہ ملک کو وشو گرو بنانا کم از کم مودی جی کے بس کا روگ نہیں ہے۔

• • •

دکتورہ (تخصص) فی الحدیث: امام احمد رضا کی بصیرت کی روشنی میں وقت کی اہم ضرورت

محمد ابراہیم بن جماعہ قادری علیمی
(مفتی المرکز: جامعہ
مرکز الثقافۃ السنیۃ کیرلا ہند)
رابطہ: 8921692285

علم حدیث اسلام کی اصل بنیادوں میں شامل ہے، جس کی حفاظت اور تشریح کے بغیر دین کا فہم نامکمل ہے۔ دور حاضر میں حدیث نبوی کے خلاف مختلف فکری حملے سامنے آرہے ہیں، جن میں سرفہرست غیر مقلدیت، انکار تقلید، احادیث کی غلط تشریح اور احادیث کو ضعیف بنانے کا فتنہ ہے۔ ایسے حالات میں علمائے اہل سنت پر فرض ہے کہ وہ نہ صرف اس فتنے کا علمی سد باب کریں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کو اس مقصد کے لیے تیار بھی کریں۔

اس ضرورت کی طرف امام احمد رضا خان بریلوی نے برسوں پہلے متوجہ فرمایا تھا۔ گو اس وقت "تخصص فی الحدیث" کی اصطلاح عام نہ تھی، لیکن آپ کے فتاویٰ، رسائل اور علمی خدمات اس حقیقت کا اعلان کر رہے ہیں کہ حدیث کا گہرا علم اور اس کے دفاع کے لیے علمی مہارت اہل سنت کے لیے ناگزیر ہے۔

امام احمد رضا اور علم حدیث:

امام احمد رضا خان محدث بریلوی کو اگرچہ فقہ، کلام، تفسیر، منطق، فلسفہ، اور ریاضی جیسے بھی علوم میں مہارت حاصل تھی، لیکن حدیث نبوی سے آپ کا خصوصی تعلق ان کے فتاویٰ، رسائل اور تحقیقی خدمات سے واضح ہوتا ہے:

1۔ فتاویٰ رضویہ (30 جلدیں) میں ہزاروں احادیث کا استدلالی استعمال۔

2۔ احادیث کے متن اور سند پر تبصرے، جہاں آپ نے جرح و تعدیل کے اصولوں کی روشنی میں اقوال دیے۔

3۔ غیر مقلدین کے شبہات کا علمی رد حدیث کی روشنی میں کیا۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

"حدیث شریف کا انکار یا اس کی تحقیر، ایمان کے لیے سم قاتل ہے۔ جو حدیث سے ٹکراتا ہے، وہ اسلام سے ٹکراتا ہے" [فتاویٰ رضویہ، جلد 12، ص 270]

(2) عقیدہ و حدیث کا تعلق

"جس طرح قرآن کریم دین کی بنیاد ہے، اسی طرح سنت رسول ﷺ اس کی تشریح و تفصیل ہے۔ جس نے حدیث کو ناقابل اعتماد سمجھا، اس کا ایمان مشکوک ہے" (المعتمد المستند، امام احمد رضا، ص: 33)

(3)۔ اہل باطل کے رد میں حدیث کا استعمال:

امام احمد رضا نے منکرین حدیث، نیچریوں، وہابیوں اور حدیث کی غلط تعبیر کرنے والوں کے خلاف درجنوں کتب اور فتاویٰ تحریر فرمائے، مثلاً: اور فتاویٰ تحریر فرمائے، مثلاً:

الآیات البینات فی عدم سماع الاموات

المنح النبویہ فی الرد علی الوہابیہ

ان تمام کتب میں امام احمد رضا نے احادیث کی اسنادی تحقیق، فہم سلف، اور عقیدہ اہلسنت کی وضاحت کے لیے حدیث کو اصل معیار بنایا۔

امام احمد رضا کی روشنی میں رد فتن:

امام احمد رضا نے فرمایا:

"جس نے حدیث سے منہ موڑا، وہ گمراہی کی طرف دوڑا" [فتاویٰ رضویہ، جلد 21، ص 254]

لہٰذا آج کے اس فتنہ خیز دور میں ضروری ہے کہ:

علماء دین سند و روایت کے ماہر بنیں

بعض جامعہ میں تخصص فی الحدیث کا نظام ہو

امام احمد رضا کے اصول پر عقیدے کی سلامتی کے ساتھ حدیث کا فہم سکھایا جائے

5: امام احمد رضا کی نظر میں حدیث اور فقہ کا تعلق:

امام احمد رضا ہمیشہ حدیث اور فقہ کے باہمی ربط کے قائل تھے۔ آپ نے غیر مقلدین کی اس سوچ کو بارہا مسترد کیا کہ حدیث کا ظاہری مطلب ہی حجت ہے۔ ان کے نزدیک:

"ائمہ مجتہدین کا فہم، حدیث کے ساتھ لازم ہے، ورنہ فتنے پیدا ہوں گے۔" حوالہ (فتاویٰ رضویہ، جلد 4)

6: غیر مقلدیت کا فتنہ اور اس کا حل:

برصغیر میں انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں غیر مقلدیت کا فتنہ زور پکڑنے لگا۔ اس کا اصل محور تقلید سے انکار اور حدیث کی ظاہری تشریح پر اصرار تھا۔ امام احمد رضا نے ان کے شبہات کا جواب صرف فقہی بنیادوں پر ہی نہیں، بلکہ حدیثی اسلوب اور محدثین کے منہج کی روشنی میں دیا۔

آج اسی علمی منہج کی از سر نو ضرورت ہے۔ غیر مقلدیت اب صرف علمی حلقوں تک محدود نہیں، بلکہ سوشل میڈیا، یوٹیوب، اور عوامی سطح پر اس کا پھیلاؤ تیز تر ہے۔ ان حالات میں ہمیں امام احمد رضا کی فکر سے رہنمائی لیتے ہوئے، منظم انداز میں تخصص فی الحدیث کے ذریعے اس فتنہ کا علمی و فکری سد باب کرنا ہوگا۔

دکتورہ فی الحدیث کی موجودہ ضرورت کیوں:

1۔ علمی دفاع:

حدیث کی روشنی میں تقلید کا مقام واضح کرنے کے لیے حدیث و فقہ میں مہارت ضروری ہے۔

2۔ شبہات کا رد:

غیر مقلدین و منکرین حدیث کے پھیلائے گئے شبہات کا جواب دینے کے لیے تخصص یافتہ علماء درکار ہیں۔

3۔ علمی وراثت کا تحفظ:

امام احمد رضا اور برصغیر کے دیگر محدثین کی روایت کو آگے بڑھانے کے لیے تخصص کی شکل میں ادارہ جاتی اقدام ضروری ہے۔

4۔ عوامی رہنمائی:

عوام کو سنت نبوی کی صحیح تفہیم کے لیے تخریج حدیث اور جرح و تعدیل کا ماہر عالم دین تیار کیے جانا چاہیے۔

تجاویز:

1۔ دکتورہ فی الحدیث بورڈ قائم کیا جائے جو اہل سنت کے مدارس، دار العلوم، جامعات کو منظم تربیت فراہم کرے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر صوفیا انٹرنیشنل ٹرسٹ نے "دکتورہ فی الحدیث بورڈ" کے قیام کا بابرکت قدم اٹھایا ہے، جو اہلسنت کے مدارس، دار العلوم اور جامعات کو ایک منظم تعلیمی و تربیتی نظام فراہم کرے گا۔ اس بورڈ کا مقصد ہے:

صحیح العقیدہ محدثین تیار کرنا

حدیث کی سند، درایت، فہم اور تطبیق میں مہارت دینا

فرق باطلہ کے علمی رد کے لیے مہذب اور مسلح علماء کی تیاری

امام احمد رضا محدث بریلوی کی بصیرت کی روشنی میں دفاع حدیث کا فریضہ انجام دینا

2۔ ایک ایسا نصاب مرتب کیا جائے جس میں اصول حدیث، علل، رجال، فقہی استنباط، اور غیر مقلدیت کے شبہات پر رد شامل ہو۔

یہ نصاب جامعات اہل سنت کے لیے اس انداز سے ترتیب دیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے طلبہ نہ صرف محدث بنیں بلکہ دفاع سنت کے عملی مجاہد و مناظر اہل سنت بھی بن سکیں۔

مجلس الدکتورات الاسلامیۃ کے اس اقدام کی بدولت اہل سنت کو ایک مستند، مربوط اور بصیرت افروز تخصصی تربیت کا موقع فراہم ہوا ہے، جو ان شاء اللہ تعالیٰ امت کی علمی رہنمائی کا مؤثر ذریعہ بنے گا۔

3۔ امام احمد رضا کی حدیثی خدمات پر تحقیقی مقالات، کتب اور کورسز تشکیل دیے جائیں۔ مجلس الدکتورات نے اپنے دکتورہ (تخصص) فی الحدیث کے نصاب میں امام احمد رضا کی حدیثی خدمات پر تحقیقی مقالات، درسی کتب، اور مستقل کورسز شامل کر دیے ہیں، تاکہ طلبہ علم حدیث کو صرف سمعی و درایتی زاویے سے نہ دیکھیں بلکہ امام احمد رضا کی بصیرت سے فیض یاب ہو کر دفاع سنت و تحفظ حدیث کے عملی ترجمان بنیں۔

4۔ عوامی سطح پر خطبات، ویڈیوز، اور اردو و انگریزی لٹریچر تیار کیا جائے۔

اختتامیہ:

تخصص فی الحدیث کا قیام آج کی سب سے بڑی دینی و علمی ضرورت ہے، خاص طور پر اہل سنت کے لیے۔ امام احمد رضا خان کی فکر و بصیرت نے ایک صدی قبل اس ضرورت کو محسوس کیا، اور آج ہمیں اس فکر کو ادارہ جاتی شکل دینے کی ضرورت ہے۔ اس کورس کے ذریعے نہ صرف ہم غیر مقلدیت کا مؤثر علمی جواب دے سکیں گے، بلکہ حدیث کی عظمت اور سنت کی روشنی سے امت کی رہنمائی بھی کر سکیں گے۔

• • •

بہار ڈائری: ووٹر فہرست پر تنازعہ، راجیو پرتاپ روڈی کے پوسٹر اور بی ایس پی کا چیلنج

وشو دیپک

بہار کی سیاست میں انتخابی موسم کے قریب آتے ہی کئی پہلو سامنے آنے لگے ہیں۔ ایک طرف ووٹر فہرست میں بے ضابطگیوں پر کانگریس اور الیکشن کمیشن کے بیچ تنازعہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے تو دوسری طرف بی جے پی کے سینئر لیڈر راجیو پرتاپ روڈی کے پوسٹرز نے نئی سیاسی بحث چھیڑ دی ہے۔ اسی دوران بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) نے اعلان کیا ہے کہ وہ ریاست کی تمام اسمبلی نشستوں پر الیکشن لڑے گی۔ یہ تینوں موضوعات مل کر بہار کی بدلتی ہوئی انتخابی بساط کی ایک جھلک دکھاتے ہیں۔

انتخابی فہرست پر تنازعہ

31 اگست کو کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے کہا کہ بہار میں ہوئی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) میں بے ضابطگیوں سے جڑی 89 لاکھ شکایات کی گئی تھیں مگر الیکشن کمیشن نے سب کو خارج کر دیا۔ کھیڑا کا کہنا تھا کہ یہ شکایات زیادہ تر ان ووٹروں کی طرف سے آئیں جن کے نام فہرست سے ہٹا دیے گئے تھے۔ دوسری جانب الیکشن کمیشن نے یہ دعویٰ کر کے سب کو حیران کر دیا کہ اسے ایک بھی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

یہ سوال بھی اٹھا کہ آخر شکایات کی تعداد نام کٹنے کی تعداد سے زیادہ کیسے ہو گئی؟ الیکشن کمیشن کے مطابق صرف 65 لاکھ ووٹروں کے نام کاٹے گئے ہیں۔ بہار کانگریس کے ترجمان راجیش راٹھور نے وضاحت کی کہ شکایات صرف نام کٹنے تک محدود نہیں تھیں، بلکہ اس میں غلطیوں اور نئے نام شامل کرنے کے معاملات بھی شامل تھے۔ کئی ووٹروں کو بار بار مختلف وجوہات سے شکایت درج کرنی پڑی، اس لیے تعداد بڑھی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ الیکشن کمیشن نے خود ہی کہا کہ شکایات غلط فارمیٹ میں درج کی گئی تھیں۔ سوال یہ ہے کہ جب کمیشن کہتا ہے کہ اسے ایک بھی شکایت نہیں ملی تو پھر یہ کیسے طے کیا گیا کہ شکایات درست فارمیٹ میں نہیں تھیں؟ راٹھور نے بھی اس پر سوال اٹھایا اور کہا کہ الیکشن کمیشن محض طریقہ کار کی آڑ میں اصل بے ضابطگیوں پر پردہ ڈال رہا ہے۔

کھیڑا نے مزید کہا کہ کانگریس کے بوتھ لیول ایجنٹس نے متاثرہ ووٹروں کی طرف سے شکایات درج کرنے کی کوشش کی تھی اور انہیں ضلع الیکشن افسران کے پاس جمع کرایا گیا تھا مگر انہیں بتایا گیا کہ شکایات صرف عام ووٹروں سے قبول کی جائیں گی، سیاسی جماعتوں سے نہیں۔ اس طرح کانگریس سے شکایات جمع کرانے کا راستہ ہی بند کر دیا گیا۔

راجیو پرتاپ روڈی کے پوسٹر

اسی درمیان بی جے پی کے رکن پارلیمان راجیو پرتاپ روڈی نے مستی پور کے دورے پر ایک نیا سیاسی طوفان کھڑا کر دیا۔ شہر میں ان کے پوسٹر لگائے گئے جن میں وہ مہارانا پرتاپ کے ساتھ دکھائی دیے اور نعرہ تھا "ہے ساتھ"۔ ان پوسٹروں پر نہ بی جے پی کا نام تھا، نہ ہی وزیر اعظم نریندر مودی کی تصویر۔

یہ پوسٹر صاف طور پر راجپوت شناخت اور وقار کو ابھارنے کی کوشش لگے۔ سوال یہ ہے کہ کیا روڈی بی جے پی سے فاصلے بنا رہے ہیں یا پھر وہ مختلف جماعتوں کے راجپوت ووٹروں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ بہار میں راجپوت آبادی تقریباً چار فیصد ہے اور یہ طبقہ روایتی طور پر بی جے پی کا حامی رہا ہے، خاص طور پر ان سیٹوں پر جہاں پارٹی کسی راجپوت امیدوار کو میدان میں اتارتی ہے۔

پوسٹروں میں وزیر اعظم کی تصویر کا نہ ہونا ایک اور بحث کو جنم دیتا ہے کہ کیا بہار میں مودی کی مقبولیت گھٹ رہی ہے؟ راجگیر میں حالیہ ایشیا کپ ہاکی ٹورنامنٹ کے دوران بھی مودی کی تصاویر والے ہورڈنگ نہیں لگے تھے، وہاں صرف وزیر اعلیٰ نتیش کمار چھائے رہے۔

راجپوتوں کی ناراضگی بی جے پی کو پہلے ہی نقصان پہنچا چکی ہے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی نے اورنگ آباد، آرہ اور کاراکاٹ جیسی اہم سیٹیں انڈیا بلاک کے ہاتھوں گنوا دیں۔ آرہ سے مرکزی وزیر آر کے سنگھ ہار گئے، بکسر میں آر جے ڈی کے سودھاکر سنگھ جیتے اور اورنگ آباد میں آر جے ڈی کے ابھے کشواہا نے بی جے پی امیدوار کو شکست دی۔

روڈی اور بی جے پی کے درمیان فاصلے نئی دہلی میں کانسٹی ٹیوشن کلب کے سکریٹری کے انتخاب میں بھی ظاہر ہوئے۔ اس عہدے کے لیے روڈی کا مقابلہ بی جے پی کے ہی رکن پارلیمان سنجیو بالیان سے ہوا، جنہیں عام طور پر وزیر داخلہ امت شاہ کا قریبی مانا جاتا ہے۔ روڈی نے یہ انتخاب جیت لیا اور یہ جیت زیادہ تر اپوزیشن کے تعاون سے ممکن ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ اب یہ مانا جا رہا ہے کہ روڈی اور بی جے پی کے تعلقات میں کشیدگی برقرار ہے۔

بی ایس پی کا اعلان

بہار کے سیاسی منظرنامے میں ایک اور اہم پہلو بہوجن سماج پارٹی کا اعلان ہے کہ وہ اسمبلی کی تمام سیٹوں پر الیکشن لڑے گی۔ اگرچہ یہ حیران کن اعلان نہیں ہے کیونکہ بی ایس پی ہمیشہ بڑی تعداد میں امیدوار کھڑی کرتی رہی ہے۔ 2020 میں پارٹی نے 17.4 فیصد ووٹ حاصل کرتے ہوئے دو سیٹیں جیتی تھیں۔

سوال یہ ہے کہ بی ایس پی کے اس فیصلے سے نقصان کس کو ہوگا؟ کانگریس کے رہنما شاہنواز عالم کا کہنا ہے کہ مایاوتی کی اصل ترجیح اپنی پارٹی کو زندہ رکھنا ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ان کے امیدوار کس علاقے میں کھڑے ہوتے ہیں، اس کا براہ راست اثر انتخابی نتائج پر پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ کئی پرانے بی ایس پی لیڈر جیسے ڈاکٹر حسین اور منوج رام اب کانگریس میں شامل ہو چکے ہیں۔

سی پی آئی (ایم ایل) کے رہنما کنال کا خیال ہے کہ یہ ماننا غلط ہوگا کہ بی ایس پی صرف انڈیا بلاک کے ووٹ کاٹے گی۔ ان کے مطابق این ڈی اے کو بھی اتنا ہی نقصان ہوگا، خاص طور پر کیمور اور روہتاس جیسے اضلاع میں جو اتر پردیش سے لگتے ہیں۔ بہار کی تقریباً 20 فیصد دلت آبادی کئی جماعتوں میں بٹی ہوئی ہے، جن میں ہم (سیکولر)، ایل جے پی اور جے ڈی یو بھی شامل ہیں۔ ایسے میں بی ایس پی کی موجودگی یقینی طور پر انتخابی بساط کو پیچیدہ بنا دے گی۔

آزادئ نسواں کا فریب

مفتی محمد عثمان غنی اشرفی

خالق کائنات نے انسانی زندگی کو دو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا ہے ایک گھر کے اندر کا شعبہ جسے internal affairs کہتے ہیں اور ایک گھر کے باہر کا شعبہ جسے external affairs کہتے ہیں ان دونوں شعبوں کے بغیر ایک متوازن اور معتدل زندگی نہیں گزاری جا سکتی جب یہ دونوں کام اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ٹھیک چلیں گے تو انسانی معاشرہ استوار ہوگا اور اگر ان میں سے ایک بھی ناقص رہ گیا تو اس سے انسانی معاشرہ تباہ و برباد ہو جائے گا ان دونوں شعبوں کو چلانے کے لیے مرد و عورت میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک شعبہ کا ذمہ دار بنایا ہے اور اس ذمہ داری کو نبھانے کی صلاحیت بھی رب کائنات نے ہر ایک کو عطا کی ہے؛ چنانچہ گھر کے باہر کے کام زیادہ کٹھن اور محنت طلب ہوتے ہیں؛ اس لیے اس کی ذمہ داری مرد پر ڈالی گئی ہے اور گھر کے اندر کے کام یعنی صاف صفائی بچوں کی پرورش وغیرہ نزاکت اور جذباتیت والے کام کی ذمہ داری عورت پر ڈالی گئی ہے۔ عقل و فہم کا ادراک اور مرد و عورت کی جسمانی خلقت بھی اسی تقسیم کی طرف اشارہ کرتی ہے لیکن جس ماحول میں معاشرے کی پاکیزگی کوئی قیمت نہ رکھتی ہو اور جہاں عفت و عصمت کے بجائے اخلاق باختگی اور حیا سوزی کو منتہائے مقصود سمجھا جاتا ہو وہاں لوگ اس تقسیم کار اور پردہ و حیا کو نہ صرف شرم محسوس کرتے ہیں، بلکہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔

چنانچہ جب مغرب میں تمام اخلاقی اقدار سے آزادی کی ہوا چلی تو وہاں کے مرد نے عورت کے گھر میں رہنے کو اپنے لیے دہری مصیبت سمجھا ایک طرف تو اس کی ہوسناک طبیعت عورت کی کوئی ذمہ داری قبول کیے بغیر قدم قدم پر اس سے لطف اندوز ہونا چاہتی تھی اور دوسری طرف وہ اپنی قانونی بیوی کی معاشی کفالت کو بھی ایک بوجھ تصور کرتا تھا لہٰذا اس نے دونوں مشکلات کا جو حیا رد حل نکالا اس کا خوبصورت اور معصوم نام تحریک آزادیٔ نسواں ہے، عورت کو یہ پڑھایا گیا کہ تم اب تک گھر کی چار دیواری میں قید رہی ہو، باہر آ کر مردوں کے شانہ بشانہ زندگی کے ہر کام میں حصہ لینا چاہیے، اب تک تمہیں حکومت و سیاست کے ایوانوں سے بھی محروم رکھا گیا؛ اب تم باہر آ کر زندگی کی جدوجہد میں برابر کا حصہ لو دنیا بھر کے اعزاز اور اونچے اونچے منصب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

عورت بے چاری ان دلفریب نعروں سے متاثر ہو کر گھر سے باہر آ گئی اور پروپیگنڈے کے تمام وسائل کے ذریعے شور مچا کر اسے یہ باور کرا دیا گیا کہ اسے صدیوں کی غلامی کے بعد آج آزادی ملی ہے اور اب اس کے رنج و محن کا خاتمہ ہو گیا لہٰذا ان دلفریب و دلکش نعروں کی آڑ میں عورت کو گھسیٹ کر سڑکوں پر لایا گیا، اسے دفتر میں کلرکی عطا کی گئی، اسے اجنبی مردوں کی پرائیویٹ سیکرٹری کا منصب بخشا گیا، اسے تجارت چمکانے کے لیے سیلز گرل (sales girl) اور ماڈل گرل (model girl) بننے کا شرف بخشا گیا؛ عورت کی جسمانی ساخت اور اس کے ایک ایک عضو کو سر بازار رسوا کر کے گاہکوں کو دعوت دی گئی کہ آؤ اور ہم سے مال خریدو، یہاں تک کہ وہ عورت جس کے سر پر دین فطرت نے عزت و آبرو کا تاج رکھا تھا اور جس کے گلے میں عفت و عصمت کے ہار ڈالے تھے تجارتی اداروں کے لیے شو پیس (show piece) اور ہوس پرستوں کی خواہش پوری کرنے کے لیے ایک تفریح کا سامان بن کر رہ گئی؛ قرآن نے 1400 سال پہلے ہی عورتوں کے حوالے سے فرمایا تھا:

کیونکہ گھر ہی عورت کا عملی میدان اور اسی سے اس کی دنیا و آخرت وابستہ ہے عورت جو خدمت اپنے گھر بیٹھے انجام دیتی ہے معاشرے میں اس کا کوئی بدل نہیں ہے فرانس کے مشہور ڈاکٹر اگل مسٹرائل اپنی کتاب یورپ اور آزادی میں لکھتا ہے: عورت کا مرتبہ تو یہ تھا کہ اس کو گھر کے تمام کام اور ضروریات سپرد کر دی جائیں اور وہ بال بچوں کی بہترین طریقے پر داشت وہ برداشت کرتی؛ لیکن آج اہل یورپ اس سے ملکی اور فوجی کام لے کر اپنے روشن ضمیر اور بلند حوصلگی کا ثبوت دے رہے ہیں؛ حالانکہ یہ بلند حوصلگی اور روشن ضمیری نہیں؛ بلکہ تاریک دلی اور کوتاہی بھی نہیں ہے، کیونکہ ہر آنے والا دن اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ عورت کو اس قدر آزاد چھوڑنے سے سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ ہاتھ نہیں آیا ہے

سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف اپنی کتاب پروسترائیکا میں لکھتے ہیں: ہماری مغربی سوسائٹی میں عورت کو گھر سے باہر نکالا گیا اور اس میں ہم نے ضرور کچھ فوائد حاصل کیے ہیں پیداوار میں کچھ اضافہ ہوا؛ لیکن فیملی سسٹم تباہ ہو گیا اور اس تباہی سے ہمیں جو نقصانات اٹھانا پڑا ہے وہ نقصانات ان فوائد سے کہیں زیادہ ہیں جو پروڈکشن کے اضافے کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔

یہ حقائق تحریک آزادیٔ نسواں کی تصویر کا وہ رخ ہیں جو اہل یورپ خود بھگت رہے ہیں لیکن ہم سے اس کو مخفی رکھا گیا ہے؛ تاکہ اس دلدل میں ہم بھی پھنس جائیں؛ دشمن کے ہتھکنڈے مسلمانوں کے خلاف زور و شور سے چلائے جا رہے ہیں؛ مگر افسوس آج مسلمان ان حقائق سے بالکل بے خبر ہیں؛ مسلمان عورتوں کا اس پروپیگنڈے سے متاثر ہونا اخلاقی زوال اور سماجی انتشار ہے؛ بالکل اسی طرح دو چار ہونا ہے جیسا کہ آج اہل یورپ اس کا نقصان اٹھا رہے ہیں، جبکہ اسلام تو وہ دین فطرت ہے، جس نے عورت کو اس کا وہ جائز مقام دیا ہے، جس کی وہ مستحق تھی

اے میری ایمان والی بہن آج دشمن تجھے آزادیٔ نسواں کے پُر فریب نعرے کی آڑ میں ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے، مگر حقیقت یہی ہے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی قربانی حضرت عائشہؓ کا تدبر اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا ذوق عبادت و پردہ داری ہی ایک مسلمان عورت کی زندگی کا اصل اثاثہ ہے

محبوب خان: 'مدر انڈیا' کے خالق اور ہندوستانی سینما کے عظیم ہدایتکار

یوم پیدائش کے موقع پر

اظہر عباس

ہندوستانی سینما کی تاریخ میں محبوب خان ایک ایسا نام ہے جسے عظمت اور تخلیقی جرأت کا استعارہ کہا جا سکتا ہے۔ ان کا شمار ان فلم سازوں میں ہوتا ہے جنہوں نے نہ صرف فلمی دنیا میں اپنی انفرادیت قائم کی بلکہ ایسے موضوعات اور طرز بیان متعارف کرائے جنہوں نے ناظرین پر دیرپا اثر چھوڑا۔

محبوب خان (اصل نام رمضان خان) 9 ستمبر 1907 کو گجرات کے ایک چھوٹے سے گاؤں بلمیریا میں پیدا ہوئے۔ جوانی ہی میں وہ گھر سے نکل کر ممبئی آگئے اور اسٹوڈیوز میں چھوٹے موٹے کام کرنے لگے۔ ان کے فلمی سفر کی ابتدا 1927 میں ہوئی جب انہیں علی بابا اینڈ فورٹی تھیوز میں ایک چور کا کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔ یہ معمولی کردار ضرور تھا لیکن ان کے فلمی مستقبل کی بنیاد رکھ گیا۔

ابتدائی برسوں میں وہ ساگر مووی ٹون کے ساتھ وابستہ رہے اور کئی فلموں میں معاون کردار ادا کیے لیکن ان کی اصل دلچسپی اداکاری سے زیادہ ہدایتکاری میں تھی۔

1935 میں انہیں پہلی بار 'ججمنٹ آف اللہ' کی ہدایتکاری کا موقع ملا۔ عرب اور روم کی جنگ پر مبنی اس فلم نے انہیں فلم ساز کے طور پر پہچان دلائی۔ تاہم، اگلی دو فلمیں 'من موہن' (1936) اور 'جاگیردار' (1937) زیادہ کامیاب نہ ہو سکیں۔ ان کی قسمت 1937 میں بدلی جب سماجی موضوع پر مبنی فلم 'ایک ہی راستہ' ریلیز ہوئی اور خوب پذیرائی ملی۔

1939 میں دوسری عالمی جنگ نے ہندوستانی فلم انڈسٹری کو مالی طور پر کمزور کر دیا اور ساگر مووی ٹون بھی بند ہو گیا۔ اس کے بعد محبوب خان نیشنل اسٹوڈیوز میں شامل ہوئے جہاں انہوں نے 'عورت'، 'بہن' اور 'روٹی' جیسی فلمیں بنائیں۔ تاہم جلد ہی انہیں احساس ہوا کہ وہ اپنی تخلیقی سوچ کے مطابق کام نہیں کر پا رہے، چنانچہ انہوں نے اپنا پروڈکشن ہاؤس 'محبوب پروڈکشنز' قائم کیا۔

اس نئے سفر میں ان کی کئی کامیاب فلمیں سامنے آئیں۔ 'نجمہ' اور 'تقدیر' (1943) نے انہیں مضبوط مقام دیا جبکہ 1946 کی 'انمول گھڑی' سپر ہٹ ثابت ہوئی۔ اس فلم کے نغمے آج بھی یاد کیے جاتے ہیں۔

1949 میں ریلیز ہونے والی 'انداز' کو بھی خاصی کامیابی ملی، جس میں دلیپ کمار، نرگس اور راج کپور نے مرکزی کردار ادا کیے۔

1952 میں ان کی سب سے یادگار فلموں میں سے ایک 'آن' ریلیز ہوئی، جو ہندوستان کی پہلی ٹیکنی کلر فلم تھی۔ بڑے بجٹ اور شاندار تکنیک کے ساتھ بنائی گئی اس فلم نے عالمی سطح پر ہندوستانی فلم انڈسٹری کی پہچان بڑھائی۔ یہ پہلی ہندوستانی فلم تھی جو دنیا بھر میں بیک وقت ریلیز ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے 'امر' بنائی، جو اگرچہ کمرشل طور پر کامیاب نہیں ہوئی لیکن عصمت دری جیسے حساس موضوع پر بننے کے باعث انہیں ایک سنجیدہ فلم ساز کے طور پر مزید اعتبار ملا۔

محبوب خان کی سب سے بڑی کامیابی 1957 میں سامنے آئی جب انہوں نے 'مدر انڈیا' بنائی۔ یہ فلم نہ صرف ان کے کیریئر کی سب سے عظیم تخلیق مانی جاتی ہے بلکہ ہندوستانی سینما کی تاریخ میں بھی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ اس فلم کو اپنی پرانی فلم 'عورت' کے نام سے ریلیز کرنا چاہتے تھے لیکن نرگس کے مشورے پر اس کا نام 'مدر انڈیا' رکھا گیا۔ فلم نے عالمی سطح پر شہرت پائی اور آسکر ایوارڈ کے لیے بھی نامزد ہوئی۔

1962 میں انہوں نے بڑی امیدوں کے ساتھ 'سن آف انڈیا' بنائی، لیکن یہ فلم باکس آفس پر ناکام ثابت ہوئی۔ اگرچہ اس فلم کے گانے آج بھی مقبول ہیں لیکن اس ناکامی نے انہیں مایوس کیا۔ اپنی زندگی کے آخری برسوں میں وہ 16ویں صدی کی کشمیری شاعرہ حبہ خاتون پر فلم بنانا چاہتے تھے لیکن یہ خواب ادھورا رہ گیا۔

28 مئی 1964 کو محبوب خان اس دنیا سے رخصت ہو گئے مگر ان کی فلمیں اور تخلیقات آج بھی زندہ ہیں۔ 'مدر انڈیا' جیسی فلم نے انہیں ہمیشہ کے لیے امر کر دیا۔ ان کا نام ہندوستانی سینما کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

• • • •

راجستھان میں تبدیلی مذہب مخالف بل 2025 پاس

عمر قید تک کا ہے التزام، کانگریس نے ایوان میں کی زبردست مخالفت

جے پور، 9 ستمبر (ایجنسی) راجستھان میں اب لالچ، دھوکہ یا ڈر دکھا کر مذہب تبدیل کرانے والے اداروں پر سخت کارروائی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ حکومت ایسا قانون لانے جا رہی ہے، جس میں پہلی بار بلڈوزر کارروائی کو قانونی شکل دی جائے گی۔ نئے تبدیلی مذہب مخالف بل میں التزام ہے کہ غلط طریقے سے تبدیلی مذہب کرانے والے اداروں کی عمارتوں کو سیل کرنے اور منہدم کرنے تک کی کارروائی ہوگی۔ راجستھان اسمبلی میں منگل (9 ستمبر) کو غیر قانونی تبدیلی مذہب بل 2025 کو دوبارہ پیش کیا گیا۔ اپوزیشن کے ہنگامے کے درمیان اس بل کو پاس کر دیا گیا۔ بل میں التزام ہے کہ قانون کی مخالفت کرنے یا غیر قانونی قبضے پر تعمیر عمارتوں پر بھی بلڈوزر کارروائی ہوگی۔ کارروائی سے قبل انتظامیہ اور بلدیاتی ادارے تحقیقات کریں گے۔ بل میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر کسی جگہ پر اجتماعی تبدیلی مذہب ہوتا ہے تو اس جائیداد کو انتظامیہ ضبط کر کے اسے منہدم کر سکے گی۔ بلڈوزر کارروائی سے قبل نوٹس دیا جائے گا اور 72 گھنٹے کے اندر کارروائی ہوگی۔ غیر قانونی تبدیلی مذہب بل 2025 میں کئی سخت دفعات شامل کی گئی ہیں۔ نئے بل میں سزا اور جرمانے کی رقم میں کئی گنا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ نئے بل میں زبردستی، دھوکہ دہی یا لالچ کے ذریعے مذہب تبدیل کرانے پر 7 سے 14 سال قید اور 5 لاکھ روپے تک جرمانہ عائد کرنے کا التزام ہے۔ ساتھ ہی نابالغ، معذور، عورت، درج فہرست ذات (ایس سی) یا درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے لوگوں کا مذہب تبدیل کرانے پر 10 سے 20 سال قید اور 10 لاکھ روپے جرمانہ عائد کرنے کا التزام ہے۔ اجتماعی تبدیلی مذہب کے معاملوں میں 20 سال سے عمر قید تک کی سزا اور کم از کم 25 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ دوسری جانب غیر ملکی یا غیر قانونی اداروں سے فنڈ لے کر مذہب تبدیل کرانے پر 10 سے 20 سال قید اور 20 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ بار بار تبدیلی مذہب کے جرم میں شامل ہونے والوں کو عمر قید اور 50 لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ علاوہ ازیں اگر شادی کا مقصد صرف تبدیلی مذہب ہے تو ایسی شادی کو قانونی طور پر کالعدم قرار دیا جائے گا اور عدالت ایسی شادی کو منسوخ کر سکتی ہے۔ بل میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ گھر واپسی یعنی کسی شخص کا اپنے اصل مذہب میں واپس آنا تبدیلی مذہب کے زمرے میں نہیں آئے گا۔ یہ سہولت ان لوگوں کو راحت دیتی ہے جو اپنی مرضی سے اپنے اصل مذہب میں واپس لوٹنا چاہتے ہیں۔ اصل مذہب میں واپسی کو گھر واپسی کہا گیا ہے اور اسے مذہب کی تبدیلی کی تعریف سے باہر رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی اپنی مرضی سے مذہب تبدیل کرنا چاہتا ہے تو بھی انتظامیہ کی منظوری ضروری ہوگی۔ اس شخص کو کم از کم 90 روز قبل کلکٹر یا اے ڈی ایم کو مطلع کرنا ہوگا۔ مذہبی رہنما کو بھی 2 ماہ قبل نوٹس دینا ہوگا۔ اطلاع کو عوامی کیا جائے گا اور نوٹس بورڈ پر چسپاں کیا جائے گا۔ اس کے بعد 2 ماہ تک اعتراضات طلب کیے جائیں گے۔ اعتراضات کی سماعت اور تصفیہ کے بعد ہی تبدیلی مذہب درست مانی جائے گی۔ اپوزیشن پارٹی کانگریس نے اس بل کی کئی دفعات کے خلاف اعتراض کرتے ہوئے ایوان میں ہنگامہ کیا۔ کانگریس رکن اسمبلی شانتی دھاریوال نے بل کے بارے میں کہا کہ "یہ غلط طریقے سے اور غلط ارادوں سے لایا جا رہا ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "یہ بل نہ تو منطقی طور پر درست ہے اور نہ ہی معاشرتی طور پر درست سمجھا جا سکتا ہے۔" دھاریوال کے مطابق اس سے فرقہ پرستی بڑھے گی۔ یہ بل معاشرے کو متحد کرنے کے بجائے تقسیم کرنے کا کام کرے گا۔ بل پر بحث کے دوران کانگریس نے بحث میں حصہ نہیں لیا اور نعرے بازی کرتے ہوئے ایوان میں ہنگامہ کیا۔

دہلی کے وزیر صحت نے وکاس پوری میں مفت جگر صحت کیمپ کا افتتاح کیا

نئی دہلی، 9 ستمبر (وس) دہلی کے وزیر صحت ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ نے منگل کو مغربی دہلی کے وکاس پوری اسمبلی حلقہ کے کنور سنگھ نگر میں کیمپ آفس میں ایک مفت لیور ہیلتھ کیمپ اور ہیلتھ چیک اپ کیمپ کا افتتاح کیا۔ یہ پروگرام 9 سے 13 ستمبر تک جاری رہے گا جس میں مقامی باشندوں کو جگر سے متعلق امراض کے بارے میں چیک اپ اور مشاورت کی مفت سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ کیمپ کا انعقاد انسٹی ٹیوٹ آف لیور اینڈ بلیری سائنسز (آئی ایل بی ایس) کے تعاون سے کیا گیا ہے۔ طبی معائنہ، خون کی جانچ، فائبرو اسکین، ماہر ڈاکٹروں کے مشورے اور غذائیت سے متعلق مشاورت جیسی خدمات یہاں دستیاب ہیں۔ اس میں بلڈ پریشر، وزن، بلڈ شوگر، لپڈ پروفائل، سی بی سی (خون کی مکمل گنتی)، ہیپاٹائٹس بی اور سی ٹیسٹ، فیٹی لیور اور فائبروسس کا پتہ لگانے کے لیے فائبرو اسکین اور غذائی رہنمائی شامل ہے۔ افتتاح کے پہلے دن 100 سے زیادہ مقامی لوگوں نے ان خدمات سے استفادہ کیا۔ آئی ایل بی ایس کے ڈائریکٹر اور نیشنل اکیڈمی آف میڈیکل سائنسز کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ایس کے سرین نے پروگرام میں وزیر کی اس پہل کو سراہا۔ انہوں نے کیمپ میں آنے والے لوگوں کو جگر کی صحت کے لیے باقاعدہ چیک اپ اور طرز زندگی میں تبدیلی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ کیمپ کے بعد وکاس پوری اور گردونواح میں ہیلتھ چیک اپ مہم اگلے ایک ماہ تک جاری رہے گی، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ صحت کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ نے کہا کہ ہندوستان میں ہر چار میں سے ایک فرد فیٹی لیور سے متاثر ہے۔ جگر کی بیماری ایک خاموش وبا بن چکی ہے، جو تیزی سے پھیل رہی ہے۔ حکومت کا مقصد ہر طبقے کو صحت کی معیاری خدمات فراہم کرنا، آگاہی پھیلانا اور ایسے کیمپوں کے ذریعے بروقت علاج کو یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے دہلی کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جگر کے چیک اپ کے لیے خالی پیٹ آئیں اور اس مفت کیمپ کا فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ پہل دہلی حکومت کی صحت مند دہلی، بااختیار دہلی مہم کا ایک حصہ ہے، جو مقامی سطح پر عوامی بیداری اور طبی خدمات کو مضبوط بنانے پر مرکوز ہے۔

بادشاہت کے خاتمے کے بعد سے نیپال سیاسی عدم استحکام اور غیر یقینی صورت حال سے دوچار

نئی دہلی، 9 ستمبر (ایجنسی) ہندوستان کے لیے اسٹریٹجک اعتبار سے اہم ہمالیائی ملک نیپال میں بادشاہت کے خاتمے کے بعد گزشتہ سترہ برسوں سے سیاسی عدم استحکام اور بدامنی کا دور دورہ رہا اور اس مختصر عرصے میں ملک میں دس سے زیادہ بار حکومتیں تبدیل ہوئیں۔ دو بڑے ممالک چین اور ہندوستان سے گھرے نیپال کی سیاست اور خارجہ پالیسی ان دونوں ممالک سے متاثر رہی ہے اور مختلف حکومتوں کو دونوں ممالک کے درمیان توازن قائم کرنے میں چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ نیپال میں بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی وجہ سے بھی عدم استحکام کا ماحول بنتا رہا ہے۔ تقریباً تین کروڑ کی آبادی والے ملک نیپال میں ایک دہائی تک جاری خانہ جنگی کے بعد 239 سالہ بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا اور 2008 میں جمہوریت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ گزشتہ سترہ برسوں میں ملک نے متعدد احتجاجی مظاہروں کے سبب بار بار عدم استحکام اور غیر یقینی صورتحال کا سامنا کیا اور ہر ایک دو سال میں حکومت تبدیل ہوتی رہی۔ درمیان ملک میں 13 بار وزیر اعظم کی سطح پر اقتدار کی تبدیلی ہوئی۔ موجودہ وزیر اعظم کے پی شرما اولی چار بار، پشپ کمل دہل پرچنڈ تین بار اور شیر بہادر دیوبا دو بار وزیر اعظم رہے ہیں۔ ملک میں سیاسی عدم استحکام کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کسی بھی وزیر اعظم نے اپنی مدت پوری نہیں کی۔ موجودہ واقعات اسی تسلسل کا حصہ ہیں۔ ملک میں طویل عرصے سے جاری بدعنوانی سے عوام پہلے سے ہی غصے میں تھے اور حکومت کے سوشل میڈیا پر پابندی کے حکم کے بعد خاص طور پر نوجوانوں، جنہیں جنریشن زیڈ کہا جا رہا ہے کا غصہ سڑکوں پر پھوٹ پڑا۔ نوجوان آبادی کے سڑکوں پر شدید احتجاج نے بغاوت کی شکل اختیار کر لی۔ دو دن کے شدید مظاہروں کے بعد وزیر اعظم کے پی شرما اولی کو استعفیٰ دینا پڑا۔ اس سے قبل ان کے کچھ وزراء نے بھی استعفیٰ دے دیا تھا۔ مشتعل ہجوم نے پارلیمنٹ ہاؤس، صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم کی نجی رہائش گاہوں پر توڑ پھوڑ اور آگ زنی کی۔ مظاہروں کے دوران پیر کے روز پولیس کی کارروائی میں 20 افراد ہلاک اور تقریباً ساڑھے تین سو افراد زخمی ہو گئے۔ حکومت نے پیر کو سوشل میڈیا پر پابندی ہٹا دی تھی لیکن اس کے باوجود مظاہرین پرسکون نہ ہوئے اور آج پھر سڑکوں پر نکل آئے اور وزیر اعظم کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ یہ پورا واقعہ وزیر اعظم اولی کے چین میں شنگھائی تعاون تنظیم کی میٹنگ میں شرکت کے بعد وطن لوٹنے کے بعد پیش آیا۔ ان کا اسی ماہ ہندوستان دورے پر آنے کا امکان تھا۔ مسٹر اولی تقریباً بارہ ماہ قبل وزیر اعظم بننے کے بعد اب تک ہندوستان کے دورے پر نہیں آئے تھے۔ ہندوستانی خارجہ سکریٹری گزشتہ ماہ ان کے ہندوستان دورے کی تیاریوں کے سلسلے میں نیپال گئے تھے۔ نیپال کے اس سیاسی بحران کو ہندوستان کے ایک اور پڑوسی ملک بنگلہ دیش کے گزشتہ سال کے حالات کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے۔ اس وقت بنگلہ دیش میں طلبہ کے احتجاج نے شدید تحریک کی شکل اختیار کر لی تھی جس کے بعد وزیر اعظم شیخ حسینہ کو ملک چھوڑ کر ہندوستان میں پناہ لینی پڑی تھی۔ نیپال میں گزشتہ تقریباً تین دہائیوں میں متعدد تحریکیں ہوئی ہیں۔ 1990 کے عوامی احتجاج میں راج شاہی کے خلاف ہونے والی کارروائی میں سینکڑوں افراد مارے گئے۔ 1996 سے 2006 تک جاری ماؤ نواز بغاوت میں کمیونسٹ باغیوں اور حکومت کے درمیان خانہ جنگی جیسی صورتحال رہی جس میں 17 ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔ 2006 میں دوسرا عوامی احتجاج ہوا جس نے شہنشاہیت کو کمزور کر کے جمہوریت کی راہ ہموار کی۔ 2007 سے 2008 کے دوران ہونے والی مدھیشی تحریک میں ترائی علاقے میں نسلی نیپالی حقوق کے مطالبے کے باعث ہونے والے تشدد میں متعدد افراد مارے گئے۔ 2015 میں مدھیشی-تھارو مظاہرے، 2019 سے 2020 تک شہریت قانون اور بدعنوانی مخالف مظاہروں میں کٹھمنڈو اور ترائی میں پرتشدد اور پولیس کارروائی میں کئی افراد زخمی ہوئے۔ 2023 سے 24 تک شاہی نظام کے حامیوں کے مظاہروں میں بھی پرتشدد جھڑپیں ہوئیں۔

ایئر انڈیا نے کٹھمنڈو کی تمام پروازیں منسوخ کیں

نئی دہلی، 09 ستمبر (ایجنسی) نیپال میں بگڑتے حالات کے پیش نظر ایئر انڈیا نے منگل کے روز کٹھمنڈو کے لیے تمام پروازیں منسوخ کر دی ہیں۔ ایئر انڈیا کے ایک ترجمان نے بتایا کہ آج دہلی سے کٹھمنڈو کے لیے چار پروازیں طے تھیں لیکن سبھی منسوخ کر دی گئی ہیں۔ واپسی کی تمام پروازیں بھی منسوخ رہیں گی۔ ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ کٹھمنڈو میں موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے دہلی-کٹھمنڈو-دہلی روٹ کی پروازیں اے آئی 2231/2232، اے آئی 2219/2220، اے آئی 217/218 اور اے آئی 211/212 کو آج منسوخ کیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا "ہم صورت حال پر قریبی نظر رکھے ہوئے ہیں اور آئندہ تازہ ترین معلومات مشترک کرتے رہیں گے۔ ایئر انڈیا میں مسافروں اور عملے کے ارکان کی سلامتی ہمارے لیے سب سے اہم ہے۔" قابل ذکر ہے کہ نیپال میں سوشل میڈیا پر پابندی کے بعد شروع ہونے والا احتجاج پیر کو اس وقت پرتشدد ہو گیا جب پولیس نے مظاہرین پر سخت کارروائی کی۔ مظاہرین نے منگل کے روز پارلیمنٹ اور کئی لیڈروں کے گھروں کو آگ لگا دی۔ وزیر اعظم کے۔ پی۔ ایس۔ اولی نے آج اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

استعفیٰ کے بعد بھی دھنکھڑ کی خاموشی تشویشناک: سچن پائلٹ

رائے پور، 9 ستمبر (ایجنسی) کانگریس چھتیس گڑھ کے انچارج سچن پائلٹ نے سابق نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ کو دبنگ شخصیت کے حامل شخص قرار دیتے ہوئے کہا کہ استعفیٰ کے اتنے دنوں بعد بھی ان کی خاموشی حیران کن ہے۔ رائے پور کے سوامی وویکانند ہوائی اڈے پر پیر کی دیر رات صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر پائلٹ نے کہا کہ مسٹر دھنکھڑ ایک دبنگ شخصیت کے مالک ہیں اور ان کے اچانک استعفیٰ کی اصل وجہ ایک دن ضرور سامنے آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ استعفیٰ دینے کے اتنے دنوں بعد بھی ان کا کوئی بیان سامنے نہیں آیا، جو کہ باعث تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس استعفیٰ کو استعمال کرتے ہوئے نائب صدر کا انتخاب اپوزیشن پر مسلط کیا گیا ہے۔ اس دوران الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری پر سوال اٹھاتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ کانگریس 15 ستمبر سے ایک عوامی دستخطی مہم شروع کرے گی۔ ریاست کے تمام بڑے رہنماؤں کا اس مہم میں کردار ہوگا۔ اس مہم کے ذریعے الیکشن کمیشن پر منصفانہ اور شفاف انتخابات کرانے کا دباؤ ڈالا جائے گا۔ انہوں نے بہار میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی 'ووٹر ادھیکار یاترا' کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے پارٹی کارکنوں کو نئی توانائی ملی ہے اور چھتیس گڑھ میں بھی پارٹی انتخابی تیاریوں کے لیے پوری طرح مستعد ہے۔

نرمنڈ میں خوفناک لینڈ سلائیڈنگ، چار افراد کی موت، ایک بچی لاپتہ

شملہ، 9 ستمبر (یو این آئی) ہماچل پردیش کے کلو کے نرمنڈ علاقے میں بڑے پیمانے پر مٹی کے تودے گرنے سے دو بھائیوں کے مکانات منہدم ہو گئے، جس سے ایک ہی خاندان کے چار افراد ہلاک اور ایک سات سالہ بچی لاپتہ ہو گئی۔ یہ واقعہ گھاٹو پنچایت کے شرمنی گاؤں میں کل رات 2.30 بجے اس وقت پیش آیا جب پہاڑ سے بھاری ملبہ ان مکانات پر آ گرا۔ مرنے والوں کی شناخت ترپتا دیوی (شیو رام کی بیوی)، چنی (بیٹا)، انجنا کماری (بہو) اور پانچ سالہ بھویش (پوتے) کے طور پر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ شیو رام کی سات سالہ پوتی جاگرتی لاپتہ ہے۔ شیو رام، اس کے بھائی دھرم داس اور دھرم داس کی بیوی کالا دیوی کو بچا لیا گیا ہے اور نرمنڈ اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دھرم داس کا بیٹا اس وقت گھر پر نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ بچ گیا۔ مقامی لوگوں نے تینوں زندہ بچ جانے والوں کو صبح 6 بجے کے قریب باہر نکالا۔ اس تباہی میں گاؤں کے تین سے چار دیگر مکانات کو بھی نقصان پہنچا۔ علاقے میں راحت اور بچاؤ کی کارروائیاں جاری ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ریاست میں 20 جون سے 8 ستمبر تک بارش سے متعلقہ آفات میں 370 افراد ہلاک اور 434 زخمی ہوئے۔ ان حادثات میں 41 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔

سیلاب متاثرہ خاندانوں کو فوری معاوضہ دیا جائے: عاپ

نئی دہلی، 9 ستمبر (وس) عام آدمی پارٹی کی سینئر رہنما اور دہلی اسمبلی میں اپوزیشن کی لیڈر (ایل او پی) آتشی نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سے اپیل کی ہے کہ دہلی میں سیلاب سے متاثر ہزاروں خاندانوں کو فوراً مالی مدد فراہم کی جائے۔ آتشی نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ خاندانوں کے ہر بالغ فرد کو کم از کم اجرت کی بنیاد پر 18 ہزار روپے دیے جائیں۔ جن کسانوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، انہیں فی ایکڑ 20 ہزار روپے معاوضہ دیا جائے۔ جیسے "آپ" کی پنجاب حکومت پہلے ہی وہاں کے کسانوں کو اس طرح کی مدد دینے کا اعلان کر چکی ہے۔ آتشی نے کہا کہ سیلاب میں بچوں کی کتابیں، درسی کتب اور اہم دستاویزات بھی بہہ گئے ہیں۔ لہٰذا بچوں کو فوری طور پر کاپیاں اور درسی کتب فراہم کی جائیں اور بہہ گئے کاغذات دوبارہ بنانے کے لیے خصوصی ریلیف کیمپ لگائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریلیف کیمپوں میں پانی، بجلی، صفائی اور کھانے پینے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ متاثرہ خاندان سخت پریشان ہیں، ان کا بہت نقصان ہوا ہے۔ حکومت اپنی ذمہ داری سے بھاگ نہیں سکتی۔ متاثرہ لوگ خوف اور غیر یقینی کی حالت میں جی رہے ہیں۔ ان کی شکریہ ہے کہ کیا حکومت واقعی ان کی مدد کرے گی؟ منگل کو ڈیجیٹل پریس کانفرنس کرتے ہوئے اپوزیشن کی لیڈر آتشی نے کہا کہ اس بار مون سون کے دوران دہلی میں سیلاب آیا۔ سیلاب کی وجہ سے ہزاروں گھروں میں پانی بھر گیا۔ منگل کی صبح یمنا بازار میں رہنے والی رینا دیوی کا مجھے فون آیا۔ وہ فون پر زار و قطار رو رہی تھیں۔ وہ بتا رہی تھیں کہ جب پانی کم ہونے کے بعد وہ اپنے گھر واپس گئیں تو دیکھا کہ گھر میں کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ بچوں کی کتابیں، برتن، گدے سب بہہ گئے۔ جو تھوڑا سا سامان بچا بھی تھا وہ دس دن تک پانی میں ڈوبا رہنے کی وجہ سے خراب ہو گیا۔ آتشی نے کہا کہ رینا دیوی کے بچوں کے سارے ضروری کاغذات بھی پانی میں بہہ گئے ہیں۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ ہم دس دن سے کام پر نہیں جا پائے، ہاتھ میں ایک پیسہ نہیں ہے۔ گھر میں ایک بھی سامان باقی نہیں بچا۔ آتشی نے کہا کہ یہ حالت صرف رینا دیوی اور ان کے خاندان کی نہیں ہے بلکہ دہلی میں ہزاروں سیلاب متاثرہ خاندان ایسی ہی مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ یمنا کا پانی تو کم ہو گیا ہے مگر گھروں میں کچھ بھی نہیں بچا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سے کہا کہ میں ان تمام متاثرہ خاندانوں کی طرف سے آپ سے مدد کی اپیل کرتی ہوں۔ ریکھا گپتا جی، آپ دہلی کی وزیر اعلیٰ ہیں، ان خاندانوں کی مدد کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ یہ صرف ایک خاندان کا نہیں بلکہ ہزاروں خاندانوں کا حال ہے جو دس دن سے کام پر نہیں جا سکے اور ایک پیسہ نہیں کما پائے۔ دوسری طرف گھروں میں کوئی سامان استعمال کے قابل نہیں بچا۔ آتشی نے دہلی کی بی جے پی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ حکومت نے ریلیف کیمپوں میں کوئی مدد فراہم نہیں کی۔ نہ پانی تھا، نہ صفائی، نہ بجلی اور نہ ہی مناسب کھانے کا انتظام۔ انہوں نے کہا کہ آج دہلی میں سیلاب متاثرہ ہزاروں خاندانوں کے دل میں یہی درد اور پریشانی ہے کہ کیا حکومت ان کی مدد کرے گی؟ آتشی نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سے کہا کہ ان سب خاندانوں کی طرف سے میں آپ سے مدد کی اپیل کرتی ہوں۔ ان خاندانوں کے افراد دس دن سے کام پر نہیں جا سکے اور آئندہ بھی دنوں تک کام پر نہیں جا پائیں گے۔ اس لیے فوراً دہلی کی کم از کم اجرت کے مطابق ہر بالغ متاثرہ فرد کو 18 ہزار روپے فی مہینہ دیا جائے تاکہ وہ کچھ ریلیف محسوس کریں۔ آتشی نے کہا کہ اس کے علاوہ ہر خاندان کو ان کے گھروں میں ہوئے نقصان کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔ ان کے بچوں کی تمام کاپیاں، کتابیں، اسکول بیگ، قلم اور پنسلیں سیلاب میں بہہ گئی ہیں۔ میری اپیل ہے کہ دہلی کے تمام سیلاب متاثرہ بچوں کو، چاہے وہ سرکاری اسکول میں پڑھتے ہوں یا پرائیویٹ اسکول میں، فوراً کتابیں، کاپیاں اور اسکول کا سامان فراہم کیا جائے۔ آتشی نے کہا کہ کئی کسان بھائی بہن یمنا کے کنارے کھیتی کرتے ہیں۔

مرکزی وزیر داخلہ.........
اتحادیوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ ہر پارٹی کی توقعات پر بات کی جائے گی۔ اس سلسلے میں ریاستی صدر ڈاکٹر دلیپ جیسوال نے کہا کہ امت شاہ اپنے دورہ بہار کے دوران پارٹی تنظیم سے وابستہ تمام عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کریں گے۔ اس دوران زمینی سطح پر ان کی جانب سے موصول ہونے والے تاثرات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا اور انتخابی مہم کا خاکہ طے کیا جائے گا۔ سینئر صحافی ارون پانڈے نے بات چیت میں کہا کہ امت شاہ کا یہ دورہ محض رسمی نہیں ہوگا بلکہ مکمل طور پر اسٹریٹجک ہوگا۔ وہ صرف سیٹوں کی تقسیم کا حتمی فیصلہ لیں گے بلکہ انتخابی روڈ میپ تیار کرنے اور زمینی کارکنوں کو ہدایت دینے کا کام بھی کریں گے۔ بہار انتخابات میں بی جے پی اور این ڈی اے کی جیت کی بنیاد اس دورے سے رکھی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ بہار کی موجودہ این ڈی اے حکومت کی میعاد 23 نومبر 2020 سے شروع ہوئی تھی۔ نتیش حکومت کی مدت اس سال 22 نومبر یعنی 2025 تک ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے پہلے انتخابات ہوں گے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ ستمبر اور اکتوبر کے درمیان ضابطہ اخلاق نافذ ہو جائے گا۔ ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی اکتوبر اور نومبر کے پہلے ہفتے کے درمیان مکمل ہو سکتی ہے۔

اسرائیل کا قطر.........
اپنا سخت رد عمل ظاہر کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری نے بیان جاری کر کہا ہے کہ اسرائیل کا یہ حملہ قابل مذمت ہے۔ جاری بیان میں لکھا گیا ہے کہ یہ حملہ بین الاقوامی قوانین کی سخت خلاف ورزی ہے اور قطر کی خودمختاری اور سلامتی پر براہ راست خطرہ ہے۔ قطر اس لاپرواہ اسرائیلی رویہ کو برداشت نہیں کرے گا۔ بیان میں یہ بھی درج ہے کہ اعلیٰ سطحی جانچ چل رہی ہے اور جلد ہی مزید تفصیلات پیش کی جائیں گی۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیل نے دوحہ میں جس جگہ کو ہدف بنایا ہے، وہ کوئی سنسان جگہ نہیں بلکہ ایک رہائشی علاقہ ہے۔ ایک ذرائع نے سیکورٹی افسران کے حوالے سے بتایا ہے کہ ان کی سب سے بڑی ترجیح علاقہ کو تحفظ فراہم کرنا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ کتنا نقصان ہوا ہے۔ ابھی تک یہ بھی پتہ نہیں چل سکا ہے کہ اس دھماکہ میں کوئی ہلاکت بھی ہوئی ہے یا نہیں۔ انھوں نے کہا کہ سیکورٹی انتظامات کافی پیچیدہ ہیں، کیونکہ معاملہ ایک بہت حساس جگہ کا ہے۔ بہر حال، دوحہ میں جاری حماس مذاکراتی ٹیم کی میٹنگ کا مقصد امریکہ کی طرف سے پیش کردہ نئی جنگ بندی تجویز پر غور کرنا تھا۔ اسرائیلی حملہ نے اس کوشش کو شدید دھچکا پہنچایا ہے۔ مبصرین کا بھی ماننا ہے کہ اسرائیل نے اس حملے کے ذریعہ ایک بار پھر ممکنہ جنگ بندی کی کوششوں کو ناکام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس درمیان غزہ پٹی میں بھی اسرائیلی حملوں کی خبر ہے۔ غزہ پٹی میں تازہ حملوں کے دوران تقریباً 35 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ جن میں 7 ضرورت مند شہری بھی ہیں۔ اسرائیل لگاتار غزہ سٹی کو قبضے میں لینے کے منصوبہ پر کام کر رہا ہے۔ فلسطینیوں کو جنوب کی طرف نکلنے کے لیے تنبیہ بھی کی جاری ہے اور احکامات بھی صادر کیے جا رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے شاہ.........
گلدستہ پیش کر کے کیا۔ اس موقع پر آبی وسائل اور پارلیمانی امور کے وزیر وجے کمار چودھری، اقلیتی فلاح کے وزیر محمد زماں خان، بہار ریاستی سنی وقف بورڈ کے چیئرمین محمد ارشاد اللہ، مزار شریف انتظامیہ کمیٹی کے صدر میجر اقبال حیدر خان، مزار شریف انتظامیہ کمیٹی کے سکریٹری محمد تحسین ندیم سمیت کثیر تعداد میں سماجی، سیاسی کارکنان اور عقیدت مند موجود تھے۔

سی پی رادھا کرشنن.........
سبھی پارٹیوں کے ساتھ تال میل قائم کرنا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کے نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب کے معاملے پر اتفاق رائے قائم کیا جا سکے۔ جناب نڈا نے کہا کہ پچھلے ہفتے NDA کی شراکت دار اور اپوزیشن پارٹیوں سے اس سلسلے میں رابطہ قائم کیا گیا۔ جناب چندرپورم پونو سامی رادھا کرشنن نے، ایک طالب علم لیڈر کے طور پر اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ وہ RSS اور جن سنگھ جیسی تنظیموں میں سرگرم رہے۔ تبھی سے انہوں نے سیاست کو عوامی خدمت کے ایک وسیلے کے طور پر اپنایا۔ جناب رادھا کرشنن کو کوئمبتور سے لوک سبھا کے لیے 2 بار چنا گیا۔ ممبر پارلیمنٹ کے طور پر وہ اقوام متحدہ میں بھارت کے پارلیمانی وفد کا حصہ رہے۔ تمل ناڈو میں انہوں نے بی جے پی کے ریاستی صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 2016 اور 2020 کے درمیان وہ Coir بورڈ کے چیئرمین رہے۔ جناب رادھا کرشنن نے جھارکھنڈ، تلنگانہ، پوڈوچیری اور مہاراشٹر کے گورنر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ جناب رادھا کرشنن تمل ناڈو کے شہر Tiruppur میں پیدا ہوئے۔ وہ جنوبی بھارت کے پہلے OBC رہنما ہیں، جنہیں نائب صدر کے عہدے کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔ وہ پیشے سے زراعت اور صنعت کے ماہر ہیں۔ انہیں ان کی دیانتداری، دور اندیشی اور بے داغ سیاسی زندگی کے لیے جانا جاتا ہے۔ وشو پی ایس کی رپورٹ کے ساتھ خبر نامے کے لیے میں اسلم بیگ نائب صدر جمہوریہ کا انتخاب اگلے مہینے کی 9 تاریخ کو ہوگا۔ یہ انتخاب، جناب جگدیپ دھنکھڑ کے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیے جانے کی وجہ سے کرایا جا رہا ہے۔

ایس آئی آر کے عمل.........
ایس آئی آر کے عمل میں آدھار کارڈ کو شناختی کارڈ کے طور پر قبول کرنے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے کہا، آدھار ایک درست شناختی کارڈ ہے۔ جن کے پاس اب آدھار نہیں ہے وہ جلد ہی بنوالیں گے۔ میرے خیال میں ووٹر شناختی کارڈ (ای پی آئی سی) کو بھی ایک درست دستاویز کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔ نیپال میں جاری سیاسی تشدد اور کشیدگی کے بارے میں پوچھے جانے پر وزیر اعلیٰ نے کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا، نیپال ہمارا پڑوسی ملک ہے اور میں اس سے پیار کرتا ہوں لیکن میں موجودہ صورتحال پر تبصرہ نہیں کر سکتی۔ میں اس معاملے پر تب ہی کچھ کہوں گی جب حکومت ہند کی طرف سے کوئی سرکاری بیان آئے گا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ گزشتہ سال بنگلہ دیش میں سیاسی بحران کے دوران بھی مرکزی حکومت کا موقف واضح ہونے تک انہوں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ممتا نے کہا کہ نیپال کے معاملے میں مرکزی حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی بیان نہیں آیا ہے۔

سیویکا اور سہایکا کے.........
بہار کے تمام بلاکوں میں جیویکا گروپوں کے ذریعے بے سہارا مویشیوں کے تحفظ کے لیے بہار جیویکا گودھن سرکشن اینڈ مینجمنٹ اسکیم کو بھی منظوری دی گئی ہے۔ میٹنگ کے دوران مکھیہ منتری کنیا ویواہ منڈپ یوجنا کے تحت ریاست کی تمام 8053 گرام پنچایتوں میں مرحلہ وار شادی ہالوں کی تعمیر کے لیے بہار ایمرجنسی فنڈ سے 50 کروڑ روپے دینے کی منظوری دی گئی۔ محکمہ پنچایتی راج کے تحت پنچایت دفتر اور مکھیہ منتری گرامین پیہ جل نشچے یوجنا کے بقایا بجلی بلوں کی ادائیگی کے لیے بہار ایمرجنسی فنڈ سے 5 ارب 94 کروڑ 56 لاکھ روپے دینے کی بھی ہدایات دی گئی ہیں۔ میٹنگ میں، مالی سال 26-2025 میں مکھیہ منتری دیہی سولر اسٹریٹ لائٹ اسکیم کے تحت بہار ایمرجنسی فنڈ سے ایک ارب روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ ہندوستھان سماچار

نیپال میں تشدد کے.........
سوشل میڈیا پر پابندی کے خلاف دارالحکومت کٹھمنڈو اور کچھ دوسرے علاقوں میں احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اس دوران 19 لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ نیپال کے وزیر داخلہ رمیش لیکھک نے موجودہ صورتحال کی وجہ سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کٹھمنڈو میں کرفیو کا حکم جاری کر دیا گیا ہے جس کے باعث چاروں اضلاع میں کسی کا داخلہ، اجتماع، جلوس، مظاہرے پر پابندی ہوگی۔ بڑی تعداد میں فوج سڑکوں پر تعینات کی گئی ہے۔ تاکہ تشدد کو روکا جا سکے۔

مودی نے سیلاب.........
سے سنگین حالات کھڑی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ حالیہ دنوں میں شدید بارش کی وجہ سے ہماچل پردیش میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات پیش آئے ہیں۔ ریاست کے کئی اضلاع میں نظام زندگی درہم برہم ہے اور بڑے پیمانے پر نقصانات ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ ہماچل کے وزیر اعلیٰ سکھویندر سنگھ سکھو کا کہنا ہے کہ بارش اور لینڈ سلائیڈنگ سے ریاست کو تقریباً 10 ہزار کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو قدرتی آفات سے متاثرہ ہماچل پردیش کے بعد پنجاب کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے گرداسپور میں سیلاب متاثرین سے ملاقات کی اور نقصان کا جائزہ لینے کے لیے ریاستی حکام کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی۔ میٹنگ کے بعد وزیر اعظم نے پنجاب کے لیے 1600 کروڑ روپے کی اضافی مالی امداد کا اعلان کیا۔ یہ رقم ریاست کے پاس دستیاب 12000 کروڑ روپے کی امداد کے علاوہ ہے۔ اس کے علاوہ ایس ڈی آر ایف اور پردھان منتری کسان سمان ندھی کی دوسری قسط پیشگی جاری کی جائے گی۔ وزیر اعظم نے قدرتی آفت میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کو 2 لاکھ روپے اور شدید زخمیوں کو 50 ہزار روپے دینے کا بھی اعلان کیا۔ مرکزی حکومت نے نقصانات کا جائزہ لینے کے لیے بین وزارتی مرکزی ٹیمیں بھی پنجاب بھیجی ہیں اور ان کی تفصیلی رپورٹ کی بنیاد پر مزید امداد پر غور کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ حکومت صورتحال سے نمٹنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ وزیر اعظم آفس کے مطابق وزیر اعظم نے پنجاب کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا فضائی سروے کیا۔ اس کے بعد انہوں نے گرداسپور میں عہدیداروں اور منتخب نمائندوں کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی۔ یہاں انہوں نے راحت اور بازآبادکاری کے اقدامات کا جائزہ لیا اور ریاست میں ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیا۔ جن کسانوں کے پاس بجلی کا کنکشن نہیں ہیں، انہیں اضافی امداد دی جائے گی۔ بورویلوں میں گاد بھرنے اور ان کے بہ جانے کی صورت میں، ریاستی حکومت کی تجویز پر راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا کے تحت پروجیکٹ موڈ پر مدد فراہم کی جائے گی۔ پردھان منتری آواس یوجنا-گرامین کے تحت تباہی سے متاثرہ اہل خاندانوں کو مکانات کی تعمیر نو کے لیے مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ سماگرہ شکشا ابھیان کے تحت پنجاب میں حالیہ سیلاب سے تباہ ہونے والے سرکاری اسکولوں کو مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ وزیر اعظم نے پورے خطے اور اس کے لوگوں کی مدد کے لیے کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت پر زور دیا۔ اس میں پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت مکانات کی تعمیر نو، قومی شاہراہوں کی تزئین و آرائش، اسکولوں کی تعمیر نو، وزیر اعظم کے قومی ریلیف فنڈ کے ذریعے امداد فراہم کرنا اور جانوروں کے لیے منی کٹس کی تقسیم جیسے اقدامات شامل ہوں گے۔ جل سنچے جن بھاگیداری پروگرام کو بڑے پیمانے پر نافذ کیا جائے گا۔ یہ کوششیں بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی میں اضافہ کریں گی اور پانی کی طویل مدتی پائیداری کو یقینی بنائیں گی۔ اس دوران وزیر اعظم نے تباہی اور سیلاب سے متاثرہ لوگوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے ان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم نے قدرتی آفت میں جانیں گنوانے والوں کے خاندانوں سے اظہار تعزیت کیا اور کہا کہ مرکزی حکومت اس مشکل وقت میں ریاستی حکومتوں کے ساتھ مل کر کام کرے گی اور ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ حالیہ سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے یتیم ہونے والے بچوں کو پی ایم کیئرز فار چلڈرن اسکیم کے تحت جامع امداد فراہم کی جائے گی۔ اس سے ان کی طویل مدتی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جائے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ریاستوں کو پیشگی ادائیگیوں سمیت ڈیزاسٹر مینجمنٹ رولز کے تحت ہر قسم کی مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، فوج، ریاستی انتظامیہ اور دیگر خدمت پر مبنی تنظیموں کے اہلکاروں کی فوری راحت اور ردعمل میں ان کی کوششوں کی تعریف کی۔ مرکزی حکومت، ریاست کے میمورنڈم اور مرکزی ٹیموں کی رپورٹ کی بنیاد پر تخمینہ کا مزید جائزہ لے گی۔

پٹنہ صاحب گرودوارہ.........
جس میں گرودوارے کو آر ڈی ایکس سے اڑانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ سکھ برادری کا ایک بڑا مذہبی مقام پٹنہ صاحب گرودوارہ گرو گوبند سنگھ جی کی جائے پیدائش ہے۔ ملک اور بیرون ملک سے ہزاروں عقیدت مند روزانہ یہاں درشن کے لیے آتے ہیں۔ پولیس حکام کا کہنا تھا کہ سائبر سیل کو الرٹ کر دیا گیا ہے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ دھمکی آمیز ای میل کہاں سے آیا ہے اور کس نے بھیجا ہے۔ آئی ٹی ماہرین ای میل کی تکنیکی تحقیقات کر رہے ہیں۔ ابھی تک کوئی دھماکہ خیز مواد نہیں ملا ہے تاہم پولیس کسی بھی امکان کو نظر انداز نہیں کر رہی ہے۔ پولیس نے عقیدت مندوں اور مقامی لوگوں سے افواہوں پر توجہ نہ دینے اور انتظامیہ کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ معاملے کی مکمل تحقیقات کی جا رہی ہیں اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ سائبر تحقیقات اور بم سکواڈ کی ٹیم رپورٹ سے خطرے کی سنگینی واضح ہو جائے گی تخت شری ہری مندر جی پٹنہ صاحب سکھوں کے پانچ تختوں میں سے ایک ہے اور عالمی سطح کا مرکز ہے۔ اس مقدس مقام کو نشانہ بنانے کی دھمکی نے پوری انتظامیہ کو ہائی الرٹ کر دیا ہے۔ سیکورٹی ایجنسیاں احاطے کے ہر کونے کا باریک بینی سے جائزہ لے رہی ہیں۔

جنوبی کوریا امریکہ میں زیر حراست اپنے 300 شہریوں کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس لائے گا، وزیر خارجہ

سیول (جنوبی کوریا)، 09 ستمبر (وس) امریکہ میں جنوبی جارجیا میں Hyundai-LG Energy Solutions کے بیٹری پلانٹ پر امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (آئی سی ای) کے چھاپے میں گرفتار کیے گئے تقریباً 300 جنوبی کوریائی شہری چارٹرڈ ہوائی جہاز پر وطن واپس آئیں گے۔ یہی نہیں بلکہ جنوبی کوریا اپنے اعلیٰ سفارت کار کو بھی امریکہ بھیج رہا ہے۔ اس کا مقصد امیگریشن چھاپے پر بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کو بحران میں تبدیل ہونے سے روکنا ہے جو اس کے سب سے اہم اتحادی کے ساتھ تعلقات کو طویل مدتی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ معلومات دی کوریا ٹائمز اخبار اور سی این این کی رپورٹ میں دی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سیول کے حکام نے بتایا کہ وزیر خارجہ چو ہیون پیر کی شام مقامی وقت کے مطابق واشنگٹن ڈی سی کے لیے روانہ ہوئے۔ اس سے چند گھنٹے قبل حکومت نے اعلان کیا تھا کہ گزشتہ جمعرات کو امریکہ میں زیر حراست تقریباً 300 جنوبی کوریائی شہری امریکہ کے ساتھ بات چیت کے بعد چارٹرڈ فلائٹ کے ذریعے کوریا واپس جائیں گے۔ کورین ایئر نے منگل کو تصدیق کی کہ ایئرلائن کا ایک بوئنگ 747 طیارہ (81-B747 چارٹرڈ فلائٹ) سیول کے قریب انچیون انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے جارجیا کے ہارٹسفیلڈ-جیکسن اٹلانٹا انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہوگا۔ کورین ایئر کے ترجمان نے بتایا کہ طیارہ بغیر کسی مسافر کے روانہ ہوگا اور اس میں 368 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ جنوبی کوریا کے شہریوں کو بیڑیوں میں قید کیے جانے کی تصاویر ملک بھر میں بڑے پیمانے پر گردش کر رہی ہیں۔ اس سے ملک میں امریکہ کے خلاف ناراضگی بڑھ گئی ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ وزیر خارجہ اس عمل میں کیا کردار ادا کریں گے لیکن صدر لی جے میونگ کی حکومت اندرون ملک بڑھتی ہوئی بے اطمینانی پر تیزی سے قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے۔ قدامت پسند اپوزیشن پیپلز پاور پارٹی کے ترجمان، سونگ ایون سیونگ، جو عام طور پر امریکہ کے حق میں بولتے ہیں، نے بھی اس چھاپے کو "بے مثال سفارتی تباہی" قرار دیا۔ سیونگ نے کہا: "یہ امریکہ کی طرف سے جنوبی کوریا کے ساتھ سفارتی عدم اطمینان کا سب سے مضبوط اظہار ہے۔" لی کو واضح طور پر بتانا چاہیے کہ یہ سفارتی ناکامی کہاں سے شروع ہوئی تھی۔ جنوبی کوریا کی پروگریسو پارٹی کے رہنما کم جے یون نے اس چھاپے کو "خیانت" قرار دیا۔ کم نے کہا کہ ٹرمپ کو اس کے لیے معافی مانگنی چاہیے اور اس طرح کے واقعے کو دوبارہ ہونے سے روکنے کے لیے اقدامات کرنے کا وعدہ کرنا چاہیے۔" صدر لی جے میونگ نے منگل کے روز کہا کہ وہ امریکی امیگریشن چھاپوں میں حراست میں لیے گئے سیکڑوں کوریائی کارکنوں کے لیے گہری ذمہ داری محسوس کرتے ہیں۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ سیول-واشنگٹن کے تعاون میں تعاون کرنے والوں کی جائز سرگرمیوں کو دوبارہ نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ واشنگٹن کے ساتھ مل کر کام کریں گے تاکہ ایسے واقعات کی تکرار کو روکا جا سکے اور ویزا سے متعلق اقدامات میں مناسب اصلاحات کی جائیں۔ لی نے متعلقہ وزارتوں کو حکم دیا کہ وہ اس وقت تک صورت حال پر گہری نظر رکھیں جب تک کہ تمام زیر حراست افراد بحفاظت گھر واپس نہیں پہنچ جاتے۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ان ملازمین کو جارجیا کے شہر فوکسٹن میں ایک حراستی مرکز میں رکھا گیا ہے۔ واشنگٹن میں کورین ایمبیسی میں قونصل جنرل چو کی جونگ کی سربراہی میں ایک ٹاسک فورس حراست میں لیے گئے عملے سے ملاقات کر رہی ہے۔ زیادہ تر عملے نے وطن واپسی کی خواہش ظاہر کی ہے۔ وزارت نے کہا کہ کوریائی شہری رضاکارانہ روانگی" کے ذریعے امریکہ چھوڑیں گے، ایک ایسا عمل جو امیگریشن کے قیدیوں کو اپنی مرضی سے واپس آنے کی اجازت دیتا ہے اور اکثر انہیں باضابطہ ملک بدری کے حکم سے آزاد کر دیتا ہے۔ وزارت خارجہ نے بتایا کہ وزیر خارجہ چو ہیون پیر کی رات (مقامی وقت) کو واشنگٹن پہنچے تاکہ حراست میں لیے گئے عملے کی واپسی کو حتمی شکل دی جا سکے۔

نیتن یاہو کا دو دن میں غزہ میں 50 رہائشی ٹاور تباہ کرنے کا دعویٰ

تل ابیب، 09 ستمبر (وس) اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے کہا ہے کہ اسرائیلی

فضائیہ نے گزشتہ دو دن کے دوران غزہ میں 50 رہائشی ٹاور تباہ کر دیے ہیں۔ ان کے بقول یہ صرف ایک ابتدائی اقدام" ہے۔ جس کے بعد غزہ شہر میں بڑی زمینی کارروائی کی تیاری کی جا رہی ہے۔ فضائیہ کے ہیڈکوارٹر سے خطاب میں نیتن یاہو نے کہا کہ چند روز پہلے میں نے وعدہ کیا تھا کہ دہشت گردی ختم کر دیں گے۔ پچھلے دو دن میں 50 ٹاور گرائے جا چکے ہیں اور یہ سب کچھ ہماری بڑی کارروائی، زمینی حملے کی تمہید ہے جو اس وقت غزہ شہر کے اندر ہماری فورسز ترتیب دے رہی ہیں"۔ انھوں نے غزہ کے شہریوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو خبردار کیا جا چکا ہے فوری طور پر نکل جائیں۔ اس سے قبل اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے بھی دھمکی آمیز بیان دیتے ہوئے کہا کہ تھا "آج غزہ کی فضا پر ایک زبردست طوفان چھا جائے گا اور دہشت گرد ٹاورز لرز اٹھیں گے"۔ کاٹز نے مزید کہا کہ یہ حماس کے رہنماؤں اور جنگجوؤں کے لیے آخری وارننگ ہے، چاہے وہ غزہ میں ہوں یا باہر فائیو اسٹار ہوٹلوں میں۔ قیدیوں کو رہا کریں اور ہتھیار ڈال دیں ورنہ غزہ اور آپ سب تباہ ہو جائیں گے۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ فوج اپنی منصوبہ بندی کے مطابق کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور غزہ پر مکمل کنٹرول کے لیے آپریشن کو وسعت دے رہی ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق نیتن یاہو نے اپنے وزیروں کو حکم دیا ہے کہ وہ غزہ پر جاری فوجی کارروائی کے بارے میں کوئی بیان نہ دیں۔ ایک روز قبل ہی انہوں نے کہا تھا کہ فوج غزہ شہر اور اس کے اطراف میں اپنی کارروائی مزید گہری" کر رہی ہے۔ نیتن یاہو نے کابینہ کے اجلاس کے آغاز پر کہا کہ ہم شہر کے اندر اور اطراف میں اپنی زمینی پیش قدمی کو تیز کر رہے ہیں، دہشت گرد انفراسٹرکچر اور ٹاورز کو تباہ کر رہے ہیں۔ اسرائیل نے شہریوں کے انخلا کے لیے ایک اور "انسانی علاقہ" بھی قائم کیا ہے۔ غزہ شہر پچھلے کئی ہفتوں سے شدید بمباری اور فوجی کارروائیوں کی زد میں ہے۔ اتوار کے روز اسرائیلی فوج نے الرویا ٹاور کو بمباری سے نشانہ بنایا۔ فوج نے اس سے پہلے علاقے کے مکینوں کو نکلنے کا کہا تھا۔ اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا تھا کہ عمارت میں حماس کا ڈھانچہ موجود ہے۔ ویڈیوز میں دکھایا گیا کہ کس طرح ٹاور ملبے کا ڈھیر بن گیا اور پورا علاقہ دھوئیں اور گرد و غبار سے بھر گیا، جبکہ شہری خوف و ہراس میں مبتلا ہو گئے۔ اسی طرح جمعے اور ہفتے کے روز بھی غزہ میں دو ٹاور (برج مشہدی اور برج السوسی) تباہ کیے گئے۔ ان کارروائیوں سے قبل بھی فوج نے مکینوں کو عمارتیں خالی کرنے کا حکم دیا تھا۔ فوج نے ہفتے کو اعلان کیا تھا کہ غزہ کے مکین جنوبی علاقے المواصی میں منتقل ہو جائیں۔ جہاں بقول اسرائیل "انسانی انفراسٹرکچر" قائم ہے اور وہاں خوراک و ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اسرائیلی فوج کی نئی کارروائی کا مقصد غزہ شہر میں باقی بچ جانے والے ٹاورز کو بھی نشانہ بنانا ہے۔ یہ آپریشن عربات جدعون 2 کے نام سے جاری ہے، جبکہ غزہ کے شہری گزشتہ دو برس سے جاری اسرائیلی جنگ کے باعث بدترین انسانی بحران اور قحط کا سامنا کر رہے ہیں۔

برطانیہ کا فلسطینی اتھارٹی کے ساتھ معاہدہ، مستقبل میں حماس کا کوئی کردار نہ ہو

لندن، 09 ستمبر (وس) فلسطینی صدر محمود عباس نے برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کے فلسطینی ریاست کے اعتراف کے وعدے کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ اعلان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس سے قبل متوقع ہے۔ برطانوی وزیر اعظم کے دفتر کے بیان میں کہا گیا کہ فلسطینی اتھارٹی کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے کہ مستقبل میں حماس کا کوئی کردار نہیں ہو گا۔ یہ ملاقات پیر کی شام ڈاؤننگ اسٹریٹ میں ہوئی۔ بیان کے مطابق دونوں رہنماؤں نے غزہ کی خراب صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ اسٹارمر نے فوری حل تلاش کرنے، قیدیوں کی رہائی، فوری جنگ بندی اور انسانی امداد میں اضافے پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے برطانیہ اور اس کے شراکت داروں کی کوششوں کو اجاگر کیا تاکہ ایک طویل مدتی حل نکالا جا سکے۔ اس پر دونوں رہنماؤں نے اتفاق کیا کہ یہ فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے لیے پائیدار امن اور استحکام کی واحد راہ ہے۔ اسٹارمر نے عباس کے فلسطینی اتھارٹی کی اصلاحات کے عزم کو بھی سراہا۔ صدر عباس نے بھی اسٹارمر کے فلسطینی ریاست کے اعتراف کے وعدے کو سراہا، بشرطیکہ اسرائیل اپنی پالیسی نہ بدلے۔ دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مستقبل میں حماس کا کوئی سیاسی کردار نہیں ہوگا اور جلد دوبارہ بات چیت ہوگی۔ اسی دن عباس نے اعلان کیا کہ فلسطینی اتھارٹی غزہ کی مکمل ذمہ داری سنبھالے گی، اسے عرب اور عالمی حمایت حاصل ہوگی۔ انھوں نے کہا کہ جنگ کے اگلے دن حماس کی حکمرانی نہیں ہوگی اور غزہ فلسطینی ریاست کا حصہ ہے۔ عباس نے نیویارک میں بین الاقوامی کانفرنس کو پیغام میں کہا کہ حماس اپنا اسلحہ فلسطینی اتھارٹی کے حوالے کرے، کیونکہ وہ ایک غیر مسلح ریاست چاہتے ہیں۔ ابھی صدارتی اور پارلیمانی انتخابات کی تیاری جاری ہے، اور ہر امیدوار یا جماعت کو فلسطینی لبریشن آرگنائزیشن کے سیاسی پروگرام، بین الاقوامی وعدے، عالمی قانونی جواز اور اصول ایک اتھارٹی، ایک قانون، اور ایک قانونی سیکیورٹی فورس" کی پابندی کرنا ہوگی۔ ابھرتی ترجیحات میں فوری اور مستقل جنگ بندی، انسانی امداد کی مکمل رسائی، قیدیوں اور قیدیوں کی رہائی، اسرائیلی فوج کا انخلا، ابتدائی بحالی اور تعمیر نو شامل ہیں۔ فلسطینی ریاست کے اعتراف کا معاملہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں مرکزی حیثیت رکھے گا۔ حماس نے اتوار کو کہا کہ وہ صرف فلسطینی ریاست کے قیام پر اپنا اسلحہ چھوڑے گی اور طویل المدت جنگ بندی پر آمادہ ہے، ساتھ ہی تمام اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے لیے تیار ہونے کا اعلان کیا۔ اسرائیل نے بھی اعلان کیا کہ جنگ تب ختم ہوگی جب حماس قیدیوں کو رہا کرے اور اپنا اسلحہ چھوڑ دے۔ اسرائیلی فوج کے مطابق غزہ میں 47 قیدی باقی ہیں، جن میں سے 25 ہلاک ہو چکے ہیں۔ غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں کے نتیجے میں کم از کم 64455 افراد جاں بحق ہوئے، جن میں اکثریت عام شہری ہے۔ یہ اعداد و شمار حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے مطابق ہیں، جنھیں اقوام متحدہ معتبر تسلیم کرتی ہے۔

شمالی کوریا سے تعلقات بڑھانے کے لیے تیار ہیں: چین

بیجنگ، 9 ستمبر (ایجنسی) چینی صدر شی جن پنگ نے شمالی کوریا کے قیام کی 77 ویں سالگرہ کے موقع پر شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ چین شمالی کوریا کے ساتھ اسٹریٹجک رابطے بڑھانے کے لیے تیار

ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی شنہوا کے مطابق، شی جن پنگ کے پیغام میں کہا گیا ہے کہ چین علاقائی و عالمی امن اور ترقی کے لیے شمالی کوریا کے ساتھ قریبی تعاون برقرار رکھنے کا خواہاں ہے۔ شی جن پنگ نے کہا کہ بیجنگ "اسٹریٹجک مواصلات کو بڑھانے، عوامی جمہوریہ کوریا (ڈی پی آر کے) کے ساتھ قریبی تعاون کو برقرار رکھنے اور چین اور شمالی کوریا کی دوستی کو فروغ دینے کے لیے تیار ہے۔ شی جن پنگ نے دونوں ممالک کے "سوشلسٹ کاز" کی نشاندہی کی اور دونوں فریقین پر زور دیا کہ وہ خطے اور دنیا میں امن اور ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کریں۔ دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر جزیرہ نما کوریا کو جاپانی حکمرانی سے آزاد کرانے کے بعد شمالی حصے میں ایک کمیونسٹ حکومت قائم کی گئی۔ اگست 1948 میں ایک نئی سپریم پیپلز اسمبلی کا انتخاب ہوا اور 3 ستمبر کو ایک نیا آئین نافذ کیا گیا۔ شمالی کوریا کا باضابطہ اعلان 9 ستمبر 1948 کو کیا گیا تھا جس میں کم ال سنگ اس کے پہلے وزیر اعظم تھے۔ دونوں ممالک اس سال سفارتی تعلقات کی 76 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ کم جونگ ان نے گزشتہ ہفتے چینی فوجی پریڈ میں شرکت کے لیے اپنی خصوصی ٹرین میں بیجنگ کا سفر کیا تھا۔ کم نے چین کی جانب سے اپنی سب سے بڑی فوجی پریڈ کے انعقاد کے ایک دن بعد یعنی گزشتہ جمعرات کو بیجنگ میں شی جن پنگ کے ساتھ سربراہی اجلاس کے دوران چین کے ساتھ تعلقات کو مستقل طور پر فروغ دینے کا عہد کیا تھا۔

غزہ جنگ کے بعد ایک سال کے اندر انتخابات کی منصوبہ بندی

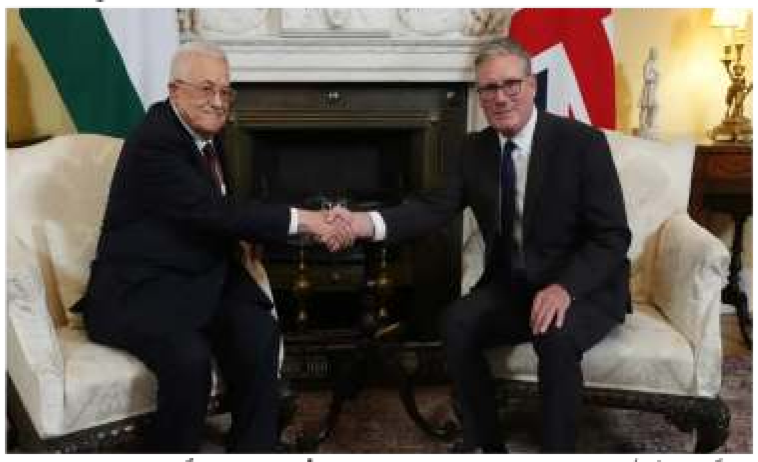

یروشلم، 9 ستمبر (ایجنسی) صدر فلسطین محمود عباس نے پیر کے روز کہا کہ اسرائیل کی غزہ پر جنگ کے خاتمے کے ایک سال کے اندر پارلیمانی اور صدارتی انتخابات کے انعقاد کی تیاریاں جاری ہیں۔ سرکاری فلسطینی خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق یہ بات انہوں نے لندن میں برطانیہ کی نئی مقرر کردہ وزیر خارجہ یویٹ کوپر کے ساتھ ملاقات کے دوران کہی، جس میں مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تازہ ترین صورتحال اور ریاست فلسطین اور برطانیہ کے درمیان دوطرفہ تعلقات" پر گفتگو ہوئی۔ عباس نے اس دوران فلسطینی ترجیحات کو دہرایا: فوری اور مستقل جنگ بندی، غزہ میں انسانی امداد کی مکمل رسائی کو یقینی بنانا، یرغمالیوں اور قیدیوں کی رہائی، قابض افواج کا انخلا، اور جلد بحالی اور تعمیر نو کا آغاز۔ انہوں نے برطانیہ کے اس تاریخی فیصلے کی تعریف کی کہ وہ اس ماہ کے آخر میں نیویارک میں ہونے والی بین الاقوامی امن کانفرنس سے قبل ریاست فلسطین کو تسلیم کرنے کے اپنے ارادے کا اعلان کرے گا۔ انہوں نے اسے ایک تاریخی ناانصافی کی اصلاح اور امن کے حصول کے لیے ایک نئے افق کا آغاز" قرار دیا۔ دیگر کئی مغربی ممالک، جن میں بیلجیم، فرانس، آسٹریلیا اور کینیڈا شامل ہیں، بھی اسی ماہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاسوں کے دوران ریاست فلسطین کو تسلیم کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ عباس نے کہا کہ کوئی بھی جماعت یا امیدوار جو انتخابات میں حصہ لینا چاہتا ہے، اسے فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کے سیاسی پروگرام، بین الاقوامی وعدوں، واحد اتھارٹی، ایک قانون، اور ایک جائز سیکیورٹی فورس کے اصول کی پابندی کرنی ہوگی۔ عباس نے سال 2021 میں قانون ساز اسمبلی، صدارتی اور فلسطینی قومی کونسل کے انتخابات کے انعقاد کا ہدایت نامہ جاری کیا تھا، لیکن آج تک کوئی انتخابات نہیں ہوئے۔ جولائی میں، عباس نے 2025 کے اختتام سے قبل فلسطینی قومی کونسل کے انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا، جو کہ 1964 میں القدس میں اپنے افتتاحی اجلاس کے بعد پہلی بار ہوگا۔ پی ایل او کے بنیادی قانون کے مطابق، قومی کونسل تنظیم اعلیٰ ترین اتھارٹی ہے، جو اس کی پالیسیوں، منصوبوں اور پروگراموں کا تعین کرتی ہے۔ عباس نے برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کے ساتھ غزہ میں فوری اور مستقل" جنگ بندی کے حصول کی کوششوں اور فلسطینی مسئلے کے حوالے سے تازہ ترین پیش رفت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ وفا ایجنسی کے مطابق یہ ملاقات لندن میں ہوئی، جہاں عباس اتوار کے روز تین روزہ سرکاری دورے پر موجود تھے۔ دونوں رہنماؤں نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تازہ ترین پیش رفت کے علاوہ فلسطین اور برطانیہ کے درمیان دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا۔ فلسطینی رہنما نے "بین الاقوامی قانون کی تمام اسرائیلی خلاف ورزیوں، مغربی کنارے میں آبادکاری کی توسیع، آبادکاروں کے تشدد اور الحاق کی پالیسیوں کو روکنے، تقریباً 3 ارب ڈالر کی روکی گئی فلسطینی ٹیکس آمدنی کی ترسیل کو یقینی بنانے، اور اسلامی و عیسائی مقدس مقامات پر حملوں کو روکنے" کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے وزیر اعظم اسٹارمر اور امن کے لیے ان کی اہم کوششوں کا دلی شکریہ ادا کیا، اور برطانوی حکومت کے ان مسلسل موقف کی تعریف کی جو پائیدار جنگ بندی، غزہ میں انسانی امداد کی فراہمی، آبادکاری کی توسیع، آبادکاروں کے تشدد اور الحاق کو مسترد کرنے، اور دو ریاستی حل کے نفاذ کے لیے سنجیدہ کام" کی حمایت کرتے ہیں۔ عباس نے اس بات کا اعادہ کیا کہ "غزہ ریاستِ فلسطین کا ایک ناقابل تقسیم حصہ ہے اور انتظامی کمیٹی جنگ کے خاتمے کے فوراً بعد اپنی ذمہ داریاں شروع کرے گی۔

روس کی یوکرینی گاؤں پر بمباری میں 23 افراد ہلاک، 18 زخمی

کیف، 9 ستمبر (یو این آئی) یوکرینی حکام کے مطابق مشرقی ڈونیٹسک علاقے کے دیہی گاؤں یاروووا میں روسی فضائیہ کی بمباری میں کم از کم 23 افراد ہلاک اور 18 زخمی ہو گئے ہیں۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این کی رپورٹ کے مطابق یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی نے اس فضائی حملے کو انتہائی ظالمانہ اور براہ راست عام شہریوں پر حملہ قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے روسی حملوں پر دنیا کی جانب سے مناسب جواب دیا جانا چاہیے۔ زیلنسکی کی جانب سے جاری کی گئی ویڈیو میں ہولناک مناظر دیکھے جا سکتے ہیں، جن میں کئی لاشیں زمین پر پڑی دکھائی دیتی ہیں، یہ سب عام کپڑوں میں ملبوس ہیں۔ فوٹیج میں کچھ افراد معمر دکھائی دے رہے ہیں، جبکہ کئی کو شدید زخم آئے ہیں۔ زیلنسکی کے مطابق لوگوں پر اس وقت حملہ کیا گیا جب گاؤں میں پنشن تقسیم کی جا رہی تھی۔ یہ گاؤں محاذ جنگ سے محض چند میل کی دوری پر ہے۔ پنشن کی تقسیم یوکرین کی ڈاک سروس کے ذریعے بھی کی جاتی ہے۔ ویڈیو میں یاروووا سے ڈاک سروس کی موبائل برانچ کی ایک وین کا ملبہ دیکھا جا سکتا ہے۔ پس منظر میں بچوں کے کھیلنے کا میدان بھی دکھائی دے رہا ہے، جہاں دو زرد پھسلنے والی سلائیڈز نظر آتی ہیں۔ ڈونیٹسک کی علاقائی فوجی انتظامیہ کے سربراہ وادیم فیلاشکن نے کہا کہ روسیوں نے اس وقت حملہ کیا جب لوگ اپنی پنشن وصول کر رہے تھے۔ یہ جنگ نہیں بلکہ سراسر دہشت گردی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ امدادی کارکن اور طبی عملہ اب بھی جائے وقوعہ پر موجود ہے۔ یوکرینی ڈاک سروس کے سربراہ ایگور سمیلیانسکی کے مطابق مقامی ڈاک برانچ کے سربراہ زخمی ہوئے ہیں اور انہیں اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاک سروس مسلسل اپنی حفاظتی حکمت عملیاں بدلتی رہتی ہے تاکہ ایسے حملوں سے بچا جا سکے۔ فوٹیج میں نظر آتا ہے کہ وین کو درختوں کے پیچھے کھڑا کیا گیا تھا تاکہ فضائی نگرانی سے بچا جا سکے۔ یوکرین کے وزیر خارجہ آندری سیبیہا نے کہا کہ ملک اپنے اتحادیوں سے سخت ردعمل کی توقع رکھتا ہے اور روس پر مزید پابندیوں کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ روسی پروپیگنڈا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ڈونیٹسک کے لوگوں کو "بچا" رہے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ ان پر بڑے فضائی بم گراتے ہیں جو اپنی پنشن وصول کرنے آئے تھے۔ یاروووا گاؤں کی آبادی فروری 2022 میں روس کے مکمل حملے سے پہلے تقریباً 2800 نفوس پر مشتمل تھی۔ یہ گاؤں جون 2022 میں روس کے قبضے میں چلا گیا تھا، مگر اسی سال بعد میں یوکرینی افواج نے دوبارہ واپس حاصل کر لیا تھا۔ مقامی حکام نے منگل کی صبح بتایا کہ پورے یوکرین میں گزشتہ روز کے دوران مزید سات افراد ہلاک اور کم از کم 22 زخمی ہوئے۔ مشرقی زاپوریژیا علاقے میں ایک خاتون ہلاک اور ایک زخمی ہوئی۔ وادیم فیلاشکن نے مزید کہا کہ پیر کے روز ڈونیٹسک علاقے پر ایک اور حملے میں چھ افراد مارے گئے اور 10 زخمی ہوئے۔

طالبان کا بڑا اقدام، 18 مضامین حذف اور 679 نصابی کتابوں پر پابندی

کابل، 9 ستمبر (ایجنسی) طالبان حکومت نے اعلیٰ تعلیمی اداروں پر اپنی نظریاتی گرفت مزید مضبوط کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر تبدیلیاں متعارف کرائی ہیں۔ ان اقدامات میں متعدد مضامین کو ختم کرنا، سینکڑوں کتابوں پر پابندی لگانا اور نصاب کو اپنے مخصوص شرعی تصور کے مطابق ڈھالنا شامل ہے۔ وزارتِ تعلیم اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ 18 یونیورسٹی مضامین مکمل طور پر ختم کر دیے گئے ہیں، 201 مضامین کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا، جبکہ 679 کتابوں کی تدریس پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ وزارت تعلیم کے مطابق یہ اقدامات" جامعات کے نصاب کو شریعت اسلامی اور امارت اسلامی کی پالیسیوں کے مطابق ڈھالنے" کے لیے کیے گئے ہیں۔ العربیہ ڈاٹ نیٹ اور الحدث ڈاٹ نیٹ کے مطابق حذف کیے گئے مضامین میں سیاسیات اور قانون سے متعلق موضوعات خاص طور پر شامل ہیں۔ بنیادی حقوق، سیاسی اسلام کی تحریکیں، انسانی حقوق، جمہوریت، افغان آئین، خواتین کا سماجی کردار، تعلقات عامہ میں خواتین کا کردار، سیاسی نظام، سماجی علوم اور جنسی ہراسانی جیسے مضامین نصاب سے خارج کر دیے گئے ہیں۔ وزارت نے وضاحت کی ہے کہ یہ مضامین "شریعت اسلامی اور امارت اسلامی کی پالیسیوں سے متصادم ہیں" اور یہ فیصلہ علما و ماہرین کے مشورے کے بعد کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی 201 دیگر مضامین کو جزوی طور پر پڑھانے، تنقیدی انداز میں زیر بحث لانے اور ان میں ترامیم کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ فیصلے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طالبان کسی ایسے نصاب یا کتاب کو برداشت نہیں کرنا چاہتے جو ان کے نظریے کے خلاف ہو۔ اس میں نہ صرف سیاسی و قانونی مضامین شامل ہیں بلکہ بعض اسلامی فقہی مصادر کو بھی ہدف بنایا گیا ہے جو طالبان کے مخصوص تفسیر و تاویل سے مطابقت نہیں رکھتے۔ وزارت نے 679 کتابوں کی تدریس اور ان کے حوالوں پر مکمل پابندی لگا دی ہے۔ ان میں قانون، بین الاقوامی تعلقات، سیاسی فکر، فلسفہ، سماجیات، انتظامیہ، حتیٰ کہ تفسیر، عقیدہ اور علوم اسلامیہ سے متعلق کتب بھی شامل ہیں۔ ان کتابوں کا جائزہ طالبان کے علما، اراکین اور کچھ اساتذہ پر مشتمل کمیٹی نے لیا اور انہیں" اسلامی اقدار کے منافی" قرار دے دیا۔ کئی ماہرین تعلیم نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو بتایا کہ بعض کتابیں تو جامعات کی شریعت فیکلٹیز میں بھی پڑھائی جاتی تھیں اور انہیں ماہر فقہا کی نگرانی میں شامل کیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طالبان کا ہدف صرف جدید مضامین نہیں بلکہ وہ اسلامی متون بھی ہیں جو ان کے مخصوص بیانیے سے مختلف ہوں۔ ایک افغان پروفیسر نے بتایا کہ حذف شدہ کتب میں ایسے موضوعات بھی شامل تھے جو مشکل فقہی مسائل یا متبادل تفسیری آراء پر روشنی ڈالتی تھیں، اور یہی پہلو طالبان کو ناگوار گزرا۔ وزارتِ تعلیم عالی نے اس نوعیت کی آراء کو "مرجعیت پر سوال اٹھانے اور وحدت شرعی فہم کے لیے خطرہ" قرار دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس اقدام سے افغان جامعات میں کھلے مذہبی مباحث اور فقہی تنوع کی ہر گنجائش ختم ہو جائے گی اور ایک یک رخا بیانیہ مسلط ہو گا۔ تعلیمی اداروں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ان پالیسیوں سے افغانستان علمی و فکری تنہائی کا شکار ہو گا اور افغان ڈگریوں کا عالمی سطح پر اعتراف مشکل ہو جائے گا، ساتھ ہی علمی صلاحیت رکھنے والے افراد ملک چھوڑنے یا غیر رسمی تعلیم کی طرف جانے پر مجبور ہوں گے۔ العربیہ ڈاٹ نیٹ نے اس سے قبل انکشاف کیا تھا کہ طالبان نے درجنوں اساتذہ کو فارغ کر کے ان کی جگہ ایسے مذہبی علما کو تعینات کیا ہے جن کے پاس صرف مدارس کی ڈگریاں ہیں، جنہیں ماسٹرز اور ڈاکٹریٹ کے برابر قرار دے دیا گیا۔ اس کے علاوہ اساتذہ کی اہلیت جانچنے کے نام پر تمام تر امتحانات بھی لیے گئے تاکہ ایسے افراد کو ہٹایا جا سکے جو طالبان کے نظریے سے اختلاف رکھتے ہیں، بالخصوص وہ جو مذہبی یا اعتقادی طور پر "مختلف" ہیں۔ یہ تمام اقدامات طالبان کی اس پالیسی کا حصہ ہیں جسے وہ خالص "اسلامی تعلیمی نظام" قرار دیتے ہیں۔

کانگو میں پھٹے پرانے نوٹ استعمال ہو رہے ہیں

بوکاوو 9 ستمبر (ایجنسی) باغیوں کے قبضے میں ہونے کی وجہ سے کانگو کے ایک شہر میں نقدی کی کمی کے باعث پھٹے پرانے نوٹوں کا استعمال ہونے لگا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ کے مطابق مشرقی کانگو کے شہر بوکاوو میں باغیوں کے قبضے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ نئے نوٹ ختم ہو گئے اور اب لوگ پرانے اور پھٹے نوٹ استعمال کرنے لگے ہیں، تاہم شہری اور دکان دار اس پر جھگڑنے بھی لگے ہیں۔ بوکاوو میں دکان دار پھٹے پرانے نوٹ لینے سے انکار کر رہے ہیں، دوسری طرف شہریوں کا کہنا ہے کہ ان کے پاس نئے اور سلامت نوٹ بچے ہی نہیں، اس لیے وہ پھٹے نوٹ ہی جوڑ جوڑ کر استعمال کرتے ہیں۔ ایک شہری کا کہنا تھا کہ اس کے تمام نوٹوں پر سیریل نمبر موجود ہیں، لیکن دکان دار پھر بھی لینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ بوکاوو شہر کے بہت سے گھرانے شدید بحران کا شکار ہو چکے ہیں کیوں کہ انھیں کھانا نہیں مل رہا ہے۔ جب ملک کے معدنی وسائل سے مالا مال مشرقی حصے میں کانگولی افواج اور باغیوں کے درمیان لڑائی شدت اختیار کر گئی تھی تو روانڈا کی حمایت یافتہ باغی تنظیم ایم 23 نے فروری میں اس شہر پر قبضہ کر لیا تھا، اور لڑائی کے دوران کانگولی حکام نے شہر کے بینک بند کر دیے تھے، جس سے نقدی کی کمی مزید بڑھ گئی۔ رپورٹ کے مطابق چیتھڑے پھٹے پرانے نوٹ دراصل وہ پرانے کرنسی نوٹ معلوم ہوتے ہیں جنھیں بینک ضائع کر کے چلن سے نکالنا چاہتے تھے، تاہم یہ واضح نہیں ہوا ہے کہ یہ نوٹ دوبارہ بازار میں کیسے پہنچ گئے، مگر مقامی لوگوں کو شبہ ہے کہ باغیوں کے قبضے کے دوران وہ نوٹ بینک کی عمارتوں سے چرا لیے گئے تھے۔ مقامی منی چینجر کے مطابق یہ پرانے نوٹ نئے نوٹوں کے مقابلے میں تقریباً 10 کے بدلے 1 کی شرح پر بدلے جا رہے ہیں۔ ان نوٹوں کو اس لیے رکھا ہوا ہے کیوں کہ لوگوں کے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ اس سال کے اوائل میں شروع ہونے والی لڑائی نے پہلے سے جاری دنیا کے بڑے انسانی بحرانوں میں سے ایک کو اور بدتر کر دیا ہے، اور تقریباً 70 لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں اور مزید قصبے اور شہر باغیوں کے قبضے میں چلے گئے ہیں۔ اصل درد سر یہ ہے کہ بوکاوو اور خطے کے دیگر اہم شہروں، مثلاً گوما میں بینک تا حال بند ہیں، جس کے باعث لوگ اپنی نقدی تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہے۔ اس صورت حال نے بوکاوو میں زندگی کو بہت مشکل بنا دیا ہے، جو کبھی معاشی سرگرمیوں سے لبریز ہوا کرتا تھا۔ صحیح سلامت اور مرمت شدہ نوٹوں کے ایک ساتھ گردش میں رہنے سے کاروباری طبقے اور گاہکوں کے درمیان الجھن اور تناؤ بڑھ گیا ہے۔

یمن تعمیرِ نو پروگرام کے تحت سبا یونیورسٹی میں دو نئی عمارتوں کی تعمیر

صنعاء، 9 ستمبر (ایجنسی) یمن کی ترقی اور تعمیر نو سے متعلق سعودی عرب کے پروگرام نے سبا یونیورسٹی میں نئے توسیعی منصوبے کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبے میں دو نئی عمارتیں شامل ہیں جن میں 16 کلاس روم اور ایک انتظامی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ طلبہ اور اساتذہ کے لیے فرنیچر فراہم کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی میڈیکل کالج کے قیام اور اس کی تیاری کے لیے بھی سنگ بنیاد رکھا گیا ہے تاکہ تعلیمی اداروں کی صلاحیت میں اضافہ ہو اور صوبے میں بڑھتی ہوئی تعلیمی ضرورت پوری کی جا سکے۔ یہ منصوبہ یمن میں صحت کے شعبے کے لیے اہل طبی عملہ فراہم کرنے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ سبا یونیورسٹی مارب صوبے کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے اور اسے کلاس کے کمروں کی کمی اور طلبہ کے ہجوم جیسے چیلنجوں کا سامنا تھا۔ نیا توسیعی منصوبہ یونیورسٹی کی استعداد کو بڑھاتا ہے، تعلیمی ماحول کو بہتر بناتا ہے اور ہجوم کم کرتا ہے۔ تیز تر عمارت کے ذریعے انتظامی امور بھی بہتر ہوئے ہیں۔ سبا یونیورسٹی کے سربراہ ڈاکٹر محمد القدسی نے کہا کہ سعودی پروگرام نے یونیورسٹی کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس میں یونیورسٹی ٹرانسپورٹ پروجیکٹ اور نئے کلاس روم شامل ہیں جو ایک دن میں 1280 طلبہ و طالبات کو سہولت فراہم کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ منصوبہ براہ راست اعلیٰ تعلیم کو مضبوط بناتا اور تعلیمی نتائج کو بہتر کرتا ہے۔ یونیورسٹی کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر عثمان العرادہ نے بتایا کہ توسیعی منصوبے نے بڑھتی ہوئی طلبہ کی تعداد کے دباؤ کو کم کیا اور تعلیمی عمل کو آسان بنایا۔ نائب صدر برائے اکیڈمک امور ڈاکٹر بدور المعاوری نے کہا کہ نئے منصوبے سے تعلیمی عمل میں سہولت پیدا ہوئی، یونیورسٹی کے پچھلے محدود کلاس رومز اور ہجوم کے مسائل حل ہوئے اور انتظامی کاموں کی کارکردگی بہتر ہوئی۔ یہ منصوبہ سعودی عرب کی جانب سے یمن کے تعلیمی مستقبل کی مضبوطی اور پائیدار ترقی کی عکاسی کرتا ہے۔ سعودی پروگرام نے تعلیمی شعبے میں اپنی سپورٹ کے ذریعے 11 یمنی صوبوں میں 56 تعلیمی منصوبے اور اقدامات مکمل کیے۔ ان صوبوں میں عدن، تعز، مارب، حضرموت، شبوہ، سقطری، المہرہ، لحج، ابین، حجہ اور الضالع شامل ہیں۔ سعودی پروگرام کی مجموعی ترقیاتی کوششوں میں 265 منصوبے اور اقدامات شامل ہیں جو تعلیم، صحت، پانی، توانائی، نقل و حمل، زراعت و ماہی گیری اور یمنی حکومت کی صلاحیت سازی جیسے اہم شعبوں میں نافذ العمل کیے گئے ہیں۔ ان کا مقصد یمن کی جامع اور پائیدار ترقی کو ممکن بنانا ہے۔

ہندوستان نے عمان کو شکست دے کر سی اے ایف اے نیشن کپ 2025 میں تیسرا مقام حاصل کیا

نئی دہلی، 9 ستمبر (وس)۔ ہندوستانی مردوں کی فٹ بال ٹیم نے تاریخ رقم کرتے ہوئے سی اے ایف اے نیشن کپ میں عمان کو پنالٹی شوٹ آوٹ میں 2-3 سے شکست دے کر تیسرا مقام حاصل کیا۔ یہ میچ پیر کو تاجکستان کے حسور سینٹرل اسٹیڈیم میں کھیلا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے جب ہندوستان نے مغربی ایشیائی اس اعلیٰ درجہ کی ٹیم کو شکست دی ہے۔ حسور سنٹرل اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں مقررہ وقت تک اسکور 1-1 رہا۔ ہندوستان کی جانب سے اداتا سنگھو نے برابری کا گول کیا۔ اس کے بعد میچ پنالٹی شوٹ آوٹ میں چلا گیا جہاں عمان نے پہلے دو مواقع گنوا دیے۔ ہندوستان کے گول کیپر گرپریت سنگھ سندھو نے آخری پنالٹی بچا کر ٹیم کو فتح دلائی۔ شوٹ آوٹ میں ہندوستان کی جانب سے لالیانزوالا چھانگتے، راہل بھیکے اور جیتن ایم ایس نے گول کیے، جبکہ انور علی اور اداتا اپنی کوششوں میں چوک گئے۔ غور طلب ہے کہ دونوں ٹیموں نے اپنے اپنے گروپس میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی جس کے بعد یہ میچ تیسری پوزیشن کے لیے کھیلا گیا۔ ہندوستان اور عمان کے درمیان سال 2000 سے اب تک نو میچ ہو چکے ہیں جن میں سے ہندوستان کو چھ بار شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ دونوں ٹیمیں آخری بار مارچ 2021 میں آمنے سامنے ہوئی تھیں، جب میچ 1-1 سے ڈرا ہوا تھا۔

کرکٹ میں کامیابی کے لیے جارحیت بہت ضروری: سوریا

دبئی، 09 ستمبر (وس)۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان 14 ستمبر کو ہونے والے ہائی وولٹیج میچ سے پہلے ٹیم انڈیا کے ٹی 20 کپتان سوریہ کمار یادو نے صاف طور پر کہا کہ کرکٹ میں کامیابی کے لیے جارحیت بہت ضروری ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میدان میں جارحیت ہمیشہ ہوتی ہے اور اس کے بغیر آپ یہ کھیل نہیں کھیل سکتے۔ میں اس میچ کے لیے بہت پرجوش ہوں۔ ہندوستان اپنی مہم کا آغاز بدھ کو دبئی میں متحدہ عرب امارات کے خلاف کرے گا، جبکہ پاکستان اسی گراؤنڈ پر جمعہ کو عمان کے خلاف کھیلے گا۔ سوریہ کمار کے تبصرے کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے کپتان سلمان علی آغا نے کہا کہ ہر کھلاڑی کا اپنا انداز ہوتا ہے اور انہیں میدان میں آزادی سے اظہار خیال کرنا چاہیے۔ آغا نے کہا کہ کسی کھلاڑی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوئی میدان میں جارحانہ انداز اختیار کرنا چاہتا ہے تو اسے خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ ایشیا کپ 2022 کے آخری ٹی ٹوئنٹی میچ میں پاکستان نے بھارت کو 5 وکٹوں سے شکست دی تھی۔ اس میچ میں محمد نواز نے 20 گیندوں پر 42 رن اور باؤلنگ میں ایک وکٹ لے کر پلیئر آف دی میچ کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ ہندوستان اپنا آخری گروپ میچ 19 ستمبر کو ابوظبی میں عمان کے خلاف کھیلے گا۔ اس کے بعد ٹاپ دو ٹیمیں سپر 4 مرحلے میں پہنچ جائیں گی۔ اگر ہندوستان گروپ اے میں سرفہرست ہے تو اس کے سپر 4 کے تمام میچ دبئی میں ہوں گے۔ دوسری جانب دوسرے نمبر پر آنے کی صورت میں ایک میچ ابوظبی اور بقیہ دو دبئی میں کھیلے جائیں گے۔ سپر 4 مرحلہ 20 سے 26 ستمبر تک چلے گا جبکہ فائنل 28 ستمبر کو دبئی میں کھیلا جائے گا۔

یونیری پلٹن کے خلاف جیت درج کرانے کی کوشش میں یوپی یودھاس

وشاکھاپٹنم، 9 ستمبر (وس)۔ پرو کبڈی لیگ (پی کے ایل) سیزن 12 میں، یوپی یودھاس کا مقابلہ منگل یعنی بدھ کو رات 9:00 بجے وشاکھاپٹنم کے وشواناتھ اسپورٹس کلب میں پونیری پلٹن سے ہوگا اور وہ اس میچ کو جیت کر جیت کے راستے پر واپس جانا چاہیں گے۔ اب تک یودھاس تین میچوں میں چار پوائنٹس کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل میں پانچویں پوزیشن پر ہیں۔ وہ دو میچ جیت چکے ہیں۔ دوسری جانب پونیری پلٹن چھ پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ وہ پانچ میچ کھیل چکے ہیں اور آخری میچ پٹنہ پائریٹس سے 11 پوائنٹس کے فرق سے ہارے ہیں۔ یوپی کی ٹیم نے نئے سیزن کا آغاز شاندار طریقے سے کیا ہے۔ تیلگو ٹائٹنز اور پھر پٹنہ پائریٹس کو شکست دینے کے بعد انہوں نے ہریانہ اسٹیلرز کے خلاف سنسنی خیز مقابلے میں اپنے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان کے دفاع کی مضبوطی نے لیگ بھر میں حریف کوچز کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ ٹیم کی ٹیکل کامیابی کی شرح 02.42 فیصد ہے اور اس نے تین سپر ٹیکلز کیے ہیں، جو دونوں شعبوں میں چوتھے نمبر پر ہے۔

علی رضا ایران کا اگلا بڑا اسٹار ہے: بنگلورو بلز کے کوچ بی سی رمیش

وزاگ، 09 ستمبر (وس)۔ بنگلورو بلز نے پیر کو وشاکھاپٹنم اسپورٹس کلب میں کھیلے گئے میچ میں شاندار حکمت عملی اور مضبوط کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہریانہ اسٹیلرز کو 33-40 سے شکست دی۔ ایرانی ریڈر علی رضا مرزائیان نے ٹیم کی جیت میں اہم کردار ادا کیا جنہوں نے اپنا مسلسل دوسرا سپر 10 گول کیا۔ کپتان یوگیش اور دیپک شنکر کی قیادت میں مضبوط دفاع نے بھی جیت میں بڑا کردار ادا کیا۔ ہیڈ کوچ بی سی رمیش نے ٹیم کی جیت کو منصوبہ بند حکمت عملی اور عین مطابق عمل کا نتیجہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "پچھلی بار کی طرح ہم نے دو ڈیفینڈرز اور دو ریڈرز کے پلان پر کام کیا۔ علی رضا کو سپورٹنگ ریڈر کے طور پر رکھا گیا تھا اور آشیش ملک مین ریڈر تھے۔ اس بار ہمارے خوش قسمت کپتان یوگیش نے بروقت ٹیکل کر کے ٹیم کی حوصلہ افزائی کی۔" رمیش نے علی رضا کی تعریف کی اور اسے ایک نادر ہنر قرار دیا۔ "وہ ایک شاندار حملہ آور ہے۔ ہم نے تین حملہ آوروں کے ساتھ منصوبہ بنایا تھا لیکن اسے برتری دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کا اعتماد غیر معمولی ہے۔ وہ کہتا رہا، سر مجھے بھیجیں، میں یہ کروں گا۔ یہی یقین اور جذبہ اسے خاص بناتا ہے۔ وہ ایران کا اگلا بڑا اسٹار ہے۔" کوچ نے ان کی استعداد پر بھی زور دیا۔ "وہ جانتا ہے کہ کس طرح دفاع کرنا، ٹیم کے ساتھیوں کی مدد کرنا اور اہم لمحات میں پوائنٹس اسکور کرنا۔" کپتان یوگیش نے بھی علی رضا کی تعریف کرتے ہوئے کہا: "وہ ایک پراعتماد ریڈر ہے جسے یقین ہے کہ وہ کسی بھی ٹیم کے خلاف پوائنٹس حاصل کر سکتا ہے۔ وہ ٹیم کے ساتھ مسلسل بات چیت کرتا ہے، چاہے وہ چھاپہ مار حکمت عملی ہو یا دفاعی ایڈجسٹمنٹ اور یہی ایک بڑا فرق ہے۔" علی رضا نے اپنی بہترین فارم کا سہرا کوچ رمیش کو دیا۔ انہوں نے کہا "میں اچھا محسوس کر رہا ہوں، وہ بہترین کوچ ہیں۔ اس نے مجھے کہا کہ میں خود پر بھروسہ کروں اور آسانی سے کھیلوں۔ ان کا یقین مجھے اعتماد دیتا ہے۔" اپنی مسلسل دوسری جیت اور علی رضا کی شاندار فارم کے ساتھ، بنگلورو بلز نے رفتار پکڑ لی ہے۔ کوچ رمیش نے کہا کہ ہماری ٹیم کو جیتنا ہے اور یہ صرف شروعات ہے۔ ایسے میچ ہمارے لیے ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوتے ہیں۔

ہندوستانی ٹیم خواتین ایشیا کپ کے سپر 4 میں اپنی ناقابل شکست مہم جاری رکھنے کی کوشش کرے گی

نئی دہلی، 09 ستمبر (وس)۔ ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم خواتین ایشیا کپ 2025 کے سپر-4 مرحلے میں اپنی ناقابل شکست مہم جاری رکھنے کے ارادے سے میدان میں اترے گی۔ ہانگژو میں منعقد ہونے والے اس باوقار ٹورنامنٹ کے اہم مرحلے میں ہندوستان کا مقابلہ میزبان چین، دفاعی چیمپئن جاپان اور کوریا جیسی مضبوط ٹیموں سے ہوگا۔ ہندوستان نے پول بی میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور سات پوائنٹس کے ساتھ ٹیبل پر سرفہرست ہے۔ ٹیم نے اپنے پہلے میچ میں تھائی لینڈ کو 0-11 سے شکست دی، پھر جاپان کے ساتھ سنسنی خیز مقابلہ 2-2 سے ڈرا کیا اور پھر سنگاپور کو 0-12 سے شکست دے کر شاندار انداز میں سپر 4 میں جگہ بنائی۔ ہندوستانی فارورڈ نونیت کور اور ممتاز خان شاندار فارم میں نظر آئے اور پول مرحلے میں پانچ پانچ گول داغے۔ ٹیم کو سپر 4 میں بھی ان سے شاندار کارکردگی کی امید ہوگی۔ اس مرحلے میں چاروں ٹیمیں بھارت، چین، جاپان اور کوریا آمنے سامنے ہوں گی۔ ٹاپ دو ٹیمیں فائنل میں پہنچیں گی جبکہ باقی دو ٹیمیں تیسری پوزیشن کے لیے مدمقابل ہوں گی۔ ہندوستان کا پہلا مقابلہ 10 ستمبر کو کوریا، 11 ستمبر کو چین اور 13 ستمبر کو جاپان سے ہوگا۔ ہندوستان نے گزشتہ پانچ میچوں میں کوریا پر برتری برقرار رکھی ہے۔ ہندوستان نے تین میچ جیتے ہیں، کوریا نے ایک جیتا اور ایک ڈرا پر ختم ہوا۔ ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم کے کوچ ہریندر سنگھ نے کہا: "ہم ٹیم کے آغاز سے خوش ہیں۔ کھلاڑیوں نے اچھے ارادے کا مظاہرہ کیا، نظم و ضبط کو برقرار رکھا اور جارحانہ مواقع سے فائدہ اٹھایا لیکن سپر 4 مرحلہ بالکل مختلف چیلنج ہوگا۔ ہماری توجہ دفاع کو مضبوط رکھنے اور مواقع کو گول میں تبدیل کرنے پر مرکوز ہوگی۔ یہاں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اس لیے مستقل مزاجی اور پیشہ ورانہ کردار کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ ہندوستانی جرسی پہن کر مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے عمل پر اعتماد کرتے ہوئے مقصد حاصل کریں گے۔"

Proprietor,Printer,Publisher & Editor Mohammad Afzal Hassan Published by Daily Nada waqt Edara-e-sharia,Moh.Naugharwa,P.o. Mehendru, P.s.Sultanganj, Dist-Patna-800006,Bihar and Printed at Pakiza Offset Dargah Road,Shahganj, Sultanganj,Patna-800006, Mob.:7764005615, E-mail : nadaewaqt@gmail.com
PRNI. NO.BIHURD/2017/72577 پروپرائٹر، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر محمد افضل حسن نے پاکیزہ آفسیٹ درگاہ روڈ، شاہ گنج، سلطان گنج، پٹنہ-6 میں چھپوا کر روزنامہ "ندائے وقت" ادارہ شرعیہ نوگھروا سلطان گنج، پٹنہ-800006 سے شائع کیا۔ موبائل:7764005615-